





۶۴
۹۰



۶۱۱

لدائی

سروود

بوقت محمود و ساعت سعید ۱۲۹۲۵

مولفہ نبدہ سید محمد علی بنی اویادی معصوم ملک پور

بسطیع غشی نعل کشتویم مقام کجوه طبع بیوشید

اطلاع اس مطبع میں برہم و فن کی کتب کا ذخیرہ مسلسل ذرا فروخت کر کے یہ موجود ہو سکی
مہرست معمول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے مطابق وہ خط سے شائقان اعلیٰ
حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہو اس کتاب کے مثل ہیج کے تین نسخہ موجود
ہیں اور تین بعض کتب تو نیا ذخیرہ کی وجہ سے کم قیمت پر تاکہ جس فن کی وہ کتاب جو اس فن کی اور بھی
کتب موجود ہوں کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہ ہو گا ذریعہ حاصل ہو

کتاب تواریخ

قصص الانبياء - موسوم به وقتہ الاصغیاء

موسوی محمد طاهر۔

ایفیکا - فرو -

عجائب القصص - مسود الكتاب - ذكره في

نبیاء و اولیائے مہربان مولوی محمد الدین و محمد علی

۱۔ جلد ۱۰۔ جہالتِ افروزشِ نو محمدیہ کے متنا

قصه اسکندر فیلقی بر

۶- جلد ۶- من و تمام ذکر حضرت خضر

فصل فی التعلیم و آداب و سلوک

الحمد لله الذي هدانا لهذا

البركة من قديم الزمان

...
...
...

موجودات و اقدار - جلد اول -

١- حصه من معارف الرسول.

٤- مصرين فتوح الشام-

١٤٠ - محضر من فتوح المصطفى

١٤ - حصه من تسع البع

و کتاب عربی میں مصنفہ حضرت واقعہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سرمد المیزان مولود، اشاعت علم حسان

فقيه الخطيب

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۰۰

بسم الله الرحمن الرحيم

بیتوج باجم - سنی به غزوہ عرب -

الحق والياء اولياء الله تعالى

تقی علام سرور۔

مرّة الثمانيّة من منظوم - خلاصة فروع السام -

مراد البحر مؤلفه حکیم امامت علی -

حیات مہرہ۔ خلاصہ تاریخ واقعات ہوائی

عزیزت میر



حرم بے عدد و اس صانع حقیقی کو سراوا رہو کہ جسکی وحدانیت کا یہ تو میر تو
میں بنو اور اعداد و حروف کی طرح ہر قالب میں پہنان ہر حرف و ہوا کی وحدت
کی ہر بان کثرت میں وحدت ستور و نور ہر رنگ و ناپے طرفین مجموعہ کائنات ہوتی
شہر ہر رنگ میں ہوا و سیکھا جلوہ ہر رنگ میں ہر وہی شہارہ چھ
ایسے وحدہ لا شریک کی حمد و زبان گو یا بہیات بہیات مصرعہ زبان فرین
ستارہ زبان و جیل ہلالہ و نور الہ اور لغت بے ہوا کے حبیب نور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو نمایان کہ جسکی شان میں لولاک لیا خلقت الافلاک کا فرمان ایسے
نور سے زمین و آسمان روشن ہو اسیکی رنگ و بو کا شور چین چین شان اوسکی
عین خدا کی شان ہو احمد بلا ہم کہنا ایمان شہر خدا سے کب جدا ہو نور
اوسکا چہ زبان حق سے سن نہ کر اور سکا بہ علی آلہ و اصحابہ جمعین بعد اسکے

مدح عالم ہر کہ اولی الامر سکھ سے آشکارا ہو جو خاص مدعا ہمارا ہر
وہ کون ہو غیر انصاریت امام اسلمین سر تاج روساے ہندوستان افتخار
امراے عالمیشان نافذ الحکم واجب التعلیم صاحب علم مالک و ہم سکند اقبال
فلاطون مقال دار اشکوہ حق پڑوہ عدل گستر نوشیروان سیر اقبال سامان
ماہتاب چرخ شوکت امیر ابن امیر رئیس و الائبہ محال رسول و جہان حضور
امیر کبیر نواب میر علی مراد خان صاحب بہادر و امیر اقبال
والی ملک خیر پور سندھ کی سخاوت نے عالم اور عاتق کی سخاوت کو گرد و پا
بلک اوسکی گرمی باز آ کر سو کر دیا قطعہ یہ سخاوت ہو کہ بحر و دشت میں جاری ہو فیض
کتاب رنگ کی طرف دیکھا تو زرت سے پہنچا پھیل صنوبر میں نہ تھا آخرا سے بھی بڑا
راختہ چھیلانے صدق نے اوسکو حاصل ہو رہا وہ شجاعت کا یہ حال کہ گور ستم
ہمراہ جہان کا تھا لیکن اوسکے خوف سے کوئین جھانکا تھا اسکے ارادے کا نام نہ تھا
کہ دشمن کے سر پر موجود ہوا سیکھی ہیبت سے آتش و دو قطعہ یہ شجاعت کا ہے
عالم آپ روشن ہو ملاک ہو و اکیاہ جان نے پختہ خون سے آخر تر ہوا جب بظہر
سامنے اسکے نہ کہ بہتان بھی نہ جھک گیا و یکہ او سکواہ نو ہوا خنجر ہو اہ
عدالت کی یہ صورت کہ زیر دست اور زیر دست و دونوں برابرین بلکہ زیر دست
زیر دست سے کتر گونا میرین ایک ہی صورت لکھتے ہیں امین ایک او بین
و نقطہ لکھتے ہیں قطعہ حال کہ یہ کوئی سرا و تھا سے سخت سے ہر فلک
بھی تو جھکے بیان تک زمین ہو جائے نہ خیر ہو چور اگر اسے شمع غرات میں
تو سر زشتاوت سے گلگیر سے زمین ہو جائے شوکت کا بیان نامہ برین زبان سے

کیونکہ جو گنج کا شمار نہ شکر کا حساب جو تھوڑا نقد اور لاجواب جو رنج مسکون کا
انتخاب جو فیض و سکاء عالمگیر تو فیاضی میں بے نظیر جو شہرت او کی عالم
گنج گنج ہو چہ نہ جو یا اس گشتن میں ہو مگر او کا نواسخ مدی عیلمان
ذکی نے والی گفتگو کے اوصاف میں بارہ شعر کے جمعیت جاگہ و فیل سے
ممتاز ہوئے جو یا نے علی قدر مراتب وہ کچھ کہا کہ ایک جلد و میں عمر بھر کو بے آزار
ہو گیا اور کیوں نہ ہو کہ او کی ذات فیض آیات مشہور جہات جو اس رسالہ
بے بہا کو اس کے نام نامی پر تالیف کیا ہو اللہ تعالیٰ تاقیام قیامت مقبول
عام کرے جہان میں اس کا نام کرے اب جو یا چند اشعار عطا طمانہ سے زبان کو
گویا کر حق تکواری ادا کر دی حلا

تو وہ سخی ہو کہ جس پر تری نظر ہو جا	اگر گدا ہو تو وہ شاہ بحر و بر ہو جا
یہ انتظام کا عالم ہو تیرے عالم میں	مجال کیا ہو تیرے کوئی بشر ہو جا
یہ خوف بھر کو پیدا ہو تیری ہیبت سے	کسین نہ آب میں تروا میں گم ہو جا
چمن میں زرسے لبالب جانم گل کجوت	نگاہ تیری اوہر سے اگر اوہر ہو جا
منال فیض سے تیرے ہو خلق بر خور دار	ترے کرم سے صنوبر میں کیوں نہ ہو جا
زمین کی طرح منہ پریش کی شکایت بھی	زمانہ ایک اوہر سے اگر اوہر ہو جا
رئیس بن رئیس و امیر بن امیر	گدا کو شاہ کرے تیری گرفت ہو جا
ہمیشہ و ہر میں اقبالند تو رہوے	خدا کرے ترے قبضہ میں بحر و بر ہو جا

آئی جب تک گشتن چہ نہ گدما سے اختر کھل رہے ہیں مروج میرا ہمیشہ گل خندا کی
طرح خوش و خرم رہے اور عمر خضر او کو عطا ہوا امین ثم امین یا رب العالمین

اخلاص مدد عامی مولف

اس زمانہ میں کہ کمال سخن معدوم ہو بلکہ سخن گوئی معلوم اکثر انبیا سے زمانہ کو یہ
گمان ہو کہ شاعری ایک فن آسان تو اور باعث نام و نشان اور یہ غلط شاعری
و شوار ہو اور نام و نشان کا ہونا شاعری پر مدار ہو بلکہ سبب فیاض سے
جس کا حصہ ہوتا ہو اور سبب کو ملتا ہو ہر شخص لائق اس مضمون کے نہیں یہ
ہر شخص کے واسطے موزون اگرچہ اس زمانہ میں ہر شخص کو دعویٰ ہو کہ یہ گویا گویا
کو اس طرف توجہ کمال ہو جس کو دیکھو جو غلط و خال مگر مصنف سخن پر کسی کو نظر نہیں
اقسام کلام سے ہرگز خبر نہیں گل و بلبل کے مضامین کہ پیش پا افتادہ ہیں اور گویا
کرتے ہیں شاعری پر مہر تے ہیں اور سخن آفرینی عبارت ایجاد سے ہو اور ایجاد
صورت عنقا اب دیکھو تو کیا ہر مصرعہ حرفیان بادہ باخورد و ندر وقت نہ اب
اقسام کلام میں کچھ حدت تاریخ گوئی میں رہی ہو او کی جانب کسی کو خیال
نہیں شاید انواع سخن میں اسکا احوال نہیں کہ فضول سمجھاؤ اسکی جانب لغات
نہیں کرتے اور شاعری او کا نام ہو کہ جہاں صنف سخن پر ہمہ گیر ہو یہ نہیں
کہ ایک غزل گوئی اور وہ بھی مضمون قدیم ہو یا اسکو نکالنا مگر پرہیز کرتے ہیں
اور حقیقت میں اسکی دشواری سے گریز کرتے ہیں یہ عجز طبیعت ہو یا انکار
شریعت شاعر کو اصناف سخن پر قادر ہونا چاہیے مچھ پر سخن کا ناور ہونا چاہیے
اور تاریخ گوئی فنون شاعری سے ایک فن لطیف ہو کشف و الہام کا شعبہ ہو
شریف ہو اکثر بکار آمد ہو ناوہجید ہو دیکھو تو اعداد و اجداد اسرار غیبی ہیں
انوار لاری ہیں بہین اوقات سوانح جو مجہول ہیں وہ اس فن سے محقول ہوتے ہیں

کمالین ورنہ مصر مذکور میں کین اور ابتدائین شغرات تاریخ مصری کہتے تھے
چھ سو برس سے تاریخ معنوی نے زیور متحد و پست اور پست کیسا عدو قدیم کو
بلکہ قوم یہودیہ میں بہت رونق سے مروج ہو چکر روز بروز اس میں ایجاد ہوتا گیا

بیان تاریخ

جو چند حروف ایسے جمع کیے جاویں کہ جیسے عدد مطابق سند مطلوب کے ہوں
اوسکو تاریخ کہتے ہیں اور تاریخ کے معنی وقت پیدا کروں کے ہیں اور اسی
مجموعہ کا نام مادہ ہو خواہ موزون ہو یا غیر موزون اور بہترین مادہ سے وہ ہو
کہ دلالت کرتا ہو واقعہ پر اور جہاں و سکی صراحت کرنی منظور ہوگی تو قطعہ یا نظم
تضمین کر دینگے اور جو کہ مادہ قسم البام سے ہو اسو سطر قولہ مانف لکھنا چاہیے
اور تاریخ اقسام بلاغت سحر ہی اور ذکر ہو چکا ہو کہ ہر واقعہ میں تاریخ کلام الہی
کمالی چاہیے اور یا حدیث شریف یا ضرب المثل وغیرہ سے اب انکی نظیر اقسام وار
ذیل میں لکھی جاتی ہیں تاکہ دریافت ہو کہ اس طرح مادہ نکالنا چاہیے

مثال بیت قرآن شریف

تاریخ کتاب بکاشن اخلاق کہ مؤلف مولف ہو المذکر لکتاب لاریب فیہ
اسمین لاریب فیہ کا تحفہ جب ہوا ہو کہ لا اوسپر وال ہو اور یہ بجانب اللہ ہو

یہ تاریخ انتقال گنڈارا شاہ مجذوب کی ہو

کہ سن بارہ سو بیاسی میں رحلت کی تھی الا ان اولیاء اللہ الخوف علیہم لا یخربون

تاریخ سفر خورشید علی

کہ مقام جے پور سے مراد آباد کو روانہ ہوا تھا و اللہ حبیبہ حافظ

تاریخ مرگ حبشید جی فارسی آتش بہت
کہ سن بارہ سو تراسی میں انتقال ہوا تھا۔ اولک اصحاب لٹا رہے فیہا لدون

مثال حدیث شریف

راقم یاربواز بانسے بیساختہ نکلا۔ الدنیا جہنم التوسین وجنت الیکافرین

مثال زبان عربی

تاریخ مسجد بنا کر وہ مولوی فقیر محمد صاحب ولایتی بمقام جے پور مذہب بیت الاسلام
تاریخ مسجد اصالت خان مذہب بیت اسلام

مثال ضرب المثل

تاریخ ایک معوس لکھی جس کی کہ مرتبہ میں سب سے سوا تھا۔ مرگیا مرد دو فاسخ نہ درود
تاریخ ایک لشکر کی کہ عمدہ سے برخواست ہو کر آدمی بن گیا معقول پیشرو پس معقول شین
تاریخ ایک نابینا کو نکاح کی ہو کہ انکھیش جسکا ہم تھالی اندر کے ہاتھوں کیابی میٹر
تاریخ فلک مشتبہ کہ باپ اوسکا شیخ اور ماہر تہی تھی مگر بی بی باپ کنگ بچا فکری نگ رنگ
تاریخ جنگ مرغان فوجدار تھا کہ طرف ثانی کا مرغ بھاگا تو اوسوقت کیا بول کر گرا

تاریخ ایک مرد وافی کے دھلی ہونے کی۔ تیر کے منہ لچھی لاگی

تاریخ اوس شخص کی جو سری ہو۔ لوبی کے بھالوں چھینکا پڑ پڑا

تاریخ فلک بدورش یا فخر قسم۔ بویا نہ جوتا مرے بولی نے دیا پوتا

مثال ایک لفظ کی

تاریخ جہر کہ رکان کلیم محمد سلیم خالصا شہا اوسو غیر ملک جہر ہو۔ غفر
تاریخ سندھینی میں اولدیزر ملک نواب تھا کہ اسے علی خان اوسو جنت الی اوسو جنت الی

تاریخ حضور صاحبزاد افشار الامیر فی الملک محمد علی خان صاحبزاد فیروز جنگ علی علیخان کی افتتاح

مثال جملہ

صفت موصوف بنویا صفات و صفات الیہ چنانچہ نظیر جملہ اصناف کی ہر
تاریخ جناب ممتاز الدولہ نواب حاجی محمد رفیع علی خان بہادر سیالپور کی سکریٹری

جو نواب رفیع علیخان بہادر | مکاتبات ناگروہ و عرصہ رفیق
سروش از فلک بہر سال بتا | کہفتہ کہ جو یا گو قمر رفیق

مثال مصرعہ مخزون

تاریخ عطیہ جاگیر نواب محمد بن العابدین خان بہادر نوبختار ملک جی پور
نواب کو علاقہ سرکار سے ملا | تم بھی تو چل کے جو یا اوکو کو مارل
تاریخ کی جو پوچھے بیباختہ کہد | جاگیر وی خدا سے دیو پیکو بہ مبارک

مثال نظم

فقیر نے سند نشینی نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والی محبوباں میں ایک سال لکھا تھا اوکے
آخر تک شعر لکھ جاتے ہیں اور باقی قریباً شعر و قلم لکھی تھی کہ ہر مصرعہ نظم مذکور کا ایک شعر

بود تاکہ الکی مصرعہ روشن | کشید از مصرعہ رنگ لایکشت
ز گلشن تا شود گل گل منہد بو | لپیا کر بوے گل بلبل غزل گو
بود بیگم ز بیم ملک بیخیم | بر پوشد شاہجہان شاہجہان سیم

تاریخ سند نشینی نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر مولانا جنگ الی ملک لکھی تھی کہ ہر مصرعہ نظم مذکور کا ایک شعر
ز سے نواب فرخندہ جمال و صفات سلم او | لو سے شوکت و اقبال الیہ کہ چون پایا
فلک سے تا پودایا می ہلای بادشاہ سیم | بود تا آسمان سیاہ فلک بر بار کر ویا

زفرمان تواید آسمانیا بر زمین زجا | ہمہ عالم بود زیر نگینت یا شبہ جو یا

مثال مشنوی

فقیر نے ایک مشنوی تنہیت سند نشینی نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر مولانا
والی ملک ٹونگ میں لکھی ہے کہ بقدر شعرا و شاعرانہ کے لکھے جاتے ہیں اور
اس میں یہ صفت زیادہ ہے کہ ایک شعر میں سے تاریخ محمد علی ملکتی ہے اور دوسرے
شعر میں سے تاریخ عیسوی پیدا ہوتی ہے یعنی ایک شعر کا ہر مصرعہ مجری ہوا و دوسرے
شعر کا ہر مصرعہ عیسوی ہو و ہونا

خبر لیا اب الی ساقی ہزار | فدا دل سے یہ اور جاتے نثار
نہ وہ دو رہی نہ سخن غور کر | ترے جگ کو یہ ہر شکایت نگر
نیہ کر دے ساقی تاریخ ہو | سرت نشان کیف تو آج ہو
پلا جاوے پیر معان وہ شراب | کہ بہتر ہو شادی سے حال خراب
مخوست کا رہوے نہ خالی نشان | شتابی اب آج میرے مہربان
نکریا ساقی تو بہر خرد | درنگ اس قدر نہ کر یہ ہو نور
کہ ہو رنگ در پیش اب ٹونگ کا | نشا جبین وہ خوب ہی محو پلا
سفر سے نہو دلو عیش میر سے جا | منو نشہ ہمیشہ خجستہ جمال
کہ جینو نہون وقت پر آب بی | رہے خوشد لیا محو تاب بی
خوشی پر چون آج و خوشنوی | کہ غیرت میں ہم اب ہو ماہ کی
نہ کس طرح بہتر کہ ہو کلام | لیا میں سے دیریاے صفت کا نام
وہ نہ کون خستہ پید رو ہی بتا | کہ خستہ پید شرمندہ گل سے ہوا

۱ صد غیب سے آئے جو بے حکم
 ۲ رئیس مختلیم جو نواب ٹوٹک
 ۳ زبے آسان گفتہ فیروز شہ
 ۴ پڑھون لب سے اک مطلب پیش
 ۵ شہنشاہ برہم سیم سند نشین
 ۶ خدا داد خست ملی ہو سکتے
 ۷ زمانہ میں نہ فیض ایسا کہان
 ۸ ترے فیض سے آج عالم میں ہم
 ۹ تو عالم میں مشہور ہو پاک ہم
 ۱۰ نظر کی روشمہ جانب لالہ زار
 ۱۱ اگر سمت گل دیکھ لیتا گئے
 ۱۲ تجلی رخ سے سنیں تاب حال
 ۱۳ دوسرے شہبہ سے ہوتا بلکہ تسلیم
 ۱۴ سخی و شجاع و خلیق و حکم
 ۱۵ منور وصف دل تیرا شاہ زمان
 ۱۶ میں شہنشاہ جان سے دعا میں جن دل
 ۱۷ کہ اب تو عالمیہ ہر وقت ہر جہ
 ۱۸ ہوز رہا ہے عیش و عشرت خدا

مثال غزل کی

وہ ایسا جو حسن و قیور برلاس حکم
 ضیا جسکی حد تو یہ کتاب ٹوٹک
 ہالیون بر این جشن امر ورشہ
 کہان تک رہے پائے خسرو سے دور
 مبارک بشیر سعد انیست این
 تری ہو یہ شوکت ملی ہو سکتے
 جو نیل میں مشہور تا باسمان
 ہوئی شکل جم کی بدل شکل غم
 کہ دنیا میں ہی تیرا دور کرم
 ہوا گل طبیعت میں باغ و بہار
 تو کر دیتا گل سے بھی اول سے
 نگاہ سب کی ٹکڑے کتان کی مثال
 اگر دیکھت و بیکھت ایتھم
 خداوند بزم قیوم کرم
 کہ وہ طبع نور اور یہ خالی زبان
 ہر صحت لگر رائے ہو مختل
 حکومت جو ان ہو یہ ہر وقت ہو
 خدا بھگت کو سکے سلامت خدا

مثال غزل کی

تاریخ و مبارکبادی صحت چشم مبارک حضور لاسع النور فیض گنج ہمارا دستاویز سہالی
 رام سنگھ جی سہاوردی الیں کی دام اقبالہ والی ملک جی پور کے اپنے وقت کا کشاوتار ہو
 علیہم السلام عادل نامدار جو کہ دوسرا ہونہ ایسا عالم میں مدیر ہی تعریف اوسکی کافی ہو
 چند اشعار بطرز غزل لکھے تھے کہ ہر شعر عداوت کا تاریخی ہو۔ ہونہا
 چشم آباد جو روشن ہوئی دل شاد ہوا
 سمجھتی چشم تو بجا ٹنگے سب آدم جی
 صرصر گرم سے ہو گا نہ کہ جو پھر وہ
 کھول کے آنکھ کو کر ہی بڑھ کر گس ہے
 چشم زخم اوسکے عدد کے لیے ہو جاوہ ہی
 چاہیے آپ شان کیا ہے شمع کے لیے
 قلب کرنا سے تیرے نام کی یہ آج کھلا
 رام سنگھ جی کے گنور ہو تو یہ سب جانکر
 لکھے اشعار جل ایک گھڑی میں سیم

مثال طحری کی
 کسی کی مفارقت کی تاریخ ہو
 بی چھوڑ گئے آرام نامہ بکاسے کوون رام ناچہ جو سیں کی والی بولا وہ مستی میں چاہے دام نہا
 اب کوون نہیالہ جاوے بدین ترپ ہوں بی کام نہ جاوے نہ تھی یہ کوہ میں کئی دن اتنی شہنشاہ
 مثال زبان سفکرت
 تاریخ انتقال زیارت شیو دین مصاحب جی جو پور

اس فقرے

مختصر لکھ کر
 مکتبہ انوار
 پتہ انوار
 انوار

اچھا غلط پاک جمع فرمائیے اب سوا تسلیم کیے جانے کی کیا تصدیق پورے پورے تاج محمد علی
بجانب اختیار الدولہ فتح الملک اب محمد عبداللہ خاں صاحب بہانہ
فیروز جنگ مدار الملک مستورنگ

قدروان تاج سکندر سلطنت پروانہ خاص بچہ اس کے قول مطابق اس کی عمر پورے
وفاؤں کا مالک ہوا شیعہ دنیا اور سرحد چشم موبیل وکل باورج حصول کرویدہ
اعنی بر سر چشم پالیدر سید ازویدہ پادشہ طبعیت مقدس کشن گل شہزادہ
وقین پرن نشانی طبعیت باگروید حکیم ہادی اطلق نواب مارا نصرت داروہ و بام از مسجرت
چند قطعات شکر بنو شندوی اور سال ترصد کہ قبول حکام شہر شوال شہر شوال

عرفیت محمد علی

رسالہ حالات مہاراجہ بھٹاڑے راووالی پورہ

کہ نہایت سخی بڈول دریا دل غرض اعتقاد یک سنا دتھے میان ملک کہ بعد انتقال
اگ میں بھی نہ ملے اور یہ سب حال و سال و یکا اس میں درج ہو اور تمام رسالہ میں
فقرات تاریخی میں شہرہ از شہر واروہ تین فقرہ لکھے جاتے ہیں
بسم اللہ الاول العظیم حمد اوس سند برحق کو روا کہ جس نے نیل کو فرو کی لگتے بچاویا
و قلنا یا نار کوئی پروانہ سلا علی ابراہیم کدیا

اقسام تاریخ

اور یہ بیان سب قسم کی تاریخ کا جو چکا ہو اور سرت کی تاریخ و سب معانی کے
لکھی گئی اب اقسام تاریخ کا بیان کیا جاتا ہے کہ تاریخ کی کتنی قسم ہوتی ہے واضح ہو
کہ تاریخ کی تین قسم ہو کامل زائد ناقص اب نیال کرنا چاہیے کہ اقسام تاریخ

کوئی تاریخ خارج زمین سمجھانے کے واسطے ہر ایک کی نظیر ذیل میں لکھی جاتی ہے اور کھوکھ
کا مل و سکوت میں کہ زمین کی روشنی کو دخل نہ دینے سے یہ ظہور بہت مدد زیادہ اور کم ہون
جس طرح اس تاریخ میں کہ نواب محمد زین العابدین خان قوجہ از شہر بیک کے پوتے لکھی تھی

سلامت سے توفیق سے سکون تک	منہو تیرے احباب کا بال با کا
پندر سال تاریخ کر عرصہ جویا	سبارک ہون آج عید اٹھنے کا

اور زائد ہو کہ کہ چند اوسنہ مطلوب سے کہ عدد اوسنہ زیادہ ہون اور صغر اول میں
کسی کتاب سے اوسکو کم کر دین اور اس فعل کو مخبر کہتے ہیں جیسے اس تاریخ میں کہ جناب
بیک صاحب جنت آرام کا دتت نواب محمد یوسف علیخان بہار والی ملک اہم پورے کنگال کی
بیکم میر زمان جو بہار خاں باجیادہ خوش گشت سے سر جی بگوتا بچہ، خضر بیالسا بگوتا بچہ
اس تاریخ میں آٹھ عدد زائد تھے اس وقت صغر اول میں کتا یہ سر جی بگوتا بچہ کم کر دیا
ناقص و دیکر اوس میں کسی قدر عدد کم ہون اور صغر اول میں یہ قدر عدد بڑھانے کا
اور اس فعل کو تفسیر کہتے ہیں جیسے اس تاریخ میں وفات شیخ امان اللہ کتیا
مدحیت کہ ان کا دیکر ہر تشریف بخدا رہت ۶ سال و سکو گشت ہفتہ و کتیا ان بقدر شہرہ
اس مادہ میں ایک عدد کم تھا سر آوے الف ہی پور کیا گیا

بیان تعمیر و تخریب

تعمیر اوسکو کہتے ہیں جو مادہ میں کسی قدر عدد کم ہون اور کسی کتاب سے اوس قدر
عدد مادہ میں شامل کیے جاوین اور تخریب اوسکو کہتے ہیں کہ جو مادہ میں کسی قدر
زائد عدد ہون اور کسی کتاب سے اوس قدر عدد کم کر دیے جاوین لیکن تعمیر
اور تخریب نوے زیادہ محبوب ہی البتہ اوس صورت میں کہ کسی غریب سے

و داخل کیا جاوے تو اس کا رمضانہ سنہین بلکہ حسن بین شام کیسا باہر جیسے
اس تاریخ میں کہ محمد بن خلف خان اگر مرے کہ انتقال کی خبر

کیا جنت کو حبيب و شاعر افسوس
کہا باقی 2 بہر سال جو یا
کہوں کیا غم بیدار عالم کو از حد
ہوا بیان مظلومین احمد
لفظ جان کو نام سے ثابت کیا گیا تو سہ سہ طاقت کو جو

بیان اقسام کنایہ تعلیمیہ و تخریجہ
شاعر و نغمیہ و تخریجہ کے پیدا شدہ و مقرر کیے ہیں اور یہ قیاس کر کے عمل کرتا ہوتا ہے
سہرا فقط کو

ابتداء اول + لب + دست پنجم + رنجه + زبان + دندان + کو + زبان + بینی + پیشانی + شکر +
حرف دوم کو

و دم + اوسط + میان + کر + ضمیر + دل + قلب + جگر + شکم + کتے + برین
خضر سوم کو |

سوم + انجام + پس + پاس + اصل + پازن + انتہا + سم کہتے ہیں
مثال لفظ ابتدا

تاریخ تشریف بری حضرت امام نور محمد داوره بطور شکار حصو و تاجیکان کما کما در شهر خرمین
گیا خواب در دوره کو چوپا تویشین کوئی کر اور حال کدو

منوئے ابتدائی سے الم کیجیے
تبدیل الم حرف الف ہی اور کو کم کیا تا سچ حاصل ہوئی

مثال لفظ اول

تاریخ ولادت	قرن ہجری ۱۱۸۰
-------------	---------------

<p>میر طلعت ماہ صورت اشتر برج صفا آفتاب آرزو ہوا مہتاب مدعا</p>	<p>میر مبارک اکبر اوستاد احمد خان کبیر یہ صمد الاول سے دینی انتہی ہو بہر کمال</p>
---	---

باتفاق کا اول حرف باء و اس کو مثال کیا
مثال لفظ

تاریخ روزگار الواسعین سیم

مثال لفظ لب
سایخ انتقال محمد مظفر خان گرم

سود شده از مذاق شعر حریف. شد ریح و در هرگز می بینان از هیچ یشتید سال و هر در گری می بینان از هر
مثال انقضای دست

تاریخ شکل شتانی خود

۴۱۴ ۵۹

مشال لفظ پشتم

نامیچ شنبوی مؤلفہ نواب مراد علی صاحبیت نواب ایوب صاحب علیان

مثال لفظ رخ

تا سچ انتقال بیاس لا اولد که با و جو و شروت و لپه و ناع لے گیا
مهر مرگ کرود چرمه و شکسته بچ و داور و لاس رنگ از سبک گل چید و رفت از دهن مراد و

مثال لفظ میان	
تاریخ انتقال پہلوان	
گرچہ ہمارے زور سے پہلوان کا نام اپنا کیا اور پھر یہ بیان نکلتا کہ اس کا ستم عمر گریا اور پھر	
مثال لفظ جگر	
تاریخ انتقال محبوبہ و لفریب	
اس کا اب ہم اوستا میں لکھا ہے کہ اس کا نام کیا ہے اور اس کا ذکر و انداز ہوا ہے کہ اس سے مراد وہ ہے	
مثال لفظ قلب	
تاریخ میل تعمیر کردہ جناب شاہ جہان بکیم والی بھوال	
چونکہ بھوال بیکہ شہ نام ہے اور گوشتہ جہاں اور اس سے بول کہ ہم اس سال بیکہ شہ جہاں پر چڑھ گئے	
مثال لفظ سر	
تاریخ انتقال پہلوان و دیگر	
پہلوان شہر سوات میں رہا ہے پھر کیا ہو گیا تاریخ پر مذکور ہوئی کہ اس کی موت ہو گئی اور اس کا نام کیا ہے	
مثال لفظ امتا	
درغیا ش ورجان طریح کرم انراختہ	بیکم والا گھر رو دریا بہت پیل
بے سرب کہ تاریخ از سمار غیب	شاہ جہان بیکہ شہ جہاں
مثال لفظ حسد	
بر سر آب کجہاں ماہر بلبل خوش بہتہ موت دنیا گفت ما خوش شام سو دلم آہو شہید ہو گیا	
مثال لفظ پس	
تاریخ عقد نکاح مخدوم الامر افتخار الملک اب عبید اللہ خان بیک یا ٹونک	

حرف لام

آواز

حرف ز

حرف و

حرف ص

حرف ذ

ہا کتنا متا حاسے میں اپنے	خوشی سے کیا کہوں کہینا ہوا حال
پس شادی یہ وہی ہاتھ نے آواز	سبک ہو پڑا شہد کہ یہ ہوسال
مثال لفظ بیایان	
تاریخ ضرب پاسے منشی محمد علی خان شہید ملی	
پاسے منشی شہید کو قتل کیا اور اس کا ذکر و انداز ہوا ہے کہ اس سے مراد وہ ہے	
مثال لفظ اصل	
تاریخ افتادگی و خست ابنہ	
کیا شہزادہ کا نام ہے اس خوش فضا دار کو خوش ہو گیا کہ اس کا نام کیا ہے اور اس کا ذکر و انداز ہوا ہے	
مثال لفظ انجام	
تاریخ بطریق شیخ بشیر الدین	
فی جہر شہوت و کوکبا کہ شہر میں خوش کیا کہ شہر دور انجام کو رہا کہ اس کا ذکر و انداز ہوا ہے	
طریق استخراج ماوہ	
واقع ہو کہ لفظ است و باشد کو و گفت و غیرہ مقول کے واسطے آئے ہیں آخر	
ماوہ سے میں اسے لفظ داخل کرنے چاہی ہیں اور جہاں تک مناسب ہو تمیز اور تخریج	
ماوہ کو مع سارا حین اور الفاظ شہت و رفتہ لائین بھرتی سے بجا ہیں اور جب	
کسی اقرب کا ماوہ کا نالہ نظر ہو تو میں اسے اقرب کو دیکھیں کہ تنہیت کے	
واسطے ہی ماوہ تنہیت کے یہ یا کس اقرب کے پھر اسی اقرب کے الفاظ جمع کریں خواہ وہ	
میں ہوں یا مع غرض و زون میں اور اگر الفاظ مجوزہ میں کی و بیشی رہی تو وہ سب الفاظ	
موافق کی و بیشی کے تلاش کریں مثلاً شادی کا ماوہ شہد کہ میں تلاش کرنا کر	

حرف

حرف ص

حرف

حرف

تو اخطا شادی کو ملکر اس کے عدولین ۳۱۵ ہوتے ہیں اب دوسرا نقطہ طبع کا ذکر ہے
چاہے کہ جسے عدد موافق کی سند ملاوہ کے ہوں وہ فقط عشرت ہو کہ جسے
عدد ۶۵ ہوتے ہیں باجمیع کیا تو بارہ سو پچاسی ہوتے اور یہی مراد ہو غرض
شادی عشرت اور باخدا آیا اس طبع میں تقریب کی تاریخ نکالنی ہو خیال کرنا
نکالین اور تقریب کی سمجھانے کے واسطے چند تاریخیں مثلاً لکھی جاتی ہیں اور اس کے
پر مٹنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ ایک تو تقریب کے تمام دریافت ہونے اور دوسرے
معلوم ہوگا کہ ایسی تقریب میں اس قسم کے اخطا آتے ہیں ہر طرف کی آگاہی ہوگی لکن
قول میں چند قسم تقریب کے لکھے جاتے ہیں اور ان کے نکات اور کنایات کو بغور معائنہ کرنا چاہیے

مثال تاریخ سے شادی
تاریخ کنجالی جنانی الام القنی رالمک اب محمد عبدہ بنانق و غیرہ جنات اللہ

چون ازین تختانی مسرت	ہرگز سند و شادان گشتند
سال تاریخ یا فتم جو یا	انہما دمر ہمہ یکان گشتند

تاریخ تختانی ولیعہد والی راولپور

ولیعہد گرامی پاد نواب	کراندر احم پور ازہدی فساد
بادان مبارک کنز اسد	اسب آفاق شد وقت ترانہ
بسال طوس اودن تیر جو یا	نوشتم بود جشن حسد وادہ

ایضاً

شادی کا شہوریت ملک پوریا پورنی النبی	نہر گلین برقص میں اور جو جو خوشحال
وقت پکارا بن جو یا عبث ہو جو کلوگر	جو دست شمس قمارو یہی اسکا سال

اور اسے شادی

تاریخ نکاح شانی نواب محمد بن لعل عابدین خان لعل شہر جو
آج شادی ہوئی نواب کی وہ
بہر تاریخ کس اہانت لے

تاریخ شادی صاحبہ دہ احمد رضا خان بن پیا ریحما پور ازہدی و غیرہ
جونی جبکہ شادی ہو فرماں ہو سے سب
پے سال اہانت پکارا ملک سے

ایضاً

کون کیا کہ کیا شکل و رسم بنی تھی
پے سال خوش ہو کہ ہفت پکارا

تاریخ نسبت علی محمد

نسبت مہربان من گھر وید	شد مسرت کمال اسے جو یا
گفت ہفت ہر اسے تار بخشش	خواسد ہر نسبت سال سے جو یا

تاریخ سمجھ و سیاہ لایا کہ نکاح کی ہو کہ برادری لکی آبادی لکی یعنی ہوتا شریعت
نائب ہوا احکات پر صاحب ہوا

شدائے چھ کیا لکھ اپنا آباد
کہا بیل نے بہر سال جو یا

مثال تاریخ نکاح تولد قریب

تاریخ تولد نرندارجہت سید جمشید علی جمہر اور
چون جمشید علی پسر حق داد
دل من شاد بلکہ شد خوشتر

گفت بافت لبس ہزار خوشی	اسال تاریخ او بلند اختر
ایضا	
شد چہ زند بر اور بچہ ہر	در جلالت صورت مرتج شد
چون دیدم بے محنت گفتش	روے تو شمس الفیجی تاریخ شد
ایضا	
شد چہ زند مہوش پیدا	در جہان تا ابد کو باشد
سال تاریخ حضرت جو یا	نیر چرخ آرزو باشد
ایضا	
حق بچہ شید پسر داد امروز	چون گویم شود بر خور دار
آستند او ندیے سال دلم	انچہ گفتیم گند بر خور دار
تاریخ ولادت صاحبزادہ میان علیہ الرحمہ	
ہوا سہ زند تو مت کو مبارک	لفظ اسر با حسین اچہ رسم فریاد
چو سید ظہر علی مت کو خوش آے	نومیر افضل حسین او سکا رکھو نام
تاریخ ولادت فرزند	
جب سے کہ ہوا پیدا وہ ادیبین سب کو	بے اتنا فرحت ہو اور عشرت دیدہ
تاریخ یہ ہو جو یا اور نام یہ ہو او سکا	خوشید علی سید منظور نمبر ہو
تاریخ تولد فرزند شیخ نور الدین	
ہوا جو دست کے بیٹا مبارک اور سید	خوش اس نقلاط سے کس جہان تو بخیر
کہو نہ فکر پئے سال استہر جو یا	لفظ بر علی پئے تاریخ نام کو عمر

تاریخ

تاریخ تولد دختر نیک اختر قوجہار صفا مبارک	
جب کہ نواب کے ہوئی دختر	خوش ہوے اوس سے سب کمال کو
کیا نکلا ہی ماوہ جو یا	نیک دختر ہو اسکا سال کو
یہ تاریخ بھی تولد فرزند ارجمند نواب حبیب کی ہوا	
جب کہ نواب کے ہوا بیٹا	بچہ ان کا جو آج سرور ہو
یون کہ ساہر سال افتادے	اوسکی تاریخ نیک اختر ہو
یہ تاریخ بھی نواب صاحب محو کی دختر کی تولد ہوئی	
دہر و دختر عجب پیدا ہوئی	اگنی گوید بدل کے زہر و شکل
منکر کیا کرتے ہو جو یا سال کی	اوسنو تاریخ بہرہ خندہ شکل
ایضا	
جو پیدا ہوئی دخت کدو تو جو یا	عدم کا کھلا سب پر از منتہ
پئے سال بیل بولہ جھیرن	محل صفی وائس اس پر شگفت
تاریخ ولادت دختر شیخ غلام محمد	
لی عنایت وہ خدا نے دختر	روشنی سارے جہان میں جلی
کیا ہی تاریخ لکھی ہو جو یا	صبح اسید غلام بندی
تاریخ تولد فرزند ارجمند حضور مہاراجہ غلام علی الوری	
مہاراج کو حق نے بیٹا دیا	درخشان ہوا آفتاب ریاست
پئے سال جہا کو بے محنت	ہوا اب طلوع آفتاب ریاست
ایضا	

ہیہ راشدہ آن سہیاست جو یا	اشد شہ از ان تمام عالم آدم
تاریخ ہر ستم آمد از جہو کو	لوگو ہر شہ از اوریا سے گرم
ایضاً	
جبکہ نہ نہ نہ ہوا رہے	اہ شہان شا اور دن اتوار
غروب ہاتھ نے کھی دگر جو یا	اوسکی تاریخ جہیستہ اطوار
تاریخ تولد فرزند از جہد نواب محمد زین العابدین	ان فوجدار الہدیہ سلوکی
و راجی سے نہ نہ نہ نواب کو	ہوئی ہر طرف سے سلامت مبارک
پچیس سال جو یا یہ کر عرض اور سے	تھے گو سر جہیستہ مبارک
تاریخ تولد فرزند از جہد نواب میر علی	
نیافت تیر اعظم سواسے این شہید	فلک نہ شعل بہ شد شمال و جو یا
سروش گفت ز گردن ہر کار کش	چہ راغ نایاب و بہت سال و جو یا
تاریخ تولد فرزند از جہد حضور نواب میر علی مراد خان	فوجدار الہدیہ خیر نورند
جبکہ دیا نواب کو حق سے نہ نہ	دل ہوا اوسکی خوشی سے بانہ بانہ
یون کہ امانت نے بہر سال ہوش	ہو جہی جو یا امارت کا پسران
تاریخ تولد فرزند از جہد میر علی	
شد چنان خوش ہر صورت ہوش	از فرغ عشق گشت روشن یک جہان
گفت ہاتھ بہر جہیستہ جہن	ماہ شرق و غرب پیدا سال دان
تاریخ تولد فرزند از جہد شیخ مسعود علیہ الصاحب	کمدان ملین جہان
چون مسعود علیہ الصاحب	تہا پسر صورت جہیستہ جو یا

عماد ہو جہد غرض نہ نہ	بخت او ہا شد از فلک بالا
یا الکی بیا فیت واری	وز بلا ہا سے دہر و را ورا
نپے تاریخ چون خیالم شد	تا گمان شد صد ہا خوش پیدا
از آسان گفت سرشا	شد منور ستارہ نوب
تاریخ تولد فرزند از جہد جناب نواب محمد ابراہیم علیہ الصاحب	
شد چو پید آن ہر نشان جو د	گو مر تا بان جہد پاک فیض
فکر سے گرم کہ تا جویم سنش	گفت ہاتھ نہر افلاک فیض
تاریخ تولد فرزند از جہد میر احمد علی	
و او چو نہ نہ نہ ہر دوش	خیر افلاک خوش اقبال گو
گفت ز جو یا پے ہر تاریخ	شہستان بیا سال گو
تاریخ تولد فرزند از جہد علی بیگ	
حق نے دیا مت کو آج فرزند	شاوی تھیں اسکی میر زامو
تاریخ جو پو جتے ہو مجھے	سنگری بیگ نام رکھو
نیم کے متخانہ میں ایک سال کے بندر کا بچہ تولد ہوا	اوسکی تاریخ
ہو اقبال کے بندر کا بچہ	تعب میں جوان سے اور سب پیر
کہا ہاتھ نے مجھے بہر تاریخ	یہ بچہ زو جہیستہ حقیقت اس میر
تاریخ تولد فرزند از جہد شیخ عبدالرحیم سپر لاڈا پہلوان	
ہو عبد الرحیم کے لڑکا	بہر تاریخ اس نے مجھے کہا
بے شک او سکا کے میں نے فکر	شیخ عبدالکریم نام لکھا

ایضاً	
وہا پہلو ان کو خدا نے لپہ	جہان میں یہ سب اب ثانی ہوا
پے سال تارچ جو یا کو	تولد ہوا آج رستم لقا
ایضاً	
عبدالرحیم کو جو خدا نے دیا پلہ	ہونے سے جسکے سکوہرت کمال ہو
باقی مٹوی سدا کہ نکر منکر استعد	روشن جوان کا پچھلے اسکا سال ہو
تارچ تولد فرزند سید امیر حسین	
دیا اللہ نے پر سینے	میر صاحب کے جان دل کا بین
جو یہ ہی نام اور یہی تارچ	کیون نہ اسکو کون فقیر حسین
تارچ تولد فرزند پیر بخش	
شد چہ پید لپہ لپہ جو پیش	در تہرہ آمد کل امیر
گفت از لب سنش بہین بافت	عجبے اوج آرزو گردید
تارچ تولد فرزند احمد حسن	
بر آئی امید آج احمد حسن کی	لے تھا ایک مدت سے وہ آرزو مند
تولد کی تارچ جو یا کو رستم	سبارک خدا سے دیا آج فرزند
یہ تارچ تولد فرزند ایک شیخ کی	ہر کہ عورت فاقہ سے تولد ہوا
داؤد فرزند حرامی شیخ راہ	حق زلطن عورت خاد غراب
کلیک از سر سال مولود من کوشت	قطرہ نیسان گہر شد در طلب
یہ تارچ بجلی مٹی مٹی کرک لک لک ملال	سلام کی محبت حشیشے آستان چلی

جون میں نہ اختہ قضا وقت در	اب زفر مر بچا کہ کشتستان
گفت تارچ مولد شش جو یا	شدر میان سفالی در غلط ان
ایضاً	
شدر طفل از لجن آن غید شد	سالہا از غاس جو یا چکید
اسے زمین شور سینیل رپر شد	وے رستم کل کل لالہ دمیہ
تارچ تولد فرزند بی	
جب ہوا فاقہ کے طفل سرام	اک عجب ہوا از ماند کو
سب تارچ جون کہا سب	قطرہ حنیفہ جو یہ طفل کو
تارچ تولد فرزند ریس پٹیل	
ہوا جو تولد وہ مقصد دل	برائی سب اہل جہان لیامید
کہا مجھے بافت نے جو یا سال	ہوا وارث ملک و تاج و کید
ایضاً	
آق اللہ نے فرزند دیار اج کو	اس سرت سے ہر ایک خیر پھیل شاد ہوا
یہ ہی تارچ اور سکی گوہیا نہ میر	کہ تولدے ریاست کا گھر آباد ہوا
ایضاً	
تولد ہوا امیر چہنچ شہ	یہ اہل جہان کو بشارت ہو آج
پے سال بافت نے جو یا کسا	طسوع آفتاب ریاست ہو آج
تارچ پھانے ترقی و مراتب	
تارچ عطاے تمغہ نواب ممتاز الدولہ محمد فیض علی خان باور	

تاریخ

کما سرور میں نے کرتا کر کیلئے تشکر	حضرت ابو مبارک بھی دعا اور سکا سال
تاریخ منشی نواب صاحب بہادر والی بھین	
جو نواب کو سکریٹسٹ	میں اب مقصد دینا دینی
کما اتق نے جو یا صان کدے	مبارک بھگوان منشی
تاریخ اپنی ملازمت کو تو والی کی	
چو گویم دوستان زان شاد کشند	چو مارا جیہد شد کام جو یا
پے سال از زبان خود بگفتہ	بود فرخندہ و فرجام جو یا
تاریخ ریاست کوٹہ کہ ہمارا و معطل ہوئے اور نواب ممتاز الدولہ	
کیا جو کوٹہ میں سکارتے انتظام اپنا	اس نظام سے خوش سیکرین ہوا
ملا جو کام یہ نواب کو تو لکھتے سال	اجنبہ کوٹہ کے نواب تادار ہوئے
تاریخ خطبہ خطاب فخر الملک بنام نواب غلام الدین	چو مارا جیہد شد کام جو یا
جلد سہ کارت خطاب ہوا	مکمل از حد خوشی ہوئی و اللہ
نکر کرتا کر کیلئے جو یا	سال تاریخ انتہا رجاء
تاریخ معطل شدن ہمارا جیہد وہ ہمارا و بہادر	
دیکھی جو یہ نظمیں تو سہ کارتے	کر لیا کہتے میں اب سے کج ضبط
کتاب ہر شخص پے سال میر	ہستہ برودہ کا جہاں جہاں ضبط
صاحبزادہ محمد عبدالصمد خان بہادر تاریخ خلعت نیابت دوبار علی	
ملا جبکہ خلعت دوبارہ او سے	کما او سکوسہ رک نے سوار گل
عیش فکر کرتا جو تو اسگھر می	پے سال کو سپر مختار گل

تاریخ حضور نواب افشار گورنر بہادر جان استریجی صاحب	
او کو ملا جو عہد افشاری کا کہ جو یا	میں اکتاب غرور شان استریجی صاحب
پے رو سے بحث کدی تاریخ فی البدیہہ	افشار ہو گئے اور جان استریجی صاحب
تاریخ عطا محمد دیوانی بنام مرزا غلام احمد بیگ صاحب دیوان	
عطا بیگ مرزا دیوانی دیوانی جو یا	کون کیا جو سرور اسکا مجھے اسد ہو گیا
سردار جان مشرت سے کہی تاریخ و انتہا	ہویش کار دیوانی مبارک میرزا صاحب
تاریخ عید الضحیٰ	
وہ محمد سلیم خان حکیم	حمیش اسکو سد مبارک ہو
تاریخ اسکی جو جو یا	اسکو عید الضحیٰ مبارک ہو
تاریخ عید الضحیٰ	
منین کر تا کوئی جو یا کی اب قدر	مگر نواب زین العابدین خان
پے تاریخ جو یا چلے کدے	ترے اوپر کروں دشمن کو قربان
تاریخ صفائی دوست از ہمارا جہاں	
اب یہ قربت ہوئی کر کان میں سن	یہ حالت تھی کہ تو دور سے کہ
اسکی تاریخ صاف صاف احمد میر	اب صفائی جوئی حضور سے کہ
یہ تاریخ ایک ادنیٰ کے اعلا ہونے کی	
اسکی قدرت ہو کر ادنیٰ کو ریاست ملگنی	چڑ گئی جو نظام دہرین کیا لوشاب
عینب سے آئی صداجو یا ہی تاریخ کہ	بھاگ سے بی کے چھینکا آٹا جو نواب
تاریخ میر شہ واری منشی امان علی صاحب	

دوست سیرے امان علی جو یا	ہوئے ممتاز اب بکار جلیل
لب ہاتھ سے یہ صدائی	لو جوے وہ سرشتہ و ارا پیل
تاریخ رونق افروزی حضور شاہزادہ ملکہ عظیمہ ام اقبالہ بقائم الور	کیا اور ہوئی روشنی و ان عجائب
حب الورین انگلند کا شاہزادہ	فسر و غاؤ کی تاریخ پیکر قمراب
ہوئی فکر مجکو تو ہاتھ یہ بدلا	تاریخ تشریف آوری حضور مہاراجہ صاحب بہادر شاہ
حضور مہاراج عالم پناہ	میان آئے شملہ سے جسوت جو یا
پے سال ہاتھ لے افلاک سے	مہاراجہ تشریف لائے کسا
تاریخ مہاراجہ صاحب	سب کے آنکھوں کا نور ای جو یا
انگہ سرکار کی بنی کہ بنا	ہو مبارک حضور راہی جو یا
بہ تاریخ کر تو عجب من می	تاریخ تشریف آوری حضور و کیر انواب گورنر جنرل مہاراجہ شاہزادہ بقائم الور
شہر میں آئے گورنر محنت جاگے شہر کے	و عا جتے تھے جو یا آج سب حاصل ہوئے
ایک صاحب نے کہا کیا چھتا چھتا تو	لاٹ صاحب آگے دل شہر میں اعلیٰ ہوئے
تاریخ واپسی	خوشی کی سارے زمانہ میں تھی بلند اوار
پلٹ کر آئے حب اجمیر گورنریاں	وزیر اعظم ہندوستان آمدہ باز
کسا روش نے سال معاوت جو یا	یہ تاریخ ایک شخص کی آمد کی تھی کہ اوس سے ال طرح کی دل لگی تھی
کچی کسرت رات جو یا مری	نفسیر اسکے زمانہ ان ہوا سارا کسر

دو آئے تو میں نے کہا سرشتہ	شب تار سے ہو گئی اب کسر
یہ تاریخ مہاراجہ صاحب	سرخ ہوئے کی تھی
کیوں ہوئے میں سرخ ہووے جو یا	جہوہ کر شاید ہوئی تھو بیسوں کی آہ گری
بقیامت آگئی ہاتھ نے دی آنکھیں	آگ کی شکل آج تک سرخ مہاراجہ
یہ تاریخ شہاب ثاقب کی تھی کہ اسقدر کھان کچھی نہیں گرا	ہو گیا سب پر آشکارا صاف
حب ملک سے گرانہ میں پو شہاب	اسکی تاریخ بحر یہ تھی جو یا
اسکی تاریخ بحر یہ تھی جو یا	آسمان سے گرا ستارہ صاف
یہ تاریخ ایک محبوبہ و لنوار کے کانٹے لگنے کی تھی	کھٹ پائین لگا جب خار او کے
مہاراجہ مراد وہ گل گل کے مانند	ٹیچھا ٹیچا تلم سال کدے
تاریخ غدر مہندی	کیا جب فوج نے ایک مشربا
مچھری شاہ جہان سے قوم کی قوم	قیامت ویکٹر میں نے کہا یوں
یہ تاریخ مہاراجہ شیووان سنگھ و الی الور کی علیحدگی ریاست کی تھی	سرتالی اندریاست وزرا جہ کرو اقبال
چون شد ملک راجہ بد انتظامی آخر	شیووان سنگھ زلوریکا رشید گبول
ہاتھ برائے سالش گفت از فلک جو یا	ایضاً
چو بخت مہاراج و انرون شدہ	نماندہ ہندویش کیے از ہزار
شد اقبال سرتاب و تاریخ گفت	مہاراج شیووان سنگھ شد زکار

نواب کے ہاتھی کو شیر نے مارا اوسکی تاریخ بتی	
ست ہو کر گیا جنگ کی طرف	شیر نے جا کے اڑا دی چھانی
مر گیا جب تو کھی یہ تاریخ	شیر نے مار پیا ہر ہاتھی
تاریخ مستحکم فرانس	
عالم میں ایک جھگڑا اوسوقت ہوا	جب بادشاہ کو لکے وہ لوگ پھانسی
پیرس کو حق سے کر دیا بے رحم سال	بھاگے پریشیا سے دلا اور فرانس
ایضاً	
حب شنشاد کی شکست ہوئی	ملک دشمن نے لے لیا سارا
یہ ہی تاریخ اوسکی کہ جو یا	بھیڑ بکری رہے شیر کو مارا
یہ تاریخ ایک معشوق کی ہو کہ بلندی سے	کر کر تھی لعلی موریات کی
چون فت دار بلندی دیو دار	انگ مسد جان من ہر و شیدا
بہر تاریخ بے شکست گو	مغرب آمد بچیدہ زریب
ایک دوست نے تختہ میں سر پہ بچیا اوسکی	سیدین تلک لکھی
آپ کا سر پہ اصفہان پر کرے	رقبہ سے کام تھے عبرت کا
پوچھنے کیا ہوا سکا سال	کہندہ و سر نہ پیشم حیرت کا
تاریخ نواب حسین علی خان	مخلص بہ خراب
کیسے زور و کیا جہد اوست تو سارا	امباب پوچھتے تھے کہو کیا مال تو
جو رہا نے یون کہلا کہ پوچھتے ہو کیا	عاشق ہوا خراب پیر ہوا سکا سال تو
یہ تاریخ ایک طوطے کے مرے کی ہو	

کس طرح کی کج ادائی مجھے کی طار نے آہ	آخرش طوطا ہی تھا یا سنے اڑا منہ مڑ کر
کیا کہوں جو پڑی تھی تاریخ کو مجھے نہ ہو	اورد گیا طوطا بھلا تھی کے قفس کو توڑ کر
تاریخ نرگا و کے مرے کی	
کیا کہوں کیا ہیل محتاج ہو یا مرا	لیکھ کس فیل تن کو شیر موت
عسم ہوا جب کہ تو اوس نرگا و کی	اکا بک بک تک لکھی تاریخ موت
سچ جناب مرزا غلام احمد گیک صاحب دیوان راج چیدور	
وصف کیا اوسکی ہو جو یا مجھے	نام میں جسکے ہو نام احمد
نہ یہ ہی سچ بھی ہو تاریخ	صاحب دین علی ام احمد
خدا نے خیر کی کہ حضور مستر لیو صاحب بہادر یعنی نواب افغان	مور
گھوڑے سے گرے اور محفوظ رہے اوسکی تاریخ ہو	
کون کتا بھرے محض غلط ہو یا	اہل دل جھکے بین ہوسے بین بلندی
صاف تاریخ ہو اوسکی تو ہر اک سے سچ	سجود شکر کیا گھوڑے سے صاحب کے کبا
تاریخ عمدہ مدار المہامی نظام الدولہ منتظم الملک اب محمد عرفان علی خان	
قائم جنگ دیوان جو وھ پور	
کیون نہ خوشنود ہون میں ہو جو یا	مختر احباب میں نظام الملک
جنگو رشتا کے محتاج تو پہلے	لے وہ نواب ہیں نظام الملک
تاریخ مقدمہ جہد شریف رسول کریم محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	
جہد اندس کے فیض نور سے	حب میرے چیدور والے کا سیاب
یون کی تاریخ اوسکی میں نے میر	لائے میں تشریف بلدیو سیاب

تاریخ مختار ان فتح سنگھ جی صاحب	
ہمارا جب کر دہر منتار ملک	چو دیدند شایان ان فتح سنگھ
پے سال جو یا گشتہ زمین	سبارک شہر و قلعہ کران فتح سنگھ
یہ تاریخ آسمان کی روشنی کی	تو کہ قریب نصف آسمان کے منہ ہو گیا تھا
ہر کوئی تانتا سنیں ہر جیسے اور	ہی وقت الی نور و اوقات الاسرار
مین نے تاریخ یہ کہی اور	آسمان سرخ ہو گیا ایک بار
یہ تاریخ مہر و صاحب کے جنگ	مرغون کی تو کہ فتح ہو تر افغان صاحب
خلف الصدق نواب محمد عثمان خان	صاحب کا حکم پہل جیسے مرغون سے
بازی ہوئی تھی اور دونوں	سویں سے ایک قلعہ کی تبت دو ملو اور سلطان سے
جیتا جو مرغ نامدار اور	سکا جہان شہر
باقی پکارا چرخ سے جو یا یہی تاریخ	کہ دیکھا ایک ایسی شے کی دشمن کو کر ڈالا
ایضاً	
کشتہ زد کو ہوئی جو یا خوشی	یہ کہ اس شہر سے تو خوشحال کہ
کیا ہی جیسے دی ہر بازی کی خوشی	آج گجرا مرغ چیتا سال کہ
ایضاً	
سب جو یا بعد خوشی ازول	مرغ گجرا منورہ فتح گو
سب رسالتش تو از سر انصاف	مرغ والا منورہ فتح گو
ایضاً	
عجب گجرا بہادر مرغ جو تیر	یہ رستم وقت کا ہوا چہ گویا

برائے سال تو کرنا جو کیا فکر	
سجگا یا مرغ اچھا کہ یہ جو یا	روشنی فلک کی تاریخ
ایک نے بھی اسکے سر سے دی نہ ہو	کہ کوئی بھی واقعہ نہیں اس راز سے ہو گیا
بہر تاریخ آسمان سے ہم غیبی	آسمان پر روشنی اچھی ہوئی شنب کو
تاریخ قول کہ چکر	
جمعیت کے بچے ہوا خوش نما	ہر اک دیکھا اور سکون و شال ہو
عبث فکر کرتے ہو تم اسکی تیر	ہو مرغوب ملی یہی سال ہو
یہ تاریخ اپنی پریشانی طبیعت کی	
دیکھا جو خواب منتشر آج	منوم نہ اس سے اتنے ہو تم
باقی نے کہا کہ اسکی تاریخ	یہ خواب و خیال جو کو تم
ایضاً	
جن و مژدن مین کہ غم ہوا مجھ کو	خیمہ تھا بخت کامرے مرگ
غیب سے آئی یہ صدار جو یا	غم مار اسکی جو یہی تاریخ
ایک دست کا ایک ٹیل سے پالا	پڑا ہزار افسوس سے اوسکا و تارا و سکی تاریخ
دام غم مین پھنسے تھے مرزا	جھوٹے مدت مین اس جفا سے وہ
یہی تاریخ اوسکی جو جو یا	خیمہ گزری یہی بچے جفا سے وہ
تاریخ حکیم محمد بیگ خان	
جب کام خیمہ کا ملک تو	شاوان ہو اس سے دو خیمہ
تاریخ کی فکر کیا ہو جو یا	وار و غم ہوئے جناب اب کہ

تاریخ وقت دیہات مولوی محمد غلام محی صاحب کیل پانی کوٹ سکھ کلکتہ

حضر جب فرمودہ کچی وقف عام
آفسرین از لب بگو بہر سش

ایضاً

فیض عالم کو کیون نہواسے
کہا بافت نے مجھے اے جو یا

ایضاً

کہو سب مولوی صاحب کو حاتم
کہا بافت نے جو یا فکد کیا ہے

ایضاً

دو عالم میں ہو کیون نہ بچی کی عزت
یہی سال تاریخ ہو اوسکا جو یا

ایضاً

چو بکھی مریم کسے در جہان
بگو ششم چنین گفت بافت مرغیب

ایضاً

حشر کے روز جب پکار سینگے
بہر تاریخ شکل ظاہر سے

تاریخ نما سے غسل صحت

تاریخ غسل صحت خود

بیار ہوا میں تو تھان کے پوچھا
بسیا ختہ وی بگو صد سال میں

تاریخ صحت میر حیدر سن نو کی شاعر کیتا

جو آرام جب حیدر سن کو
کہو میا ختہ تاریخ یہ مگر

تاریخ صحت محبوب

جب کیا غسل یا رجانی نے
میں تاریخ میں نے اوسکی کہی

تاریخ غسل صحت سہری حضور نور مہاراج صاحب والی دارالمرسلین بیو

خدا نے اوسکو شادی بھارت سے
نہا یہ آئی مجھے آسمان سے ہر سال

تاریخ غسل صحت نواب عبید اللہ خان بہادر دارالماہم ریاست ٹونک

چون شنیدم کہ قہر وان سن
گفت بافت ہر اسے تاریخینش

ایضاً

خدا داد صحت بہ نواب ما
بگو بہر تاریخ جو یا ہمیں

تاریخ غسل صحت جناب حکیم محمد سلیم خاں صاحب اروغہ خیر

آرام ہوا ہوا کو جو یا	جو وقت کا اپنے پر فلاطون
ہمارے کون کر صاف کدوں	ہو غسل جناب کا ہا یون
تاریخ غسل صحت فوجہ ارجنا	
کو خواب کی صحت کی تاریخ	کہ اس کے لطف کے ممنون ہو تم
بچے سال اس سے چلے میرے	سہارک غسل صحت کا کو تم
تاریخ ہمارے انتقال	
تاریخ انتقال جناب بگویم صاحب مجتہد نواب امراؤ بگویم متخاصل عابدت	
نواب محمد یوسف علیخان بہادر ولی ملک امرو خاتون جناب اب محمد	
زین العابدین خان بہادر فوجہ ارجنا	
امداد کس حمیدہ صفات عالی درجات کے عزم کا بیان ہو کر جسکے الحرمین سیاہ پر	
آسمان ہو کون ہو جسکو اوس کا غم نہیں مگر شوق کب قلم نہیں اوصاف	
اوس مرحوم کے لکھیے تو کیا لکھیے کسی تاب ہو خاص کا نہ ہو آب ہو عالم میں	
مہر صفت موصوف منطق و حکمت جسکے روبرو پانی رباعی و فلکیات کما فی تاریخ	
ناظم بے تمثیل شہر تلہوری و طغری سے بہتر نظم انجیات سے بڑے حکم عیان را چہ بیان	
دیوان آرد و وفاری اوس مغفور کے معنی نہیں مگر اصل دی ہو تقریر بہت ہو	
نہ مالغذ کی ہو بہت و سخاوت کا یہ مالی تھا کہ اب تک جیسے رکی ہو امین نما	
اوس کے فیض سے مالا مال ہیں مستغنی اہل کمال ہیں قدر دان شہر ان تختہ ان	
معصمت میں مریم سخاوت میں حاتم ہیج تو یہ ہو کہ چشم فلک بجوایں معصمت	
حسن مصوری و معنوی کے ساتھ نہیں دیکھی ہوگی پارسا ایسی کہ بعد انتقال و قبل	

و قبل انتقال کے کئی امزق عادت سے تلہورین آئے ہائے بے بصری سال	
و اس جہان فانی سے انتقال فرمائے عین ماقہ صحت ست کہ گونہ جوان	
عجیب و شاعر و صدر شک خورشید و اسیر و پارسا اہل بہر حق و نہوگی اور ہوئی	
ایک ایسی و خدا اہل نے فرشتہ بختی بشر بختی و اس مختصر سالہ میں اوس ستودہ	
صفات کا اوصاف کسطح سائے و یا کوزہ میں کیونکر آئے تا پارا اسی پر التفا	
کر تاہوں حق ایمان اور گناہوں کرمین اوس کے فرس فیض کا خوش عین ہوں	
اور یہ لکھیں کلام اوس کے مہر سخن کا فیض ہو دیوان اوس جنبت الہان کے طبع	
ہوئے دلسہ بین ناظرین و یکھیں اور نقد بق کلام کرمین اب تاریخ اولی کہ متواتر	
بانی جزیل میں لکھی جاتی ہو ہو ہوا	
از غم بگویم ورجان	برزبان سہر کہ وہ ہوا ہوا
گفت ہاقت بہر سالش انہیں	ہو و بیگم خیر مریم ہا ہا
ایضا	
انکہ سخی بود و کریم جہان	بہر روانش بہر در التجا
از بچے سالش ز چہارم فلک	بخشش بیگم بود آمد نما
ایضا	
در قضا سے حق رضا سے خود خود	انکہ بودش در جہان فروای فلک
بہر تاریخش چہ گویم حسرتا	مرد زن ہم صورت مروای فلک
ایضا	
چہ رفت امراؤ بیگم سوی جنت	کہ بود آن گوہری از ملک شاہی

حضرت چون دگویم سال فوت	کہ زیر خاک شد گنج آملی
ایضا	
مرقد بیگم کو دیکھ کتا جو ہر کوئی	پر وہ ظلمات میں کس کا رہ پناہ
چرخ سے ہاتھ نہ دی ہر فریخت	دیکھ ذرا آنکھ سے مہر تیرا پاک
ایضا	
تو ازین رنج و الم مغموم نیست	کہان مغموم از حال و فات
گفت ہاتھ از من جو یا سے غم	آہ عصمت رفت گو سال و فات
ایضا	
بیگم از دیوان بستی کر و فضل	چرخ از صفو جہان پر چیدہ گو
گفت ہاتھ ہر سالش انجمن	ختم باب شاعری گردیدہ گو
تاریخ شہادت شیخ بدر الدین مراد جناب مولوی فقیر محمد صاحب کی کہ باب	پٹھان شیطانی شکر از باقی پر عین سجد میں نکو شہید کیا
آن جوان صلاح و سجد شست	خبرے زور و شکم طغش یزد
ہر تاریخش مرآۃ صمد	شیخ بدر الدین شہید جو شہید
تاریخ وفات مرزا حب علی بیگ سرور مولف قلعہ قندھار عجب	
چون رفت سرور رفت متذیب	گو یا ز جہان شعور رفت
ہاتھ پے سال گفت از میر	کز بزم جہان سرور رفت
تاریخ وفات نواب مصطفیٰ خان شیفہ شاعر ابے عدیل علی	
شیفہ شاعر مستین نا کہ	جان بجان آفرین سپردا موسا

ہر تاریخ از فلک جو یا	گفت ہاتھ بلخ مراد شمس
تاریخ انتقال نواب عبدالکریم خان صاحب شرف خلق ابے شیخ علی	
دنیا سے گیا جہان کو رخت	کہا ظلم فلک نے یکساں جو
تاریخ وفات کہ یہ جو یا	شرق آج غروب ہو گیا جو
تاریخ وفات شیخ عظیم الدین سواد	
حب و ست میرا دل بخت کو غم بھگو ہوا	دنیا سے دل پر ہم ہوا دیکھنی کچھ سبب
تاریخ وفات کہ یہ جو یا	ہاتھ نے یہ آواز دی آخر فنا
تاریخ انتقال حضرت بابائے صاحب مشائخ	
جب کہا یک قصا نے چلیے	سرا و ٹٹاکے بھی نہ پھر وہ جھانکے
ہر تاریخ کما میں نے میر	سید وہاں کو گئے حافظ بابائے
تاریخ وفات قطب وقت خاں صاحب مجدد	
میں کیا کون اوس ولی کا احوال	گردون پر گیا جو شفق مرتج
آواز فلک سے آئی جمع کو	خان وقت کا قطب ہو یہ تاریخ
تاریخ وفات مولوی محبوب علی صاحب موسیٰ راقم	
بود در بزم کہ جو یا ناگان	گفت ہاتھ راز حق گویم جو تو
ہر سال رحلت آن اہل دین	ہاے محبوب علی خلد ست کو
تاریخ وفات مولوی حاجی محمد صاحب کہ سرگئے گئے تھے	
خیر جب ٹٹاکے سے آئی حضرت جلد شہید	مسلمان جتنے تھے جو یا پستے ہی سبک
سخت سے دیون ہاتھ بکرا آج پوچھو	گئے خلد برین کو مولوی حاجی محمد کل

تاریخ وفات مولوی چراغ علی صاحب

ہوا تاریک آگھون بین زمانہ	کسوت آفتاب وین ہوا آج
ہوئی تاریخی کی جب منکر جو یا	نہا آئی چراغ وین بچھا آج

تاریخ وفات سید مقصود علی

چو گویم کہ شد سنج ول راغز اوان	چو شد جانب غلہ مقصود را ہی
چو دیدم مہر آئے سال گفتم	بر این قبر رحمت بود یا آتی

تاریخ وفات مرزا حب علی بیگ سروا

جسکو فسانہ گوی کا انداز یاد تھا	وہ با سبک پاس سے دور آج چلے یا
آہر سنار ان سے اٹھ کر بہر سال	افسوس نگاہ سے سرور آج چلے یا

تاریخ انتقال نواب سکندر بیگ والی بھیل

منا نہ لانا کہ در حبان	شہنشاہ و درویش بہرست رفت
بہین ہر کے راستن بر زبان	سکندر و نیاتنی دست رفت

تاریخ وفات ڈاکٹر حکیم عبد المجید

چو عب المجید از جان و گذشت	شدہ از اہل علم پاکش پر یہ
پے سال ہاتھ گفست از دست	بمکہ دست باوید مجید

ایضاً

طبيب اسل بود عب المجید	فقنا پیش شفیعیص اودم نزد
بعد شش معلل چنان گشت بود	اہل شریعت مرگ داد از دست

تاریخ وفات شیرخان

ہوا جب شیرخان کا انتقال آہ	کہ صبر اسے مردت کا وہ تھا شیر
لکھی تاریخ او کی بین نے جو یا	اہل کے روبرو کبرئی نہا شیر

تاریخ وفات نے حیاتی نام

آن حیاتی کہ پار سا بودہ	چون ازین و ہر راہ غلہ گرفت
پے تاریخ گفستہ ام جو یا	بجہان عدم حیاتی رفت

تاریخ وفات بوٹا طوائف کہ واقعی سرور قدحی

ہو صبر نے علایا باغ حسن	کیسے گل کو اسے پڑمردہ کیا
یون کی تاریخ او کی بین نے جو یا	خاک وہ بوٹا سا قدحی کے ہوا

تاریخ وفات شیخ جی کہ نہایت بخیل تھے

کہد یاد وہ جیکہ کی حقنے کی منج	زور سے کون زمین شیخ بین
از سرباس ایک شہدے نے کہا	کی اہل نے منج کون شیخ بین

تاریخ وفات زبے کہ بر سر مزار اندہ ہج

مرو صد افسوس زن پار سا	درالم و رنج ہمہ ٹکٹار
گفت پے سال وفات انہین	رحمت حق باو بسے بر مزار

تاریخ وفات پہلوان

جب پہلوان کو آگے دیا یا تو حیت ہو	چپ آگے موت کے نہین سوچا کوئی او
تاریخ او کی موت کی جو یا ہی لکھو	بیچ ملباق چپاڑ پوسے ٹکا ہوٹا

تاریخ وفات برادرزادہ خلیفہ سید خورشید علی

کیا افلاک نے او کو تہ خاک	کہ تھا گردون جان تن کا مرجع
---------------------------	-----------------------------

کہا باقی نے کیا جو کر جویا	بدست مگر ہر سال بتا رہے تھے
تاریخ وفات فرزند دوست	
عسم اوسکا ہوا بڑے قد و قامت	کیا تم سے کمون میں حال جویا
ہفت نے کہا کہ صاف کر دے	ہر داغ پر کیا سال جویا
تاریخ انتقال پر ملا حضرت حبیب الرحمن صاحب کربلی کامل	
تنگ و تاریک ہو گیا عالم	بہر جہاں سے کیا حبیب خدا
بہر تاریخ فوت ہفت نے	یوں کہا خاتمہ پہنچا پر ہوا
ایضاً	
عاشق جلو دیدار خدا	رفت از دہر قریب الرحمن
کاسر جہل پے تاریخش	گوشہ غلہ حبیب الرحمن
ایضاً	
حبیب میں سے نبوت یا نہ ہو	ہو گیا تھا شہر اک ہر پا کو
یوں کہا باقی نے تھی فکر کین	آفتاب معصیت ڈوبا کو
ایضاً	
بارگاہ فقر حب سنی ارم چل دیا	اہل علم و دہر پر چارون طرف چھایا
سال وفات اوسکا اب میری تم گھر	قطب کو جنبش ہوئی مشرق و غربا
تاریخ رحلت محبوب کامل چپ تھا	
تاریخ مجتوب مر گیا جویا	ہر تن عقل بلکہ ہوش کو
سہ تاریخ ہوا آئی	واہ چپ شاہ ہوئے خوش کو

تاریخ وفات مرزا اسد اللہ خان ملک شہزادہ شہنشاہ	سید فی سیرت علیہ السلام
نائب جوازیں جہاں گزراں	شد داخل خلد ہر ملک گفت
تاریخ وفات اوز جویا	تاج سر شاعران فلک گفت
تاریخ خسرو کلا فوت کہ علم موسیقی میں اوستا و تھنا	
چون خیال قضا بویں شد	زیر و بم را نشست بچہ موت
بہر تاریخ گفتہ ام جویا	عالم علم موسیقی شد فوت
تاریخ امیر خان کلا فوت	
موت نے جہدم کیا اوسکا خیال	کچھ نہ پوچھا پھر کہ کیسا رنگ تھا
سال موت اوسکا سرور و شہینہ	سیر خان کا سر ہوا دم کہا
تاریخ مرزا اسد اللہ خان	
مر گیا میرزا عسم ہو بھگو	کیا کمون دوست مرا کیا تھا
پے تاریخ کہا باقی نے	داخل خلد ہوا کہ جویا
تاریخ وفات شیخ امان اسد اللہ خان	
رفت چون از تہاں لہوئی	صاحب دفتر راز حق آگاہ
بہر تاریخ گفت ام جویا	شیخ امان اسد فی امان آتہ
پہ تاریخ ایک شخص باغی سرکار کچھ امیر کے کی تھی	
آج وہ بدنام و نیا سے اوتھا	کیا کمون میں اوسکی کیا تاریخ ہو
سید جویا سے کہا باقی نے پوچھا	آج باغی مر گیا تاریخ ہو
یہ تاریخ ایک مجتوب کی تھی	

چورفت سوری بنان مست بادہ حیرت	ہمہ جہان زرخش تنگ و تارشد گویا
برائے سال و قاتل سرور شگفتا	رسید شیفہ حق بخت بگو جو یا
تاریخ مہتاب خان سال ۱۲۰۶	
جب دین و حیرت مکان میں ہوا	اور آگیا حجاب بین مرقد کے روئے پاک
تاریخ کا خیال تھا جو یا کہ بس زمین	بولاسرویش دیکھ کے مہتاب زیر خاک
تاریخ محمد ظفر خان گرام	
مردان پادشاہ ملک سخن	ہر کے سحر زمرگ او غناک
بہر تاریخ موت او جو یا	گفت ام رحمت خدا سے پاک
تاریخ وفات برق شاعر	
برق شاعر اگر روشن طبع بود	سوی مقبی رقت ازین زندان برق
سال تاریخ وفاتش ناگمان	گفت باقت در اہل فرووس برق
تاریخ وفات سید محمدی حسن زلی ملک الشعراء لکھنوی	
سیر زمانہ سید محمدی علی زلی	چو بچے تھا کو وارفتا پر نظر زلی
سال وفات اٹکا جو میں ہوئے نہ لگا	آئی خدا سے غیب کہ حیرت بین ہو زلی
تاریخ وفات بھیل ذلیل	
فلک نے او کو آتش میں جھلایا	مخوست کے فلک کا تھا جو مریخ
کہا باقت نے جو یا پس بھی کمر	ہوا غروب اب ہوا فک او کی تاریخ
تاریخ انتقال نواب سیراکو زخیرل بہادر کستور بند یعنی مستر میوہنا وزیر اعظم ہندوستان کہ شیر علی خیر بی نے مقام رنگون میں حیرت	

قتل کیا یہ واقعہ ہندوستان میں سخت ہوا	
حب الارڈرل سیو ہوئے قتل و بھارت	کس ظالم طاعی نے بہادر کو کیا قتل
باقی نے کہا مجھے کہ جو یا سن تو بچ	کیا بچے جو یا غنی نے بہادر کو کیا قتل
ایضاً	
خبر جب تارین آئی کہ جنرل مرگئے جو	کون کیا اوس گھڑی حال ہوا عالم کا جو یا
سنایا عاودہ جہدم کہا بیباختہ میں	کس نے لاک صاحب کی چہری سے مارا لاک
ایضاً	
مفتب جو کتاب ہند ڈوبا	کیا قتل و سکواک باغی نے ناکا
کہا باقت نے بہر سال جو یا	چسراغ انگلستان گل ہوا آہ
ایضاً	
سنکے اسل فسانہ غم کو بکھر پاش پاش	عرصہ عالم ہوا لکھنویں میری تنگ آج
یون کی تاریخ جو یا مجھے باقت وین	آخرش نواب سے رنگون لڑا رنگون
تاریخ وفات داروعدہ باغات	
ناگمان داروعدہ باغات بدر الدین بڑ	صدر گابش زب بکش سکون خلد آمد
بسکہ کوش بود گامکش میر جو یا بیا	سال تاریخش بگو در گامکش خلد آمد
تاریخ نواب مشکور الدولہ متوطن لکھنؤ آئینہ کس	
مر گیا جب وہ مصور افنوس	دل نے مجھے یہ کہا لکھ تاریخ
کہا باقت نے کہ اس میں کیا فکر	مشل تصویر ہوا کہ تاریخ
تاریخ وفات مسماۃ جمیل النساء	

جلیل الشامروا سے آن عیض	کہ بودے باطوار عفت محلی
پچھلے سال تاریخ فروردین	جب میل الشاد و بہشت معلی
تاریخ انتقال سلیم صاحب	بالو صاحب اور احمد یار خالص صاحب
غریب صاحب بتیز تھی	اور صدقات معاملات غامبی سے انتقال کیا تھا
رفت سو سے بہشت بیگم حین	اگر و رد ہر بود فیض لقب
بہر تاریخ گفت بافت حیب	بلوہ فیض ازین مزار طلب
ایضا	
محب فیض بیگم سے متبادر کو	گئی وہ بہشت معلی کو یا سے
کہا بہر تاریخ بافت کے سیر	ہو فیض عالم سے بعد دوم و اسے
تاریخ پیر جی غلام حسین	جاکر دار پچھلے یونانائے راقم
جب جنان کو کئے جہان سے وہ	اہل عالم کا غم سے متبادل
جاتے ہیں سبھی کو تن کیا	ہو غلام حسین مالک سیال
تاریخ وفات لیلیٰ حسین	گویا کہ راقم سے مخمور بنی لیا کرتا تھا
چو گویم آن مذاق دل کجاست	کہ بود آرام جان زار جو یا
سروش از سپہ رخ ہر سال گفت	کہو تاریخ شد غیا پیش گویا
تاریخ وفات راجہ دھرم پور	
شدہ تنگ و تاریک ملکش مت می	بسام حیاتش حیاتش چو خورشید
پچھلے سال جو یا سروش ملک گفت	کہو عہد مہاراجہ دھرم پور
تاریخ وفات مزار البر علی بیگ	کہو عہد مہاراجہ دھرم پور سے انتقال کیا

اوسکو تیج موت نے زخمی کیا	سیر زاجو دوست تھا سب کا کہو
حال کیا پوچھو ہر شے دوستو	آندر اکبر جو گیا رب کا کہو
ایضا	
سچ و قسم عالم کو اوسکا بہت	ایکسان متادوست غنی اور غلی
بہر تاریخ اوسکی سیر کر	مہرنت میسر زاکبر علی
تاریخ غرقید کی زنی در چاہ	
گرمی وہ چاہ میں شرمندگی سے	کہ کرنا تھا ہر اک اوسکو ملامت
کہا بافت نے جو یا منکر کیا	کہو سال سکاتم رنج خجالت
یہ تاریخین مہاراجہ کھانڈے	راووالی ملک بروہہ کی زمین کہ سخاوت میں
دریا دل تھا اور بعد حاتم کے	اسی شخص نے نام پایا ظاہر میں ہندو باطن
میں اہل یان حالانکہ بعد انتقال	آتش و سپہ گلزار خلیل ہو گئی اہل اسلام کو نیل
ہو گئی اوس واجب تعظیم مالک	نعمیم کا حال ظہر من الشمس سے محتاج بیان میں
مردان صاحب کرم امرو	حیث از دہر جان دہر رفت
بہر تاریخ گفت ام جو یا	کھانڈے سے راوا زمین دہر رفت
ایضا	
بر سپہ رخ زوہر رفت افوس	آن راجہ کہ بود شکل مرخ
چون بود سنی سروش از چرخ	حاتم گدشت گفت تاریخ
ایضا	
ہو انتقال اوس سنی کا جو یا	کون کیا کہ جو غم سے اب حال ہو

یون کمالی نے اپنے لب سے میرا	مرگے اب بخت سنگی جو یا کہ
تاریخ المی بخش سوداگر	۱۱۰۶۲
سید سوداگر گرامی شہر	برفلک رفت صورت مر
گفت بافت زمیں جو یا سال	آہ بر بست رحمت گو تار
تاریخ بھوڑے میان	۱۱۰۶۳
قطب زمانہ عارف کامل ولی حق	چون انتقال کرد سوی چرخ ازل
باقت ز غیب کرد خدا آہ شد زبون	از ملک ہند رفت ولایت بگوین
تاریخ منشی حاجی محمد خالصا	۱۱۰۶۴
کریم ایسے ہوئے کہان میں جہان بنا	بر صحت ایک بیان وہ سفر کر گیا
کہا بہر تاریخ بافت نے جو یا	مسد افسوس آدم سنی مر گیا
تاریخ خواجہ احمد سردار وولھا	۱۱۰۶۵
اسے اب سردار وولھا مر گئے	جو کہ تھے اولاد میں اس مشاہد کی
پوچھتے ہو میر کیا حضرت کا حال	خواجه احمد ملک جنت رہین جی
تاریخ قاتل عثمان خان مدار المہام	۱۱۰۶۶
جبکہ عثمان خان کو تار و شاہ نے	قتل پا تو سے کیا مختا مرد و چ
یون کہا بافت نے بہر سال قتل	قاتل و مقتول کے لکھدے عدد
قاتل و مقتول کے نام کے عدد دے کہ کوکاست	سیوئی تاریخ خواجہ مراد علی بھری تاریخ
تاریخ وفات منشی عظیم الدین صفا فیض آبادی	۱۱۰۶۷
حیت کیا شخص مر گیا جو یا	کیا کہون بھگو کیا ملال ہوا

تو جو رہی عظیم اس غم سے	۱۱۰۶۸
تاریخ وفات حکیم تبار علی سنگد امرتسیر	۱۱۰۶۹
وہ مر گیا اب طیب افسوس	لہان کا خطاب جبہ صادق
میں ختم سال میر لکھدے	افسوس مرا طیب جاذق
تاریخ وفات حکیم حسن اللہ خان ملوی	۱۱۰۷۰
بھوڑا افسوس خان حسن اللہ	طیب نامی و بھلی مکھو حال
برائے سال بافت گفت جو یا	سیج رفت برگروین بگو سال
تاریخ وفات مہاراجہ بروہ	۱۱۰۷۱
رفت از مہاراجہ سے راؤ سنی	صاحب ملک شد تباہ افسوس
بہر تاریخ گفت مہم غیب	رفت راجہ ہلاک شہا افسوس
۱۱۰۷۲	۱۱۰۷۳
۱۱۰۷۴	۱۱۰۷۵
۱۱۰۷۶	۱۱۰۷۷
۱۱۰۷۸	۱۱۰۷۹
۱۱۰۸۰	۱۱۰۸۱
۱۱۰۸۲	۱۱۰۸۳
۱۱۰۸۴	۱۱۰۸۵
۱۱۰۸۶	۱۱۰۸۷
۱۱۰۸۸	۱۱۰۸۹
۱۱۰۹۰	۱۱۰۹۱
۱۱۰۹۲	۱۱۰۹۳
۱۱۰۹۴	۱۱۰۹۵
۱۱۰۹۶	۱۱۰۹۷
۱۱۰۹۸	۱۱۰۹۹
۱۱۱۰۰	۱۱۱۰۱
۱۱۱۰۲	۱۱۱۰۳
۱۱۱۰۴	۱۱۱۰۵
۱۱۱۰۶	۱۱۱۰۷
۱۱۱۰۸	۱۱۱۰۹
۱۱۱۱۰	۱۱۱۱۱
۱۱۱۱۲	۱۱۱۱۳
۱۱۱۱۴	۱۱۱۱۵
۱۱۱۱۶	۱۱۱۱۷
۱۱۱۱۸	۱۱۱۱۹
۱۱۱۲۰	۱۱۱۲۱
۱۱۱۲۲	۱۱۱۲۳
۱۱۱۲۴	۱۱۱۲۵
۱۱۱۲۶	۱۱۱۲۷
۱۱۱۲۸	۱۱۱۲۹
۱۱۱۳۰	۱۱۱۳۱
۱۱۱۳۲	۱۱۱۳۳
۱۱۱۳۴	۱۱۱۳۵
۱۱۱۳۶	۱۱۱۳۷
۱۱۱۳۸	۱۱۱۳۹
۱۱۱۴۰	۱۱۱۴۱
۱۱۱۴۲	۱۱۱۴۳
۱۱۱۴۴	۱۱۱۴۵
۱۱۱۴۶	۱۱۱۴۷
۱۱۱۴۸	۱۱۱۴۹
۱۱۱۵۰	۱۱۱۵۱
۱۱۱۵۲	۱۱۱۵۳
۱۱۱۵۴	۱۱۱۵۵
۱۱۱۵۶	۱۱۱۵۷
۱۱۱۵۸	۱۱۱۵۹
۱۱۱۶۰	۱۱۱۶۱
۱۱۱۶۲	۱۱۱۶۳
۱۱۱۶۴	۱۱۱۶۵
۱۱۱۶۶	۱۱۱۶۷
۱۱۱۶۸	۱۱۱۶۹
۱۱۱۷۰	۱۱۱۷۱
۱۱۱۷۲	۱۱۱۷۳
۱۱۱۷۴	۱۱۱۷۵
۱۱۱۷۶	۱۱۱۷۷
۱۱۱۷۸	۱۱۱۷۹
۱۱۱۸۰	۱۱۱۸۱
۱۱۱۸۲	۱۱۱۸۳
۱۱۱۸۴	۱۱۱۸۵
۱۱۱۸۶	۱۱۱۸۷
۱۱۱۸۸	۱۱۱۸۹
۱۱۱۹۰	۱۱۱۹۱
۱۱۱۹۲	۱۱۱۹۳
۱۱۱۹۴	۱۱۱۹۵
۱۱۱۹۶	۱۱۱۹۷
۱۱۱۹۸	۱۱۱۹۹
۱۱۲۰۰	۱۱۲۰۱
۱۱۲۰۲	۱۱۲۰۳
۱۱۲۰۴	۱۱۲۰۵
۱۱۲۰۶	۱۱۲۰۷
۱۱۲۰۸	۱۱۲۰۹
۱۱۲۱۰	۱۱۲۱۱
۱۱۲۱۲	۱۱۲۱۳
۱۱۲۱۴	۱۱۲۱۵
۱۱۲۱۶	۱۱۲۱۷
۱۱۲۱۸	۱۱۲۱۹
۱۱۲۲۰	۱۱۲۲۱
۱۱۲۲۲	۱۱۲۲۳
۱۱۲۲۴	۱۱۲۲۵
۱۱۲۲۶	۱۱۲۲۷
۱۱۲۲۸	۱۱۲۲۹
۱۱۲۳۰	۱۱۲۳۱
۱۱۲۳۲	۱۱۲۳۳
۱۱۲۳۴	۱۱۲۳۵
۱۱۲۳۶	۱۱۲۳۷
۱۱۲۳۸	۱۱۲۳۹
۱۱۲۴۰	۱۱۲۴۱
۱۱۲۴۲	۱۱۲۴۳
۱۱۲۴۴	۱۱۲۴۵
۱۱۲۴۶	۱۱۲۴۷
۱۱۲۴۸	۱۱۲۴۹
۱۱۲۵۰	۱۱۲۵۱
۱۱۲۵۲	۱۱۲۵۳
۱۱۲۵۴	۱۱۲۵۵
۱۱۲۵۶	۱۱۲۵۷
۱۱۲۵۸	۱۱۲۵۹
۱۱۲۶۰	۱۱۲۶۱
۱۱۲۶۲	۱۱۲۶۳
۱۱۲۶۴	۱۱۲۶۵
۱۱۲۶۶	۱۱۲۶۷
۱۱۲۶۸	۱۱۲۶۹
۱۱۲۷۰	۱۱۲۷۱
۱۱۲۷۲	۱۱۲۷۳
۱۱۲۷۴	۱۱۲۷۵
۱۱۲۷۶	۱۱۲۷۷
۱۱۲۷۸	۱۱۲۷۹
۱۱۲۸۰	۱۱۲۸۱
۱۱۲۸۲	۱۱۲۸۳
۱۱۲۸۴	۱۱۲۸۵
۱۱۲۸۶	۱۱۲۸۷
۱۱۲۸۸	۱۱۲۸۹
۱۱۲۹۰	۱۱۲۹۱
۱۱۲۹۲	۱۱۲۹۳
۱۱۲۹۴	۱۱۲۹۵
۱۱۲۹۶	۱۱۲۹۷
۱۱۲۹۸	۱۱۲۹۹
۱۱۳۰۰	۱۱۳۰۱
۱۱۳۰۲	۱۱۳۰۳
۱۱۳۰۴	۱۱۳۰۵
۱۱۳۰۶	۱۱۳۰۷
۱۱۳۰۸	۱۱۳۰۹
۱۱۳۱۰	۱۱۳۱۱
۱۱۳۱۲	۱۱۳۱۳
۱۱۳۱۴	۱۱۳۱۵
۱۱۳۱۶	۱۱۳۱۷
۱۱۳۱۸	۱۱۳۱۹
۱۱۳۲۰	۱۱۳۲۱
۱۱۳۲۲	۱۱۳۲۳
۱۱۳۲۴	۱۱۳۲۵
۱۱۳۲۶	۱۱۳۲۷
۱۱۳۲۸	۱۱۳۲۹
۱۱۳۳۰	۱۱۳۳۱
۱۱۳۳۲	۱۱۳۳۳
۱۱۳۳۴	۱۱۳۳۵
۱۱۳۳۶	۱۱۳۳۷
۱۱۳۳۸	۱۱۳۳۹
۱۱۳۴۰	۱۱۳۴۱
۱۱۳۴۲	۱۱۳۴۳
۱۱۳۴۴	۱۱۳۴۵
۱۱۳۴۶	۱۱۳۴۷
۱۱۳۴۸	۱۱۳۴۹
۱۱۳۵۰	۱۱۳۵۱
۱۱۳۵۲	۱۱۳۵۳
۱۱۳۵۴	۱۱۳۵۵
۱۱۳۵۶	۱۱۳۵۷
۱۱۳۵۸	۱۱۳۵۹
۱۱۳۶۰	۱۱۳۶۱
۱۱۳۶۲	۱۱۳۶۳
۱۱۳۶۴	۱۱۳۶۵
۱۱۳۶۶	۱۱۳۶۷
۱۱۳۶۸	۱۱۳۶۹
۱۱۳۷۰	۱۱۳۷۱
۱۱۳۷۲	۱۱۳۷۳
۱۱۳۷۴	۱۱۳۷۵
۱۱۳۷۶	۱۱۳۷۷
۱۱۳۷۸	۱۱۳۷۹
۱۱۳۸۰	۱۱۳۸۱
۱۱۳۸۲	۱۱۳۸۳
۱۱۳۸۴	۱۱۳۸۵
۱۱۳۸۶	۱۱۳۸۷
۱۱۳۸۸	۱۱۳۸۹
۱۱۳۹۰	۱۱۳۹۱
۱۱۳۹۲	۱۱۳۹۳
۱۱۳۹۴	۱۱۳۹۵
۱۱۳۹۶	۱۱۳۹۷
۱۱۳۹۸	۱۱۳۹۹
۱۱۴۰۰	۱۱۴۰۱
۱۱۴۰۲	۱۱۴۰۳
۱۱۴۰۴	۱۱۴۰۵
۱۱۴۰۶	۱۱۴۰۷
۱۱۴۰۸	۱۱۴۰۹
۱۱۴۱۰	۱۱۴۱۱
۱۱۴۱۲	۱۱۴۱۳
۱۱۴۱۴	۱۱۴۱۵
۱۱۴۱۶	۱۱۴۱۷
۱۱۴۱۸	۱۱۴۱۹
۱۱۴۲۰	۱۱۴۲۱
۱۱۴۲۲	۱۱۴۲۳
۱۱۴۲۴	۱۱۴۲۵
۱۱۴۲۶	۱۱۴۲۷
۱۱۴۲۸	۱۱۴۲۹
۱۱۴۳۰	۱۱۴۳۱
۱۱۴۳۲	۱۱۴۳۳
۱۱۴۳۴	۱۱۴۳۵
۱۱۴۳۶	۱۱۴۳۷
۱۱۴۳۸	۱۱۴۳۹
۱۱۴۴۰	۱۱۴۴۱
۱۱۴۴۲	۱۱۴۴۳
۱۱۴۴۴	۱۱۴۴۵
۱۱۴۴۶	۱۱۴۴۷
۱۱۴۴۸	۱۱۴۴۹
۱۱۴۵۰	۱۱۴۵۱
۱۱۴۵۲	۱۱۴۵۳
۱۱۴۵۴	۱۱۴۵۵
۱۱۴۵۶	۱۱۴۵۷
۱۱۴۵۸	۱۱۴۵۹
۱۱۴۶۰	۱۱۴۶۱
۱۱۴۶۲	۱۱۴۶۳
۱۱۴۶۴	۱۱۴۶۵
۱۱۴۶۶	۱۱۴۶۷
۱۱۴۶۸	۱۱۴۶۹
۱۱۴۷۰	۱۱۴۷۱
۱۱۴۷۲	۱۱۴۷۳
۱۱۴۷۴	۱۱۴۷۵
۱۱۴۷۶	۱۱۴۷۷
۱۱۴۷۸	۱۱۴۷۹
۱۱۴۸۰	۱۱۴۸۱
۱۱۴۸۲	۱۱۴۸۳
۱۱۴۸۴	۱۱۴۸۵
۱۱۴۸۶	۱۱۴۸۷
۱۱۴۸۸	۱۱۴۸۹
۱۱۴۹۰	۱۱۴۹۱
۱۱۴۹۲	۱۱۴۹۳
۱۱۴۹۴	۱۱۴۹۵
۱۱۴۹۶	۱۱۴۹۷
۱۱۴۹۸	۱۱۴۹۹
۱۱۵۰۰	۱۱۵۰۱
۱۱۵۰۲	۱۱۵۰۳
۱۱۵۰۴	۱۱۵۰۵
۱۱۵۰۶	۱۱۵۰۷
۱۱۵۰۸	۱۱۵۰۹
۱۱۵۱۰	۱۱۵۱۱
۱۱۵۱۲	۱۱۵۱۳
۱۱۵۱۴	۱۱۵۱۵
۱۱۵۱۶	۱۱۵۱۷
۱۱۵۱۸	۱۱۵۱۹
۱۱۵۲۰	۱۱۵۲۱
۱۱۵۲۲	۱۱۵۲۳
۱۱۵۲۴	۱۱۵۲۵
۱۱۵۲۶	۱۱۵۲۷
۱۱۵۲۸	۱۱۵۲۹
۱۱۵۳۰	۱۱۵۳۱
۱۱۵۳۲	۱۱۵۳۳
۱۱۵۳۴	۱۱۵۳۵
۱۱۵۳۶	۱۱۵۳۷
۱۱۵۳۸	۱۱۵۳۹
۱۱۵۴۰	۱۱۵۴۱
۱۱۵۴۲	۱۱۵۴۳
۱۱۵۴۴	۱۱۵۴۵
۱۱۵۴۶	۱۱۵۴۷
۱۱۵۴۸	۱۱۵۴۹
۱۱۵۵۰	۱۱۵۵۱
۱۱۵۵۲	۱۱۵۵۳
۱۱۵۵۴	۱۱۵۵۵
۱۱۵۵۶	۱۱۵۵۷
۱۱۵۵۸	۱۱۵۵۹
۱۱۵۶۰	۱۱۵۶۱
۱۱۵۶۲	۱۱۵۶۳
۱۱۵۶۴	۱۱۵۶۵
۱۱۵۶۶	۱۱۵۶۷
۱۱۵۶۸	۱۱۵۶۹
۱۱۵۷۰	۱۱۵۷۱
۱۱۵۷۲	۱۱۵۷۳
۱۱۵۷۴	۱۱۵۷۵
۱۱۵۷۶	۱۱۵۷۷
۱۱۵۷۸	۱۱۵۷۹
۱۱۵۸۰	۱۱۵۸۱
۱۱۵۸۲	۱۱۵۸۳
۱۱۵۸۴	۱۱۵۸۵
۱۱۵۸۶	۱۱۵۸۷
۱۱۵۸۸	۱۱۵۸۹
۱۱۵۹۰	۱۱۵۹۱
۱۱۵۹۲	۱۱۵۹۳
۱۱۵۹۴	۱۱۵۹۵
۱۱۵۹۶	۱۱۵۹۷
۱۱۵۹۸	۱۱۵۹۹
۱۱۶۰۰	۱۱۶۰۱
۱۱۶۰۲	۱۱۶۰۳
۱۱۶۰۴	۱۱۶۰۵
۱۱۶۰۶	۱۱۶۰۷
۱۱۶۰۸	۱۱۶۰۹
۱۱۶۱۰	۱۱۶۱۱
۱۱۶۱۲	۱۱۶۱۳
۱۱۶۱۴	۱۱۶۱۵
۱۱۶۱۶	۱۱۶۱۷
۱۱۶۱۸	۱۱۶۱۹
۱۱۶۲۰	۱۱۶۲۱
۱۱۶۲۲	۱۱۶۲۳
۱۱۶۲۴	۱۱۶۲۵
۱۱۶۲۶	۱۱۶۲۷
۱۱۶۲۸	۱۱۶۲۹
۱۱۶۳۰	۱۱۶۳۱
۱۱۶۳۲	۱۱۶۳۳
۱۱۶۳۴	۱۱۶۳۵
۱۱۶۳۶	۱۱۶۳۷
۱۱۶۳۸	۱۱۶۳۹
۱۱۶۴۰	۱۱۶۴۱
۱۱۶۴۲	۱۱۶۴۳
۱۱۶۴۴	۱۱۶۴۵
۱۱۶۴۶	۱۱۶۴۷
۱۱۶۴۸	۱۱۶۴۹
۱۱۶۵۰	۱۱۶۵۱
۱۱۶۵۲	۱۱۶۵۳
۱۱۶۵۴	۱۱۶۵۵
۱۱۶۵۶	۱۱۶۵۷
۱۱۶۵۸	۱۱۶۵۹
۱۱۶۶۰	۱۱۶۶۱
۱۱۶۶۲	۱۱۶۶۳
۱۱۶۶۴	۱۱۶۶۵
۱۱۶۶۶	۱۱۶۶۷
۱۱۶۶۸	۱۱۶۶۹
۱۱۶۷۰	۱۱۶۷۱
۱۱۶۷۲	۱۱۶۷۳
۱۱۶۷۴	۱۱۶۷۵
۱۱۶۷۶	۱۱۶۷۷
۱۱۶۷۸	۱۱۶۷۹
۱۱۶۸۰	۱۱۶۸۱
۱۱۶۸۲	۱۱۶۸۳
۱۱۶۸۴	۱۱۶۸

تاریخ میر بہر علی انیس مرثیہ گو

انیس مرثیہ گو چون ازین دار قمار رفتہ	شدہ داخل بجزوہ دل پتہ بین مار آمد آمد
چو بہر سال و جو یاز رضوان بن ملاک	بکوت خند مداح شدہ کرب و بلا آمد
و دیگر	
چو شد از جہان آن انیس تسلیل	بفرودس نزو یکت شیر گو
پے سال ہاتھ ز افلاک گفت	بفرودس داخل شدہ میر گو
ایضا	
کیا کمون جو انیس کا غم ہو	اس سے غالی منہیں رہا کوئی
اکی بلسل کے منہ سے یہ آواز	ہو گئی حتم مرثیہ گوئی
ایضا	
کیا جہان سے مداح شاہ کرب و بلا	ہو بانہ مرثیہ گوئی کا لطف اب کچھ دے
کما سروسن سے جو پیر اس سال	بہر علی کا بیابان غلہ ہو گھر ہاے
تاریخ انتقال پر طلال ہمارا جہت تیووان شلہ الی لور	
ہوا جاے فروز غم مجھ کو جو یا	ہمارا جہ ہوے جب پیش راہی
پے تاریخ غم ہاتھ یہ بولا	کو شیووان سنگم بکیت ہاشی
تاریخ انتقال ہمارا ناسے او سے پور	
درین عالم نامزدہ شاہ و درویش	بہ پیش برکتے امین راہ صبرین
پے تاریخ جو یا گفت ہاتھ	ہمارا نامزدہ فروت آمد صبرین
تاریخ انتقال ہمارا دو شاہ نواز خان خلف الصدق حنفی شریفین جو خدا و بندت	

تاریخ

فیاض زمان حضور امیر کبیر میر علی مراد خالصا صاحب دروالی خیر ہو	
ایک عالم کو غم ہوا اسکا	جب ارم کو سہارے وہ بیان سے
سال تاریخ صاف صاف آؤ میر	ہر گئے شاہ نو از خان لکھدے
تاریخ رستم خان کلاوت	
خیال آب دہیں دکا لکھو اکا گھڑا	کر رستم خان سنی اور شمس کی
پے تاریخ یوں آواز آئی	تراہے سچ بین فروز میں آہ
و دیگر	
جلد یے وردیش منہ غلہ سلطان	و کھلے کھلے اک عالم کا بین وان گئے
و دیگر	
بانہ جاہر کر سے اس لیے کھیں	کا نے کو گئے بین جرنج پرویس
و دیگر	
بے نقہ ہو گیا بے لطف آہ	اکہ کر رستم خان ہوا بیجا آہ
تاریخ منشی کین ممال میر شہتہ وار راض کوئل	
تاگمان منشی کین ممال ہوے	بار عصیان سے تھے وہ بکے بہت
بلبل نالان کہیں تھی لغو نزن	رو یا کیسہ خدا ہاتھ مل کے بہت
تاریخ انتقال وحید خان سک کن بند	
تھا دوست مرا وحید خان ہاے	و دیان سے گیا سوے جہان آہ
کہ میر ہر اے سال تاریخ	ہو دل بین غم و حید خان آہ
تاریخ وفات مسماہ کر میں کہ شعلہ عشق سے بھڑک گئی کھر کوک کھر جلائی	

تاریخ رسالہ گلزار فیض کہ حسب الارشاد حضور مسطور صاحب بہادر	نواب لعلت گورنر بہادر اخلاق بین منظم کیا تھا اور صاحب فرج	پسند فرما کر خوشنودی مزاج کا پروانہ مرحمت فرمایا
اندرین نظم واپذیر لطیف	سیب جویا بیان مریض گفت	فسر سال اسکا کس لیے جویا
بے خزان درجہ باد گشت گفت	امتحان کر اگر نہ آئے یقین	جو پڑھے اسکو راہ راست پکڑے
فسر سال اسکا کس لیے جویا	کہ ندے صاف حقیر راہ دین	امتحان کر اگر نہ آئے یقین
تاریخ کتاب گلشن و افش مولفہ مولوی سلطان محمد خان	شام غربت کی یہ شفق ہو کہ	موج دریا سے فیض حق ہو کہ
لکھی کتاب مولفہ صاحبہ واد خوب	بسکی نظیر عروہ جہان میں مثال ہو	یہ گلشن فضا ہو کہ
یہ تاریخ رسالہ مفید عام کی ہو کہ یا ضعیف میں راقم	تالیف کیا اور طبع ہو گیا	تاریخ رسالہ ہل
کیا رسالہ لکھا ریاضی میں	قاعدہ امین بن عیب عجیب	اسکی تاریخ ہو صاحب غریب
فسر سال اسکا کس لیے جویا	تاریخ رسالہ ہل	سب دوست ہیں لکھی خوشحال

گرچہ بجلی آہ آتش لگا کر	زینما اوسے وقت کی سب کو	پڑے سال تاریخ بافت پکارا
تاریخ کتاب	تاریخ کتاب	تاریخ کتاب
تاریخ کتاب مولفہ جناب مولوی سلیم الدین صاحب تسلیم کہ راقم کے	بڑے کم فرما دین شدہ راست	خوش کتاب بے رقم زدہ تسلیم
بہر سالش بہر سی گر جویا	رقم واپذیر شدہ تاریخ	تاریخ کتاب ثانی
کیا کمون کیا لکھی اور منج کتاب	وہ جو تسلیم میرے قبلاہ جون	ہین بلاغت کے آسمان کے مہر
تاریخ اخبار میوزٹ دہلی	کیون یہ مسر بنج اوسکو کین	تاریخ اخبار میوزٹ دہلی
مچپا میوا خبار دہلی عجیب	ہوا دیکھ کر اوسکو دل خوش ہوا	پڑے سال تاریخ بافت نے میر
تاریخ قیامت	تاریخ قیامت	تاریخ قیامت
رسالہ شہر کا کیا خوب لکھا	خبر خور اجل سے عام کوئی	بقا کا لطف آیا اس سے جویا
تاریخ واسوخت مولفہ راقم	تاریخ واسوخت مولفہ راقم	تاریخ واسوخت مولفہ راقم
طرز واسوخت اور شکایت پرش	سوز و غم میں سے ان ہویدا ہو	خوب اشتاق چہنچ لکھا ہو

یہ فیض جو غیب سے ہو جو یا	اسام غریب اسے چاہیے
تاریخ نصیب دیوان حضرت قطب باقی محبوب بھائی پیر پیر سید عبدالقادر	جیلانی قدس اللہ سرہ السامی کی ہو کہ رافضی سے کیا ہے
امروز تمام گشت نصیب	تاریخ گزشتہ سال
جو یا پے سال گشت بافت	انحال شدہ بچہ انجیام
تاریخ جلدیہ مخیر خوارزم شاہی	
کون شاعرانہ اگر ہاورد	مکتبی کتب یا کتب سکولان
پس اب صاف تاریخ لکھتا ہوں	چھپی جلدیہ مخیر خوارزم شاہی کی صاف
تاریخ کتاب مؤلفہ جناب مولوی سلیمان الدین صاحب تسلیم	
کیا ہی کتاب ہے آپ کا حضرت	نوب ہی آپ نے ہو لکھی ہے
اسکی تاریخ یوں کو نکالیں	ہر کتاب باذات اچھی ہے
تاریخ تنوئی جناب نواب امراؤ بیگ صاحبہ کہ شکا کے بیابا کے لکھی تھی	
تنوئی نواب ورد کر شکا دیار لکھتا	لفظ طلاس سن ہے معنی اور نشان
بہر تاریخش رقم کرد و پختہ ہو یا سال	اسا معنی شکا رماز اور نکران
تاریخ کتاب حکمت مخیر نصحت	
مؤلفہ جناب حلیم محمد سلیم خان صاحب دار و قلم کہ حسن رافضی ہیں	
عجب یہ رسالہ بولب میں لکھیں	اگرے کیوں نہ تعریف مریخ اسکی
کہا مجھے بافت نہ دیکھ اسکا جو یا	جو باب شفا بخش تاریخ اسکی
تاریخ کامل تعمیر مطبوعہ مطبع نشی نو لکھنؤ صاحب	

کیا ہی تعبیر نامہ لکھا ہو	بجہ الام اب ہو جو یا
مہر تاریخ یوں کہا دل سے	سال تعبیر خواب ہو جو یا
ایضا	
موت بھر فیض خلق است اگر کیا	خوش نوشتہ آنرا سلیم خوش منش
فکری کردم کہ گویم سال او	صحت کلی حلق آمد سنش
ایضا	
خوب لکھا ہو رسالہ و اللہ	بو جھپی مجھے ہو خلقت تاریک
بہرین نم سے کون کیا سن ہو	ہر عجب نسخہ صحت تاریک
ایضا	
عجب گلزار طب است	کتاب خوش نوشتہ آن خوش قول
پے تاریخ بافت گفت جو یا	شمیم گلشن صحت گویا سال
تاریخ دیوان جناب نواب احمد علی صاحب درویش کہ اسم با سنی ہیں اور	خوش گو خوش سخن نواب امیر خان مرحوم والی ملک ٹونک کے فرزند ہیں
کیا چھپا دیوان حبکاش عالم میں نہیں	دیکھ کر یہ ان ہو جسکو جان میں قلمش عام
مہر فکر سال بافت نے کہا جو یا بھی	رونق گلزار سنی بیگار رونق کا کلام
ایضا	
چھپا دیوان رنگین کس ادا سے	ہر اک عالم میں ہو اب او کا نشان
کہا بافت نے جو یا بے سراز	ہر شکین نامہ عاشق آفاق
ایضا	

چھپا آج دیوان نواب رونق	ہوئے دہرین دیکھ کر خوش جسے سب
پچیس سال ہاتھ سے جو یا کیا یوں	کلام عیبیہ ہوا منتخب اب
ایضاً	
طبع شد دیوان رشک صد بار	ہر ورق از معنی رنگین چمن
گفت ہاتھ بہر سال طبع او	رونق از دیوان صد ہریم سخن
ایضاً	
پوشہ طبع دیوان رونق کہ میر	شدی بہر تاریخ آن سال جو
پچیس سال ہاتھ نگہوں گہن	کہ طبع منسوب شد طبع گو
تاریخ گلزار ام کہ حال سہر جو پور اوسین مستخرج ہو	
لکھا تاریخ بین بین نے رسالہ	شا کر تا جو خند مرچا جسکی
کہوں تاریخ کیا میں اوسکی جو یا	عجب تارخ بے تاریخ اوسکی
تاریخیاں تعمیر مکانات	
جب ہمارا ج نے بنایا باغ	لکھی یارون نے بڑے بڑے تاریخ
تم بھی جو یا کو خوش کیوں ہو	گھنٹن فیض اوسکی بے تاریخ
ایضاً	
بنایا ہمارا ج نے خوب باغ	کہ عالم میں ہو آج جنت نظیر
کہا مجھے رفوان نے افلاک سے	جو باغ مبارک سال اوسکا میر
تاریخ راقم کے مکان کی ہو کہ جیو میں خرید اور دروازہ اوسکا خوش ہو یا	
دروازہ جب مکان کا بنواید و ستون	دروازہ بہشت کی دنیا میں بظہیر

ہاتھ نے یوں کہا اگر یا ہے صاف تھا	باب غریب خانہ تعمیر تاریخ اوسکی میر
تاریخ تعمیر مکان منشی مان علی صاحب سرشتہ دار محل اہل حب	
فرمانش منشی صاحب موصوف بہر چہار مصرعہ تاریخ بے تاریخ اور نام مبین	
اوسین داخل اولام مکان بکشی مل	
کرد تعمیر مبارک میل	رنگ خیابان چمن باوہ
سال چمن گفت سرش ابد	بیت امان ست مکان غریب
تاریخ جامع مسجد لونک	
خلیل عہد بنا کر مسجد ای جو یا	کہ در شرف بھمان شد نظیر چمن حرم
برائے سال نیازم چہ اگر شہوت	بنائے خانہ کعبہ زور اور ہریم
یہ تاریخ اوسکی ہو کہ شیخ صاحب جوہر بکسج بنوایا اور اوسین جمع دست	
رخت اوبار رکھا	
یوں بنا کر برقی طبع میں جناب	جس طرح کا غذا کچھوہ برج میں
منشی جی طبع میں بہر سال کہ	جیم کے نقش کی صورت برج میں
تاریخ مسجد اصالت خان باوند	
اصالت خان والا چون بت کرد	ہالیوں مسجد کے بارونق و جاہ
پچیس تاریخ او جو یا ز ہاتھ	شدی ستم کہ بڑا کعبہ اللہ
ایضاً	
اصالت خان بنا فرمود مسجد	کہ آن جائے معظم بائے حق ست
پچیس تاریخ جو یا گفت ہاتھ	عبادت خانہ والاے حق ست

تاریخ مخون

سلسبیل و کوثر و سنیم خلد	میر این حرم ست یاوریست فیض
فکرے کردم سروش از چرخ غیب	گفت سالش مشیدہ والا سے فیض
تاریخ مسجد سیرچی	
خوب مسجد سیرچی تیار لی	سجدہ گاہ عام یہ مقبول ہو
یون کہا بافت نے بہر سال	کعبہ اہل نقیہ جو یا کو
دیگر	
بنائی خوب مسجد اہل دین	نہارمین چرھیکار روزہ نیدار
کو تاریخ اسکی تہی جو یا	ہوا بیت المقدس آج تیار
تاریخ مسجد درگاہ حق آگاہ حضرت غلام محمد شاہ صاحب کرم	
چو خوش تیار شد مسجد بدرگہ	مراد حاطر ولو الا حق
پے تاریخ جو یا گفت بافت	نست زیب عبادت فائز حق
تاریخ کٹرہ سکندر شاہ	
بنا جو خوب کٹرہ شہرین یہ	ہوا ششخص او کو ویکر خوشحال
کہا بافت نے جو یا صان کدے	سکندر شاہ کا کٹرہ یہ جو سال
تاریخ مکان محمد افضل ملت قاضی امتیاز علی صاحب سکندر شاہ	
چو کرو بنا مکان افضل	از صد سہ اکل ست تاریخ
جو یا پے سال گفت بافت	کاشانہ افضل ست تاریخ
نظر محمد خان کے مکان کی تاریخ	

مکان کو لیکر بین شہ کہا یون	محبیل دیل ہوئی تاریخ اسکی
کہا بافت نے جو یا بھگے کٹرہ	نظر منزل ہوئی تاریخ اسکی
تاریخ حزار بیگم صاحبہ حرم	
خبر چو تیار مرقد بیگم	چون کویم سریم ثانی شد
گفت بافت گویش بن جو یا	سال دہشت سنی شد
واضح ہوئی تاریخ نیک پیل کی	تو لہ عبسہ بنالکھی تھی
سجدہ کھا برک اہل جہان	عبث فکر عمارت مین بن ویتاب
کہا بافت نے مجھے خوب جو یا	جہان نیست کاہل نقش بر آب
تاریخ مسجد	
شد چو مسجد تیار اسے نماز	بہر زبا و طوط حق ست
بہر تاریخ گفت ام جو یا	خاص جہا ہی عبادت حق ست
تاریخ پیل دریا کے کانکن	
پیل بنایا جو یہ کانکن پر	کیا مجھے یاد اسکی جو تاریخ
گرچہ ہندوستان میں جو یہ بنا	جسہ بنہ او اسکی جو تاریخ
تاریخ خماہی بل حسب الحکم والاے نواب شاہجہان بیگم صاحبہ شہزادہ بیگم	
کہ بیگم صاحبہ نے اپنی ریاست میں ایک پیل مکان بنوایا تھا	
پیل بست برائے فیض عالم	صیت کر مشہ جویم وانشہ
پیل نیست گفت بافت اغیب	در آب روان کرم روان شد
ایضا	

شہر چوہل از شہر بہان بگیم بنا بہر تاریخین چو طبع ہم را سے زو	محکم و مرصوم و زیبا و قویم سال گفتم شد بر اہل المستقیم
ایضا	ایضا
ہست عالم بروئے آب چین بے سر آسمان سنش گفتم	بر سر آب پل مہر و بن عالم آباد گشت بر دوریا
ایضا	ایضا
صاحب فیض او کے دست نگر پل کی تاریخ پڑھیں جو بیا	فیض بگیم کا آج اوج پہ ہو فیض جاری یہ اوج موج پہ ہو
ایضا	ایضا
زمین پل ست کہ باشد گزرا گاہ خلق بر اسے سال تمام آسمان جواگت	ہمیشہ بر سر این را و از دعام بود گوسیل گذر گاہ دعام نام بود
ایضا	ایضا
بگیم کے حکم خاص سے تیا جب ہوا جو بیا نے فی البدیہہ سال و سکا لکھا	وہ پل کہ ہر مقام خوش را و نامش عام پل ہی بہان آباد گذر گاہ نامش عام
تاریخ چو بیا	تاریخ چو بیا
کو ان تھا ایک مدت سے زمین روز کما سب نے نکالا آب جسد م	سو او سکھو میر صاحب نے بنایا جسراک اشہ فی الدارین خیرا
تاریخ کشتی دو و کشت کی ہو کہ حضور ہمارا کشتی دو و کشتی امر و زباب	تاریخ کشتی دو و کشت کی ہو کہ حضور ہمارا بہر نفس رنج زمانہ گر وید

گفت ہاقت کہ سن او جو بیا تاریخ مسجد بیک صاحب	تخت بر آب روانہ گر وید ۱۸۹۰ء
کیا جی یہ مسجد بنی ہو سری ایسی نہیں یون کہا ہاقت نے جو بیا مجھ بہر سال خوش	یا جس دم کہ میں دیکھا یا یہ دیکھا زمین دوسرا کعبہ ہوا تعمیر نہ بیا ہندوین
تاریخ مکان سر جی حضور پر نور و ام قیالہ	۱۸۹۰ء
شد چو تعمیر فقر والا پیش گفت ہاقت بر اسے تاریخش	کہ پناہ ہمیشہ فیض بود داد گاہ ہمیشہ فیض بود
یہ تاریخ پل پٹنہ مکان کی ہو کہ راقم نے خرید کیا	۱۸۹۰ء
مکان میں نے لیا وہ کہ زمین ہو بیا جو پوچھے کوئی تو کھدو یہی سزل سے	شب ات ہو شب نور روز عبید غریب خانہ ہو امی میر اسکا سال خرید
تاریخ مسجد نو نال	۱۸۹۰ء
ہوئی جب کہ تیار مسجد رہیاں زبان پر تحاسب کی یہی بہر سال	عجب ستور جو بیا ہوا لوٹک میں چو بیت المقدس بنا لوٹک میں
بیان حسنات بدل	۱۸۹۰ء
یہ تاریخین ثنائین کے سوائے کے واسطے اقسام وار لکھی گئیں تاکہ امتنان اونکے اور اندازہ اونکا ذہن نشین خاطر جواب صنائع بدائع کا بیان کیا جاتا ہے	۱۸۹۰ء
ہر چند کہ صنعتوں میں متاخرین کی تاریخین کثرت پالی جاتی ہیں اور فی زمانہ جن حضرات نے کسی صنعت میں کوئی تاریخ اتفاق سے کہی تو کمال انکمال	۱۸۹۰ء
ہوتا ہے اور اشتہار خود نمائی دیا جاتا ہے اور کہیں نہواک امر غیر ممکن کہ ممکن نہ	۱۸۹۰ء

اس مادہ میں یہ صنعت ہو کہ سند اعظمی ہر پستے ملتے ہیں اور ان کے اعداد و
بجائی جاتے ہیں اور اصل میں یہ مطلب ہو کہ راہ سے چھرا و جھاکے دار غرض تینوں سکون کے ہیں

دیگر

ایک دست نے و میدہ یعنی بنائے کلان ترین عمر و عیسو اسکی سید کی تاریخ

اسما میں کون تاریخ اسکی	کہ سمجھو دیر میں تم اوسکے معنی
دگر تاریخ کی کیسے تو سننے	سہ تازہ شری تہا سہ آئے یعنی

اگر اوہ میں نقطہ نمون تو سنہ بارہ سی بیاسی بھی پڑ سکتی ہیں اور عدد بھی مطابق ہیں

تاریخ حیدر آباد

پیدا منوا تحفہ سائن کرادوا	اونیلا سے گئے ارم کو اوہر
اب جسکو ہوا خیر سال تاریخ	کی اس میں میت سی بیٹے تقریر
پوچھا جو بزرگوں سے کہ کس سال	وہ بیان سے ہوئے بقا کو گیر
تب مجھ پر کھلا شکستہ بن ٹال	ایک غم بھی ہوا الم لامیر

یہ تجنیس ناقص و الم لا کو اگر طبعی میں لکھیں تو سنہ بارہ سو اکتالیس ہی سے ہاویں
اور تمام مصرعہ کے عدد بھی مطابق ہیں لیکن اسکو غیبی پلاو سکتے ہیں

یہ تاریخ جنگ لشکر نواب ٹونک اور قلعہ لاوہ کی ہے

چڑھا جو لشکر نواب ٹونک لاوہ پر	ہر اک سپاہی پہ جو بن تھا اوس گھر چوہا
کئی سر و دش نے تجنیس اس میں تاریخ	سیر تبرادر چیت گریز نیزہ تھا زینا
سپہ کی صورت پانچ کی سی اور تیر کی شکل دو کی سی اور گریز کی شکل تیر کی سی	کی مشابہت ایک کی یعنی الف کی سی اسکے مجموعہ سے سنہ مطلوب حاصل ہوتا ہے اور

تاریخ حیدر آباد

مصرعہ کے عدد بھی مطابق اس تاریخ کے ہیں یہ نئی ترکیب کی تاریخ ہے
یہ تاریخ اصالت خان بازواری سجد کی ہے

خان اصالت جا کرو سجد	اگر ملک ہندست دار السلام
بشکل و ہا عدد و تاریخ گفت	اوان سجدہ ہا ویر کویت و قیام

قانون پر ماتمہ رشتے سے انسان کی شکل عدد و نو کے مشابہ ہوتی ہے اور سجدہ
میں آگہ کی صورت اور زکوۃ میں دو کے مانند اور قیام میں ایک کی طرح اور
اس ترتیب سے منسلک حاصل ہوتے ہیں اور عدد مصرعہ کے بھی مطابق ہیں

صنعت مصرع

یہ وہ صنعت ہو کہ زمین ایک حرف منقوطہ اور دوسرا مملہ ہو

تاریخ نواب فوج دار صاب

نواب کی عمر کیا بتاؤں	الکس و تیس و تیس ہر سی سن
جو یانے کہا کہ میرے نواب	فوج و رب و ربی سن

عما راجہ الور کے فرزند کی تاریخ

انکو فرزند وہ ویا حق ہے	جسکے چہرہ سے جو عیان شگ
اگر مارا ہے مجھ سے گریہ چہو	سال اسکا بلند تر قسمت

صنعت منقوطہ

یہ وہ صنعت ہو کہ عدد و نو کے منقوطہ ہیں اور اس قسم کی تاریخ نمایاں ہے
یہ تاریخ عطا شمشیر کی ہے کہ نواب مجوزین العابدین خان ہمس اور فوج دار کو
ور بارہ مارچ اور مارچ سری منقوطہ پر نر سے عنایت ہوئی تھی

تھے جس شمشیر میں نقش عجائب	وہ اب نواب کو راجے بخشی
پے تارنج میں سے یوں کہانہ	کو منقوطہ میں سب تیج نقشی
تارنج انتقال آئی بخش خان نصیر	کہ وقت شب بیاری سکیت سے فوت ہوا
چون مرد الہی بخش خان حیدر	از رنج و بخش شدہ زبان حال
جو یہ تو سپہر س از فلک ہم	شب سخت شبنم گوئے سال
تارنج شادی حکیم حسین علی	
کرد شادی آن منصب ل نواز	خویش و بیگانہ شدہ زبان
چون زلف سال اور باقم	زبیب شب سخت شبنم گوئے سال
تارنج مہاراجہ جود پور	
جب مر گئے سخت سنگ تو جو یا	اور مال ہی سنگے مسارا
منقوطہ میں مین نے سال لکھا	کہ تخت نشین ہے مین وہ آج
صنعت معمل یعنی غیر منقوطہ	
یہ صنعت ہو کہ اس میں سرور، دوسرے لفظ ہوں لیتے ہو جی طرح تارنج زبان	
کہ تولد فرزند ارجمند مہاراجہ بھرت پور کی ہو	
چو شد فرزند در شکوہ راجہ	درخت تہہ مشال مسر الہور
گہور در مسالہ تارنج جو یا	کہ گرد مالک و سردار و سرور
تارنج شہادت منشی حاجی محمد خالص صاحب مدارالہمام ریاست جود پور	
کہ سخی اور فقیر دوست تھے	
آن سنی را ظالم بے رحم کردہ شہید	در جہان شد شور و سرور

دل شکستہ گفت باق بہر تارنج	عالم و سردار سالک تل عہد کاظم
صنعت رعنا	
رعنا گل و رنگ کو کہتے ہیں اور میان رعنا سے مراد منقوطہ اور غیر منقوطہ ہیں کہ	
اس صنعت میں مجھ اور مہاراجہ سے تارنج نکلتی ہے جس سے منقوطہ سے علی	
اور غیر منقوطہ سے الگ اور یہ ترکیب عجیب ہے	
مثال	
یہ تارنج بنائے مسیحی و رگاد حق اکادم حضرت غلام محمد شاہ صاحب قلم حق	
کو سب فرمائش میں جیون علی صاحب کپتان کے کہی تھی اور اس میں یہ شرط تھی کہ اگر	
میں بسم اللہ کا نام آجائے اور کعبہ کا بھی مذکور ہو اور دو تارنجیں نکلتی ہوں اور	
قطرہ میں نام ہائی اور محرک بنا کا درج کیا جاوے	
بنائے سب از میون علی فیض جوفان	شہزادہ ملک جناب فیض علی خان عثمانی
بگھر سال جیری عیسوی ہندی نو جو یا	زاسم اللہ تہہ تعمیر روح کعبہ ثانی
تہذیب از سرحد سال و شکوہ از منقوطہ و مالک از نقیہ نو منقوطہ سے جیری کل منقوطہ	
عسکری اور لکڑی نو نقیہ کا نقیہ داخل کرن تو سمت پیدا ہوں اور سب شرط لکھی ہے	
تارنج تذکرہ سوزان شاعر بلند شہر شہر کا صاحب سراج	
گلشن ناز سخن بہت این بانو سخن	ہم کلام سہل و ہم معنون نازک ہم ادبی
از حروف ہر و صلا تارنج گفت	روشن فردوس و رنگ جد جلال
اس تارنج میں منقوطہ سے مدد تارنج نکلتی ہے اور غیر منقوطہ یعنی مدد سے الگ تارنج	
نکلتی ہے اور دونوں مطابق	

صنعت موصول و غیر موصول	
یہ وہ صنعت ہو کہ حرف شامل سے علیحدہ تارنج نکلا اور غیر شامل سے جدا تارنج نکلا مصلحت سے تارنج نکلا	
یہ تارنج نواب محمد ابراہیم علی خان والی حیدرآباد کی مسجد نشینی کی ہے	
ان متا بان عدل و داد چون نواب شد	اشت شادی و درجہ بان شاد شد عالم
گفت چو با سال و در انفعال اقبال	شعلا اقبال روشن با فرغ آئین
دیگر	
یہ تارنج شادی ولیعہد بہادر والی رام پور کی ہے	
شال شمس و زرخندہ ہر گل سہرا	ریاض جلو نامزد و سہار ملین ادا
چو دید گوہر او گفت بہر تارنجش	مشال نور چہ ناما بان عجب چراغ ادا
اسمین حرف شامل یعنی شال کی سیم اور شامل اور الف اور نور کا نون اور و او و غیر رسم کا	
ہدا ما وہ ہو اور غیر شامل یعنی شال کا لام اور نور کی را اور متا بان کا نون اور جہاں	
نہین و غیر رسم سے جدا تارنج نکلتی ہے	
صنعت مقلوب	
یہ وہ صنعت کہ لاتی ہو کہ اگر مادہ کو پٹ کر چھین تو وہی صورت پیدا ہو یا دوسری شکل	
مشال	
یہ تارنج خصل صحت حضور پر نور و مہاراجہ صاحب شہزاد والی دارالسر حوالی بیسوی کی ہے	
انکہ بدخواہ او بشود و در ہر	باو یارب ہمیشہ سید شوق
سرخ و راز شاد خانی آن	بدادوب و یہ تحت و وقت
اس تارنج میں جس لفظ کو مقلوب کرینگے وہی پڑھنا ہوگا و یکجا مصلحت سے جدا کر کے پڑھنا تو ہرگز	

یہ جو او اور دید کا وہی نظر آیا صحت کا صحت ہو گیا علی ہذا القیاس اور پھر تارنج ہو	
دیگر	
یہ تارنج ایک دست کے مکان کی ہے کہ بارش سے منہدم ہو گیا تھا	
کس محل کو منہدم تو نے کیا	کیون نہ غم سے ہو جگر چاک ایلک
لاکھ حسرت سے کہوں میں بہر حال	اکلخ ہو جائے آج وہ خاک ایلک
اس تارنج میں کل مادہ مقلوب ہوتا ہے یعنی پاتے اسطر سے پڑھنا ہے و سر لکھتے	
دیگر	
یہ تارنج حمزہ اکبر علی بیگ کے انتقال کی ہے کہ ختم قاسم رحلت کی	
جو اکبر علی بیگ رحلت نمود	کہ داغ الم ہر از زخم قلب
پے سال اکت مجویا گفت	مگو میرزا مرد از زخم قلب
اس تارنج میں یہ ترکیب ہو کہ قلب میرزا سے ازیم ہوتا ہے کہ رحیم کے نکلنے سے انتقال کیا	
اور صنعت ثانی یہ ہے کہ الفاظ موافق واقع کے داخل ہو اور پھر تارنج ہو	
یہ تارنج غرقید کی سہراب خان ولد رحمت خان کی ہے	
بیکہ دو با جسدرین وہ مہر چرخ اتحاد	کیا کہوں اس مادہ کا غم کلام کو ہوا
صنعت مقلوب میں باتن پکار چرخ سے	میں مای سار تو سہراب پانی میں گیا
اسکے معکوس کرنے سے یہ عبارت پڑھی جاتی ہے۔ ای کہتے ہیں اب بارہ سوڑا سنی کی نام	
نواہر سید سی طر پڑھو تو حیف ماہ ہوتا ہے کہ سال پر ولادت کرتا ہے اور تمام مصرعہ تارنج	
تارنج مقنومی در و دل مولفہ راقم	
در و دم فرون شد انہار آن منوم	کہ دم و خاک یارب ابن نظم حاجی ہاش

چون ختم قنوی شد در ساعت پهلون	گفتم بر اس سالش شایان کجک شایان
اس کو بھی ضبط سے چاہیں اور یہ تاریخ فصلی ہو	
یہ تاریخ زیارت و گاہ و عرش پایگاہ بادشاہ و دہان دستگیر در ماندگان ہندالوی	
آل بنی اولاد علی خواجہ و احبکان فخر اولین و احسنین حضرت خواجہ باسعین الملت	
والدین پستی حسن سخبری نور احمد و قنلی ہو	
چون با جمیع اکدم از راه شوق	شوق ویدار فرار شش شد زیاد
غدا و ان چون از سر تربت غلات	بر کشیدند و نگاہم اوفتاد
از تاملی فصل حبز و ثلث را	ویدم و گفتم کہ نذرش کم مباد
کروم از دل و ورش بہ گفتش	نکست می دیدیم فصل باب داد
یہ نکست اصل کرد و رازہ داد کاہ و یکا اور اس مادہ میں ہر لفظ منقول ہو گا کہ	
صنعت تقسیم	
یہ وہ صنعت ہو کہ عدد کے حصہ و چند یا سہ چند کیے جاوےں جیسے اس تاریخ میں	
کہ یہ تاریخ دیوانی شمس الدین دیوان کی ہو	
دیوانچی کو کام ملا جب حضور سے	اس مشورہ سے بساط نلکہ بگنی دینا
ہاقت نے مہر سال یہ آواز دی مجھ	لے وال گروہ چند سہ چند او سکون
وال کے چار عدد لکے او کے دو چند آٹھ لکے او کے سہ چند بارہ لکے تسلسلہ ہو	
اور عدد بھی اس طرح کے برابریں	
دیگر	
یہ تاریخ جیون خان کی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے دو فرزند توام او سکودیے	

یہ آئی آن سپہ ہاشمہ ہر دو سپہ ہاشمہ	یہ آئی آن سپہ ہاشمہ ہر دو سپہ ہاشمہ
گفت ہاقت سپہ تاریخش رجب یا پچنین	مہر جیون خان کیو کن او جیون خان راجو چند
اول سپہ کے تین عدد لکے سپہ او کے دو چند بارہ لکے تسلسلہ ہو	
ہو گئے یہ تاریخ فصلی ہو	
صنعت اوائل	
یہ وہ صنعت ہو کہ ہر لفظ سے تاریخ کے ضبط اس تاریخ میں ہو	
والی ٹونک	
انچہ نوشت گفتم چو یا از خبر با می خوشی	از سرت ہاس شادی شاد شو خوشال
سال تاریخش سر ہر لفظ و رکمل مادہ	از و فرشتہ و بہبودی و اقبال گو
اس میں سر ہر لفظ میں ہر اس سے بھی نکلتی ہو اور کل ہر عدد سے بھی حاصل ہوتی ہو	
یہ تاریخ جناب حکیم محمد سلیم خان صاحب رسالہ کی ہو	
حرف حروف اس کا گراب ابا کی موج ہو	بجہ حکمت سے ہر پیشک یہ رسالہ شکل نہر
یون کہا باقت نے جو یا مجھے ہر سال طبع	معنی نکست میں لکھی دل سے کین طبع نہر
ہس تاریخ میں سر ہر لفظ سے صنعت کا نام لکھا ہو اور صحت ہر لفظ کے عدد وہ ہاقت	
معنی حکمت میں دل سے لکھی یکے طبع نہر	یہ تاریخ اکھا و ناہر جو یا ہو
یہ تاریخ جواب محمد عثمان خان کی ہو و حاکمی محکمہ ایل کی ہو	
نکست حق مجھ کہ تاریخ لکھوں میں جو یا	ہو با باقت و میں آواز سے اس حال میں نہر
اس کی تاریخ ہو پھر تو ہر لفظ سے کینک ہو	ہر لفظ و شمت و بہبودی و اقبال میں نہر
یہ تاریخ ایک و ست کی آمد کی ہو	

چون تاج پور رسید کن شفق	میر دم از دل جو یا قسم گفت
از زبان مرز شش ازین سال	آفت و جود و بی آدم گفت
قصص قالی	
دوره صنعت نو کی کسی تاریخ بطور حال دیکه جاد است اور کسی کتاب بین دست مطابق	
آنکه سید شمس کی تاریخ و دیکه جاد است اور کسی کتاب بین دست مطابق	
اور کسی کتاب بین دست مطابق	
دارنده و جاد است	میں سے معجز خاص عام ہے
اپس قلاب سال پانچ	امس اللہ خان عام ہے
تاریخ و طاب محمد ظفر خان کہ مرکہ دیوان حافظ سے نکالی تھی اور اس مصرع	
سے اخذ کر لیا تھا کہ استحقاق است لکھا گئے	
کہ مرکہ لکھا گیا ہے قدر سے	کہ زبان سے اپنے جویا سال فوت
حافظ شیراز کا ارشاد ہے	بہترین یاد کہ است قال موت
اس قطب میں مہر و اہل جی تاریخ ہوا کہ مرکہ کتاب کہ مرکہ جی تاریخ ہوا کہ مرکہ قالی	
دیگر	
ایک روز مرکہ دیوان صاحب دیکھ رہا تھا ناگاہ دل میں خیال آیا کہ صاحب کی تاریخ	
کتنی جاسیہ بیوقوف دیوان میں غور کیا تو اول مصرعہ میں نکلا	
نکلا تو سب کہ مرکہ کتاب تھی صاحب کے بزرگ اور حق آگاہ ہونے	
میں کہ تاریخ کا مال نہیں رہا ہوں کہ کلام شاد و خوش جان اللہ واقعی	

ایک روز مرکہ دیوان صاحب دیکھ رہا تھا ناگاہ دل میں خیال آیا کہ صاحب کی تاریخ	
کتنی جاسیہ بیوقوف دیوان میں غور کیا تو اول مصرعہ میں نکلا	
نکلا تو سب کہ مرکہ کتاب تھی صاحب کے بزرگ اور حق آگاہ ہونے	
میں کہ تاریخ کا مال نہیں رہا ہوں کہ کلام شاد و خوش جان اللہ واقعی	
میں سے معجز خاص عام ہے	امس اللہ خان عام ہے
امس اللہ خان عام ہے	میں سے معجز خاص عام ہے
تاریخ و طاب محمد ظفر خان کہ مرکہ دیوان حافظ سے نکالی تھی اور اس مصرع	
سے اخذ کر لیا تھا کہ استحقاق است لکھا گئے	
کہ مرکہ لکھا گیا ہے قدر سے	کہ زبان سے اپنے جویا سال فوت
حافظ شیراز کا ارشاد ہے	بہترین یاد کہ است قال موت
اس قطب میں مہر و اہل جی تاریخ ہوا کہ مرکہ کتاب کہ مرکہ جی تاریخ ہوا کہ مرکہ قالی	
دیگر	
ایک روز مرکہ دیوان صاحب دیکھ رہا تھا ناگاہ دل میں خیال آیا کہ صاحب کی تاریخ	
کتنی جاسیہ بیوقوف دیوان میں غور کیا تو اول مصرعہ میں نکلا	
نکلا تو سب کہ مرکہ کتاب تھی صاحب کے بزرگ اور حق آگاہ ہونے	
میں کہ تاریخ کا مال نہیں رہا ہوں کہ کلام شاد و خوش جان اللہ واقعی	

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴

تاریخ ایک دست کی بڑی خوبصورت ایک سو دولت ہی جو پاک و فرحت ہونی

[illegible]

ایہ تاریخ ایک یاضی وان کو رسید چارائے بین کبھی متی
ل کو نسبت و دست تیر کو نسبت تیر

یہ تاج محمد جمال شاہ کی ہے

<p>ساز با خلق کریم این عید را مبر سال</p> <p>۱۰۰۰</p>	<p>با هم می یابیم جمع و در می ضرب دال</p> <p>۳۳ + ۳۳ = ۱۰۰۰ = ۱۰۰۰</p>
---	--

او جس قاعدہ میں منظور و اس پر قیاس کر کے تاریخ معلوم ہوتی

فقیر کی اس ترکیب کو اس کے مطابق مستلزم میں ہر فرقے کے نام میں مستجاب دے

م کو دوسری ٹوکے نام کے عربوں میں شامل کرو اگر اس ٹوکے

حد و ان اعداد سے زیادہ ہیں تو دونوں کو جمع کر کے اور حاصل تقسیمیہ دونوں کا
اوسمین سے نکالو اور باقی سے سہ ماہی مطلوب یعنی ۲۰۶ کو نکالو اور اس
غفور کے عدد جو بڑا ہوئے۔ اور اگر اتم غفور سے دوسرے عدد میں تو دونوں
حاصل جمع میں اوکی حاصل تفریق کو بھی جمع کرو اور اوس مجموعہ سے غفور
کے عدد منہا کرو تو غفور کے عدد چھپ چکے ہوں گے۔ مثال ہذا میں۔
اس غفور پیچہ ۱۸۱ کو جمع کیا ۲۰۶ اس ہوئے انکی حاصل تفریق ۱۸۱ کو
منہا کیا تو ۲۰۶ رہے انہیں سے دوسری ۲۰۶ کو منہا کیا تو ۰۰۶ کے غرض ان دونوں
شکلوں پر قیاس کر کے دو جہان کے اشیاء اور انسان و وحش جیسے ہر پرند
یعنی مساوی کی ہر شے سے نام غفور نکالیں لایقہ و انتہا ہر شے ہر شے ہر شے

صنعت بلندی

میںات و بنون کے لکڑیاں بیچ ہوتی تھیں تاکہ بیچ کر ان سے فائدہ حاصل کر سکیں اور

کما مجھے ہاتھ لے کر منعم میں تو ہوا
سراج مساوت ہو تا ریح اسکی

سین رالف جمیم سین عین الت وال ثا

تاریخ بر خور دار عبد العلی بر اور زاده راقم کی

سب نے یہ مجھے کہا سال کو

سب سے یہ میں نے کہا اسکا سن ۱۰۰۰ گلی گشتیں اقبال کو
 یہ تاریخ بناتے مکان نواب ممتاز الدولہ بہادر کی ہجرت
 خوشی کی بہت اوسکی نواب نے رکھی جبکہ بنیاد دیوان فیض
 کہا جسے ہفتے کے ہر ایک سال ہجرت اوسکی تاریخ دیوان فیض
 یہ تاریخ قولہ فرزند ارجمند رئیس زمین کی ہجرت
 ویا حق نے فرزند ممتاز صوبہ درخشندہ پسر حضرت اقبال کو
 پنے سال ہفتے کے ہر ایک سال زب نجیب ارج سنی سال ہجرت
 حضرت نادر
 یہ وہ صنعت ہو کر اس میں شمار حروف کے مدد سے بین بطریق العناوین کا شمار
 ایک نواب ایک کے عدد میں لکھا گیا سب مادہ کے مدد سے ہاؤنڈ اور یہ صنعت
 و شوار جو مومن خاندان صاحب مرحوم نے اس میں جب فکر کی تو ایک تاریخ اوس کے اختراعی
 اور وہ یہ ہو کہ ایک شخص کی شادی کی لکھی تھی این نسبت اور ایک تاریخ
 منظم خان گرجی دیکھی اور کسی تاریخ اس صنعت میں نظر نہیں پڑی اور جب
 کسی صاحب نے فکر کی وہ حکمت کے ساتھ تھی کہ چند حروف تلاش کر کے مطابق
 سب مطلقہ کے کر لیے تھے ہر اول کو ترتیب دی تو ترتیب وہ درست ثابت نہ ہو
 اوس کے واسطہ وہ الفاظ تجویز کیے کہ جن کے سلفظ یہ حرف تھے راقم اسکا قائل
 نہیں اور پھر یہ دعویٰ کہ میں اسکا موجد ہوں موجد اس صنعت کے مطلقہ خان گرجی
 مخفورا اور پھر میں خاندان صاحب مرحوم میں راقم نے بھی اس صنعت میں ایسی ہی کوشش
 کہ لوگ و سکود شمار لکھتے ہیں مسکری اور چہند مادہ سوا سجات کے لکھے ہیں

یہ تاریخ رئیس ام پور کے فرزند کی شادی کی ہجرت
 تاجپان نامہ پزیر آسمان ہر درش ہر روز شب ماند خوشی
 انجپ خوش و صفت تو اول ملک گفتہ ام تاریخ او باشد خوشی
 ب اش و رخ و شش می دو یک سصد چار شش شش سصد وہ
 ۱۰ ۳۰ ۱۵۹ ۲۹ ۶۹۴ ۶۰ ۱۵۹ ۱۰ ۱۰۰۰
 مادہ کے حروف لکھ کر اوس کے ذیل میں اونکا شمار لکھا اوس شمار کے عدد کے نیچے
 لکھے ہر سب کو جمع کیا اس میں سب تاریخیں جن اور یہ بھی واضح ہو کر ہر تقریب
 لکھ کو دیکھا جائے کہ وہ تاریخ اس کے ہر یاقین اور الفاظ مادہ کے کہے ہیں اور تقریباً ہر سب
 تاریخ والی ٹونک
 ایضا
 این چنین در خلق غوغا می خوشی است آنکہ شد از فیض او خوشحال گفت
 امر فلک آن بادشاہ و پریا صد خوشی نیم پر اے سال گفت
 ایضا
 تاجپان مست و جهان را مودرتے ملک و مالک یا خدا آ باد خوشش
 این سرت ای فلک براہل در ہم جایون گرد و دکن شاد و خوش
 ایک مدد عین و مادہ بین
 دیگر
 یہ تاریخ نواب محمد زین العابدین خان بہادر کی عطاے جاگیر کی ہجرت مری

حضور سے عنایت فرمائی اور نسل بعد نسل کا پرست ہو گیا	
شد چو باکیر جسے نواب ہم	در دلم شد خیال تارخیش
گفت جو یا بصنعت نادر	لا زوال بیت سیال تارخیش
یہ تاریخ وقت دیہات کی جو کہ مولوی غلام علی نے علاقہ خضر خیل کے قلعہ کیا تھا	
اگرچہ سالہا تریم کروم	انین تارخ دل خوشحال شتہ
شمس حرف را محدود چون کرد	دو بخشش بصنعت سال شتہ
الفنا	
آن سخی را آتش بن و مر حب	آلہ شد زین غرہ خوشحال گشت
چون بصنعت فکر جو یا شد لب	وقت بر آدم پے سالش گشت
الفنا	
بجز وقت غلام سیکہ را	میر جو یا ز غیب جو تارخ
گفت ہاتھ بصنعت نادر	وقت آتام و ام کو تارخ
یہ تاریخ کتاب حکمت حکیم محمد سلیم خان صاحب کی ہے	
کس ہی نادر کتاب ہو ہند	شک سے جسک دل ہو مرغ
کہا ہاتھ نے جسے ام جو یا	صحت حال ہو اور یہی تارخ
یہ تاریخ نواب ممتاز الدولہ کے عطا کی ہو کہ حضور ہمارا صاحب	
بہادر سے عنایت ہوا	
مین کون نعم سے سنو جو یا ذرا	چاہتے ہو اسکی جو تاریخ تم
اس عطا سے نعمت وافر کی ہے	دولت عظیمی لکھو تارخ تم

یہ تاریخ ولادت برادر زادہ کرامت کی ہے	
دوام شد حق برادر را	گشت از سال سعد آمد
گفت ہاتھ برے تارخیش	اختہ جان سال سعد آمد
یہ تاریخ نواب براہیم خان والی سجین کے خلف کی ہے	
امین نہ محکم بن ہو خشتہ	چین شکوت کا ہو وہی مرغ
کہا ہاتھ نے یہ ہی ام جو یا	وارث تلج اور کسی ہو تارخ
یہ تاریخ صاحبزادہ بلند ارادہ نوسٹ صاحب کے تولد کی ہے	
حکیم ہو فرزند مریدانہ والے محل میں	مگر ہوئی تاریخ کی محکوم لکھا گیا ہے
ہاتھ نے دی محکوم تو فکر لکھا و شاعری	سال تولد اسکا جو یا سپہر نوباری ہو
یہ تاریخ کتاب گنج طلسمات کی تالیف کی ہے کہ راقم کی تالیف سے ہے	
وہ نام مرصع کہ حسین جو یا	ہو حاصل صنعت اسکی تارخ
ہاتھ نے کہا کہ فکر کیا ہو	امیت حیرت اور یہی تارخ
یہ تاریخ امیر میمن مستر انور فاقوم کی ملاقات کی ہے	
حکیم گیا مین وطن دوست مر الفنا	مشاد ہو او کیسے کرے طائر
کنے لگا ہر سال مجھے وہ میمن	ماندیر کم ہیر یا پتھر یہ کم ہیر
یہ تاریخ والی سجین کے فرزند کی ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ نواب صاحب	
کئی فرزند ہوئے مین ہر اک کی جدا گانہ تاریخ ہو	
جب کہ نواب کے ہویت	بج شروت کا ہو نیک اختر
کہا ہاتھ نے مجھے ام جو یا	بہر تارخ گرامی گو ہر

دوسروں کی تاریخ	
جہانگیر طعن عشرت کی ہجو و عوم	جب رنگ طرب لایا دوسرہ
پنے تاریخ جو یا فکر مت کر	خوشی کے ساتھ کہ آیا دوسرہ
یہ تاریخ جناب مولوی سلیم الدین صاحب تسلیم کے رسالہ کی ہو	
لکھا ہو حضرت تسلیم نے خوب	رسالہ جبین جو معنی کا احوال
پنے تاریخ ہاتھ لے کر یہ	کتاب نامہ ارسک کو سال
یہ تاریخ شتر مرغ کی بحر	
جہانگیر اک میا یہاں آیا	مجھے قواہ کی فراسن تاریخ
آئی آواز فلک سے ناگہ	کیو جو یا نصیب تاریخ
یہ تاریخ جناب مرزا غلام احمد بیگ صاحب کے دیوان ہو سکے کی ہو	
یہ ستورہ صفات جانتا کہ انسان کیا فرشتہ ہو اس ثروت پر بخت نہیں	
کسی طرح کا تکبر نہیں غلیظ جسم عادل خیر خواہ راج خیر انیش ہما یحیٰ علیہ السلام	
ریاست کو آئینہ بنا دیا عین کو دکھا دیا راقم کے محسن تعریف ان کی مین کیا لکھوں	
صفیہ دہر پر ثبت ہو جاسے ہیں لوگ بختیہ	
جو دیوان جیدہ رگشتہ مرزا	کہ بستہ ناظم و عادل ملک
چرخ خوشنود گشتہ زماہریش جو یا	پنے سال گشتہ میا دیک سارک
یہ تاریخ ولادت فرزند نواب علی مرزا تان بہادر والی ملک خیر بوندہ کی ہو	
جو جس طلعت کا یہ سر زندہ	نہ لکھی تھے ایک صورت ایسی
کہا ہاتھ لے کر جو یا اہر ویکہ	سیراغ خاد جو تاریخ اسکی

الینشا	
اس تاریخ پر حضور نواب صاحب بہادر سے خلعت مرحمت ہوئی تھی	
و یا نواب کو جو جی نے لپ	و جب کہ سال ہو جو یا
کہا ہاتھ لے کر تو لکھتویش	نور گیسو اسکا سال ہو جو یا
یہ تاریخ ظہیر الدین شاہ صاحب کے مکان کی ہو	
شاہ صاحب نے بنا یا جب مکان	خوبصورت خوش قرین زیبا بنا
یوں کہا ہاتھ لے کر جو یا جن سے	اسکی جو تاریخ بیت پارسی
یہ تاریخ رسالہ شہادت نامہ فرزند قبول ولید رسول نور دیا ہے	
مرتبہ نامک کو نین حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ و السلام کی ہو کہ راقم نے لکھ کر	
شہادت کا لکھ اسکا جو	کہے کہ دین نہ تعریف مرچ اسکی
پنے سال ہاتھ لے کر جو یا	بسم تالم جو تاریخ اسکی
یہ تاریخ میان صادق علی سوزان بداح کے تذکرہ کی ہو	
جمع کیا تذکرہ سوزان سے خوب	سہولتی کچھ روزوں کو قدر سخن
نظم کے افلاک کا جو یا تو کہہ	مادہ سال ہو پر سخن
یہ تاریخ حضور میر سے گور خیزل بہادر کشور بند کی تشریف آوری	
کی ہو کہ بند رحلت مستر میو صاحب بہادر کے رونق افسر و	
کری وزارت بند موسے بن	
لکھ کر کے میر تھے صاحب	اور وزارت کے کام پر تھے بحال
آئے جب ہند میں کہا سب سے	لوت صاحب سے گونم سال

مہاراجہ جیونت سنگھ مہاروالی جو پور کی مسند نشینی کی تاریخ تو خوش ہو کہ راجہ ہوئے جس کو حکم جبکہ غرضی سے ہسان تو شمال تو پر پختہ تم مجھے کب سہو میری کوکب اتب ال یہاں سال جو

صنعت ایجاد

یہ وہ صنعت ہو کہ مادہ کے معز و زبرینے حرکات کے بھی عرویت ہیں جسطح تاریخ مذاہن کہ شہاب ثاقب کے گرنے کی ہو

اسمان سے گرا ہو آج شہاب ایک عالم یہ آتش کا راہو منکر کرتے ہو کیے جو یا اس کی تاریخ صاف تارہ ہو

تارہ شرج اس کی نہ ہاں نہ یہاں تارہ

دیگر تاریخ رسالہ مفید عام ریاضی مؤلفہ کرتے ہیں

رسالہ خوب لکھا تھے جو یا ہوا ہر ایک اس کو دیکھ کر خوش نہ ہو چھو ہم سے تم تاریخ اس کی زمانہ کہ رہا ہو مت کو شایبش

صنعت طب

یہ وہ صنعت ہو کہ شہار حروف کو بھی حرف تصور کر کے پھر اس کے عدد لین اور یہ صنعت محالات سے جو اور اس صنعت کی تاریخ آج تک نظر سے نہیں گزری نہ جو یا کی ایجاد ہو

تاریخ

ایک ہاتھی سے کا چھوڑ میں آیا اس کا کان اور خورشنا دوسرا دیکھا نہ سب نے لکھا اس کی تاریخ نگار سے نکلا پہلے کی تاریخ بھی پہلے کی تاریخ ہو گیا تو میں

صنعت میں ہے کہ ہر گشت تاریخ حق ایسا ہاتھی کمان ہو کہ مشال درمیں بے عدیل ہو جو یا سال پوچھو تو میں کون تم سے اس کی تاریخ پہلے ہو جو یا

پہلے

پ سی ل پ دو دو پیدائش چہارچ شہت وہ ۰۰۶ ۶۶۳ ۰۰۵ ۰۰۶ ۰۱۸ ۰۰۲

یہ تاریخ مسماۃ امینہ کے انتقال کی ہو

یہ کرامت ہو کہ عریہ تارہ ہر بشارت غیب سے یا قال ہو یون صد آئی ملک سے بہر فرت امینہ جو نام یہ ہی پہاں ہو

صنعت عجیب

یہ وہ صنعت ہو کہ مدہ حروف کے مجسمہ اتب سے گئے جاتے ہیں جسطح اس تاریخ نہیں کہ سید حیدر حسن ذکی یکا شاعر کے نرم شاعرہ کی ہو

اور سے یاروں کا کیا ہو جاہ جو مرا یار ہو کیتا جو یا کہا باتن سے کہ کیا ہو چھے ہو حل تاریخ اجبا جو یا

اول توکل سے عہ تاریخ ہو اور لفظ اجبا کے عدد ترتیب وار گئے سے بھی سن حاصل ہوتے ہیں بیٹے الف کا ایک اور جا کے آٹھ اور با کے دو اور پھر الف کا ایک ہزار سے ۱۰۰۱ ہو

صنعت کمال

وہ صنعت ہو کہ اگر مادہ کے اول صرف سے ایک چورگر دو سہ حرفین اور ہر حرف آخر مادہ تک عمل کریں تو تاریخ حاصل ہو اور ہر حرف صرف سے اس طرح شروع کریں تو دوسری تاریخ نکلتی

تاریخ زمیں کو نمک کی دوسری شادی کی ہے

چون شادی بابت اڑھائی ہفت روزہ ہوتا ہے اہل جہان از غفلت اور خوشی اور بھی جو یہ تاریخ اور بابت زکرواچ و ہوتی

حرف اول م ت و ر ش و ای ل س ب م ی ف گ ج ح خ و ح دوم ر ن ا ہ ت خ و ش و ب ل ا و ہ س ش ج ہری

حکیم صاحب کی کتاب کی تاریخ

امون کیا ہے لکھی ہوئی ہے جگہ گنیں ہوا بعد تاریخ اور کسی ہر حرف مقدور ہو کہ گئی لکھی ہوئی ہے کتاب اور ہر حرف ہر حرف

صنعت زبر و بیات

یہ صنعت معروف ہے لیکن تاریخ میں اس صنعت میں کم و بیش ہیں اور ہیں اتفاق کوئی مادہ ہاتھ آگیا اور کو کمال فخر ہوا اور اسے حمد و ثناء کی گئی چنانچہ شہزادہ کے اودہ اخبار میں لکھا تھا کہ شہزادہ حسین بن یونس نے حضرت واحد علی شاہ بادشاہ کے غسل صحت کی تاریخ اس صنعت میں لکھی تھی اور انکی طرف سے شہزادہ دیا جاتا تھا اور شہزادہ کے عتوں پر شہزادہ لکھا تھا کہ گریں غلطی تو اندک ہوتی

بشارت دی اور دوسری ہم ہر پاسے اور شد

اور مادہ تاریخ کے الفاظ غلصحت پر وال نہ تھے بلکہ تو بیاد تھے اب خود کرنا پڑا کہ ایک صاحب نے غرت مدینہ میں تاریخ لکھی اور اسکا اشتہار دیا اور تمام ہندوستان میں پکڑے اور اسکا جواب دیا اور نہ ایک شاعر ایسا دعویٰ کرے اور تمام ولایت اسکو جواب دے یہ صنعت مذکورہ کی دشواری کا سبب ہو مورخ صاحب نے تاریخ اچھی لکھی تھی لیکن دعویٰ کرنا کلام پر یہ مناسب نہ تھا آخراں طرف سے دو ایک غلطی بھی گئی تو مصراعے پر جماعت کا معاملہ ہوا یہ امر خدا اور ہوا سپر دعویٰ کرنا بیکار ہوا اور اس صنعت کی چند تاریخیں لکھی جاتی ہیں اور اس صنعت میں زبر اور بیات و درویشے غلطی و غلطی تاریخ مطابق نکلتی ہے

یہ تاریخ حضرت قطب الاولیاء سید الاصفیاء غوث وقت طریقت واقع حقیقت حق آگاہ حضرت حبیب الرحمن شاہ کی رحلت کی ہے

در ارم کرد محل روح امام اہل دل	واو عالم را الم الام در دو دم مال
در دلم آمد سر سال و ملک الہام داد	کرد ما جلیل امر آرم ارم عدد لہال

زبر و بیات کو کہتے ہیں سطح جیم کا سبب حرف جیم ہو اور بیات باقی حروف کو کہتے ہیں جیم بن یا اور جیم ہر حرف کو مادہ میں ہر حرف کے عدد جمع کیے جاویں تو تاریخ حاصل ہو اور بیات یعنی باقی حروف کے اعداد جمع کیے جاویں تو بھی تاریخ نکلتی خواہ دونوں تاریخ ایک سن سن بن ہوں یا سن سن بن ہوں یعنی دونوں سن ہجری ہوں یا ایک ہجری اور دوسرے سن مسوی مطابق سن ہجری کے اب مراحت اسکی کی جاتی ہے

زبرک روح اصل ام را ام ارم ع م وہ کہ م ال = ۱۲ ۵۵

بہار و دام اقبال نام والی خیر پور سند کے تالین کے ہیں سب ان اللہ نواب صاحب
مدوح کے وصف کا بیان اور سب ہی زبان جو یا ایسے عالی ہمت کی تعریف کا قصد
کر تا ہو تیری کیا مجال ہو مجال ہو میر کی حیدر آباد کے خیر پور نشریت لکھنے اگر
یہ جلستے کہ آج جو ہندوستان میں ہو تو یہی ہو کہ کبھی خیر پور چھوڑ کر وہاں کا
مقدور کے تصور ہی امید پر یہ قسمت اپنے ذمہ دھرے جو یا بچہ برائی کی دیکھ کر
اب بھی جو سن آرزو میں ہی رہا جو تو طالع کا تصور ہو عقل سے دور ہو قطعہ
شکر صد شکر بعد مدت کے محکوم آقاے قدروان ملا اب بڑی امید جو باکی جب کا پیرا
تھا اس سے آن ملا سچ یہ ہو کہ حضور کی شان میں عیون شان جن میں ہوتا سا بیان ہو
اگر ہم ہندوستان پر قہر ارمیدار وہ سخاوت کا حال انکس میں اس کی سچ ہی دلیل کافی ہو
کہ اگر اور بھی کوئی قدروان ہوتا تو جو یا بلند آفتاب کے مشرق سے مغرب کو جاتا
کیا اس طرف میں امیر نہیں ہیں نہیں ہیں مگر اس کے نظیر نہیں ہیں غصے کا نام
نہیں سوہنے داوود ہش او رکچہ کام نہیں والی نوک کے حسب الارشاد حضرت
ظہور میں آئی تھی بلکہ کمال درجہ تاکید فرمائی تھی لیکن بچہ کارکنان ریاست میراں
صاحب کی رائے مقتضی اسکی نہ فی التوا نے قوت پائی آخر یہ جو بڑے بہاے دوران
باعت نام و نشان جسے قابل محبت اس کے نام نام زد ہوا اللہ تعالیٰ اسکی
عالی نعم کو تادیر گاہ دنیا خوش و خرم رکھے اور عمر خضر عطا فرمائے آمین ثم آمین
اور ان اشعار کا بیان کیا جا تا ہو کہ حضور موصوف کی تعریف میں لکھتا ہوں اس سے
بہر از تاریخ کلمتی ہو حضور مدوح کی مدحت میں ایک مقصد ہوتا ہے یہی لکھا تھا
اس میں ہر دس شعرا صنعت کے لئے یہ ہے یہ کہ ان کے لئے یہ ہے

موقوف رکھا صرف اشعار مذکور پر ہی انشا کیا
نیک صورت نیک قالب ماہ پیکر ہوا
آپ کا باعث ہو قائم ہی رکھا اول کی طریت
سطح میل طلائی آپ کے خاطر یہ آئے
گل سخی کے پاس رہوے مال یہ ہم وہاں کب
کون ہو وہ تو مقب ہو کر ہم ابن کریم
ہو گل گلزار روئی زینت سیالو
بے ترے حکم قوی کے حسن اقتد کب
ہو بہار روئے گل داود فنا مشعل صبا
بلبل واہی کرے توین قائم آگے گیا
بارہ سوہن اور احماسی گویاں بنی
یہ دس شعر ہیں ان سے بارہ ہزار تاریخ کلمتی ہو اس حساب سے کہ اول تو ہر شعر تاریخ کی ہو
اور ہر شعر اول کے منقول اور ہر شعر ثانی کے حروف منقول مگر تاریخ اور ہر شعر
اول کے غیر منقول اور ہر شعر ثانی کے غیر منقول مگر تاریخ اور ہر شعر اول کے منقول
اور ہر شعر دوم کے غیر منقول مگر تاریخ اور ہر شعر اول کے غیر منقول اور ہر شعر ثانی کے
منقول مگر تاریخ اور ہر شعر خلاف اس کے اور اس طرح ہر شعر اول کو نسبت دوم سے
ہو وہی ثانی و ثالث سے اور کل مصاریع سے اور ہر شعر دوم کو اس طرح نسبت
اور مصاریع سے ہو علیٰ ہذا القیاس باہم کل مصاریع کی اس نسبت سے بارہ ہزار
تاریخ کلمتی ہیں ناظرین بھرتی پر نظر کریں داوود حضرت بھی دین

و دیگر

تاریخ انتقال مسارا جی کا تشریح راہ والی پروردہ کہ صنعت بالاسی جی
زیادہ تر و شوارہ کی

زیادہ تر و شوارہ کی	برائے سال غم نو اگر کئی تو صم
بہار و صدمہ و ہفت آہ	بہار و صدمہ و ہفت آہ
۱۰۰۰ مسوی ۱۰۰۰	۱۰۰۰ مسوی ۱۰۰۰

یہ ترکیب اوپر کی ترکیب سے بھی دشوار تر ہے شعر آخر کہ ہر دو مصرعہ دو تاریخ اور
صدوی کہ اول میں سر مسوی اور ثانی میں فعلی کلمتی ہیں دو تاریخ اور منقوطہ سے
دو تاریخ اور غیر منقوطہ سے دو تاریخ اور تیسرے نو کہ اوپر اسکا اشارہ پختہ ہے
بہر تاریخ ایک شعر ہیں دس تاریخیں ہیں کچھ کچھ تاریخیں ہیں تاریخ بنیادیں کہ وہ کلمہ
دکاہ پر آورن سے

صنعت مسلسل

یہ وہ صنعت ہے کہ با وہ بہت ترکیب سے پڑتا جاوے اور جس طرح سے پڑہیں
بے کم و کاست بحر میں آجائے اور اسکو سچ بھی کہتے ہیں جس طرح قطعہ
منہجہ ذیل میں

کہ سر کھینور پر نور ہما راج صاحب بہادر والی جیسو دھام اقبالہم کی
صحت حشیم بن لکھنات

صحت حشیم بن لکھنات	یوسف اقبالہم شیم مالی انبیا کی سری
صحت حشیم بن لکھنات	وصف ترا جریہ شیم اوج طرب یربے

نقشه متعلق به تصوف ۱۰۴۰
 سوره یحیی



اول مصرعہ تاریخ عیسوی میں اور دوسرا تاریخ ہجری میں اور تیسرا ہمت میں اور چوتھا
فصلی میں اور یہ قطعہ ۹۶ مرتبہ ترکیب سے پڑھا جاتا ہو گویا ایک قطعہ نہیں
۹۶ ہیں اور مقدم موصوفے سے ہر شکل جدا گانہ پیدا ہوتی ہو اسکے ثبوت کے
واسطے نقشہ ذیل میں لکھا جاتا ہو اور سپر قیاس کر لینا چاہیے

و یکھو خانہ اول کے قطعہ نمبر اول کو کمال قطعہ ہو اور خانہ دوم میں دوسری
شکل سے اور خانہ سوم تیسری شکل سے علیٰ ہذا القیاس ہر خانہ میں نئی صورت کے
ساتھ ہر ایک قطعہ ہو اور قطعی بندش اور صنعت پر بھی غور کرنا چاہیے

صنعت مربع

یہ وہ صنعت ہے کہ ایک مصرعہ چوتھو مرتبہ پڑھا جاوے اور نقشے میں لکھتے سے
مصرعہ ہائے شطرنج کی چال پر آوے جو لفظ جہانہ میں ہو اسی مصرعہ کی چال سے مصرعہ
اور تم تاریخ برابر بیٹھے چنانچہ چال سے اور فرزین اور بادشاہ وغیرہ اپنی اپنی
چال سے مصرعہ اور تاریخ پوری کرتے ہیں الا یہ سب دو وزن ملکر ایک مصرعہ
پورا کرینگے یہ نقشہ بھی حضور پر نور کی صحت چشم مبارک کی تسنیت میں لکھا تھا
نقشے میں مراتب اس کے اوپر آئے اور مصرعہ یہ ہے حاکم عادل ملک نامی بنیا قابل صنعت ہے

جامع علم و عمل فوج فائزہ شمس مرجع و فاسارک منزل شوق و گل محبت گل ہوت
 صحبت متین امتحان شرمست صحبت گفت گفت سنی عقده کشا کار نگرد
 ستم علت صحت دولت گم فوج بود ۱۰۰ قسمت عصمت تر شرق شکر شمش
 رسم کفر امید گستر طوطہ مستان تعفن شمس عقل ۱۰۰ سرت گرفت رستم گلشن
 سنج شہر روست بدولت فکر فکر قدرت شکل فرو سس شمس مکرمت شمس منیر
 ۱۰۰ شگفت مستغرق غر گلشن ہوش افزا تقصیر قسم تر صبح مکرمت گلشن حنا اندام
 طریق عداوت میر تعلیم ۱۰۰ فیضی مردان خدا اتق بیت نشان ملک خاطر گل خوری
 ترش شتر ۱۰۰ اخلق کریم دامن شہرت خر فیض علی گلشن شرق رستم سرت
 بعین گفت فیض ۱۰۰ عدو تقصیر عقل شمس شرق امتحان قسم
 اسقدر الفاظ تاریخی بنظر شوق لکھے گئے استیقا سس کرین اور انکو کام بین
 لاوین یا اس ترکیب سے اور سذات کی بھی بناوین ہستی بکار آمدین
 اب تاریخنا سے قدیم لکھی جاتی ہیں انہی بھی ایک طرح کا فائدہ متصور ہو

تاریخ نامے قدیم مطابق سنہ ۱۰۸ ہجری		
نام تاریخ	حروف اعداد	اعداد سن
تاریخ ابتدائے عالم از مکر	نظودہ ہفتا	۱۹۵۵۳۵۰۰
تاریخ تجسم	نظودہ ۱	۱۵۳۵۰
تاریخ آدم علیہ السلام	زاد ۱	۶۲۱۴
تاریخ طوفان نوح علیہ السلام	ہنرطد	۳۹۰۵

تاریخ ابراہیم علیہ السلام	زاد ۲	۳۲۵۴
تاریخ داؤد علیہ السلام	طنج	۳۵۰۹
تاریخ موسیٰ علیہ السلام	دعاج	۳۱۰۳
تاریخ راجہ بدھ شستر	ہنرطد	۲۹۴۵
تاریخ سکندر شاہ بادشاہ	زاد ۲	۲۱۸۵
تاریخ ترک از بادشاہ نازلم	زاد ۴	۳۱۴۴
تاریخ بخت نصر بادشاہ	کوب	۲۹۲۰
سرت بکر ماجیت	لطا	۱۹۳۰
سالک بکر ماجیت	و طرا	۱۰۹۰
تاریخ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	جزما	۱۸۰۳
تاریخ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	صبا	۱۲۹۰
تاریخ فضلی	قبا	۱۲۸۰
تاریخ فارسی بجزری	حب با	۱۲۳۳
تاریخ ممالی بنیہ ملک شای	نطر	۵۹۴
تاریخ النی بنیہ اکبر شای	طنج	۳۱۹

مادہ ۱۰۸ کے تاریخ بزرگان اسلام		
اسامی	مادہ	اعداد سن
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	احد اور احمد کے بین دو اہم	۱۱
حضرت ابو بکر خلیفہ اول	جاء	۱۳

۲۳۴	جادی	حضرت عمر خلیفه ثانی
۳۵	ادویه	حضرت عثمان غنی
۴۵	ازلب مهر سال نهم و ان	حضرت مولی علی شیر خدا
۵۰	ازول پنج سال غم	حضرت امام حسن
۶۰	آه و او با بود تا پنج غم	حضرت امام حسین شهید اکبر
۹۵	آه و او با بود سال غم	حضرت امام زین العابدین
۱۱۳	باز بنان	حضرت امام محمد باقر
۱۵۳	موسی بادی اید	حضرت امام موسی کاظم
۱۳۹	از عالم	حضرت امام جعفر صادق
۱۵۰	علیم	حضرت امام اعظم
۱۱۱	قلب	حضرت حسن بصری
۱۶۹	اد امام مالک	حضرت امام مالک
۱۰۵۲	واسه ابویوسف	حضرت امام ابو یوسف
۲۰۵	مالک ابی بنان	حضرت امام علی موسی بنام
۲۰۳	مالک ابی بنان	حضرت امام شافعی
۱۶۶	فوق	حضرت امام محمد
۲۲۰	بادی ایل عدن	حضرت امام محمد تقی
۲۵۳	ناب و اصل بختی	حضرت امام محمد تقی
۲۶۱	بادی ارم	حضرت امام حسن عسکری

نیک

۲۰۰	زاویه نشین دوام	حضرت معروف کرخی
۲۲۵	صاحب عدن	حضرت بشر مافی
۲۳۱	ارم	حضرت امام احمد حنبل
۳۰۲	قرب	حضرت حنبل بنیادوی
۲۲۹	بزرگ	حضرت بایزید بسطامی
۳۹	بایل	حضرت اویس قرنی
۲۶۶	طالب باری بود	حضرت ابراهیم ادم
۳۳۲	ششلی	حضرت شیخ ششلی
۳۰۵	آه انا الحق	حضرت منصور حلاج
۲۸۱	خبت آگاه	حضرت عبدالعزیز
۲۳۳	مرد	حضرت نواز التون مصری
۱۲۲	حبیب ایل دین	حضرت خواجہ حبیب عجمی
۳۰۳	شاه عدن	حضرت شیخ ابوالفتح
۳۲۳	آه فرو و سن یوان	حضرت سالار مسعود غازی
۵۰۵	بهر کمال اید	حضرت مرشد غالی
۵۶۱	الابانه است	حضرت میرزا غوث الاعظم
۶۲۶	شاه مشدا	حضرت شیخ فرید الدین عطار
۵۹۲	فرو و سن آرام	حضرت مولانا نظامی

۶۳۲	حضرت خواجہ خواجگان باو شاہ	حبیب خدا و بگو سال او
۶۳۳	باو شاہ ہندوستان امیر الدین	او خواجہ بود
۶۴۵	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی	شمس مراد
۶۴۴	حضرت شمس الدین تبریز	خلد
۶۴۰	حضرت شمس الدین شمس گنج	ایل خلد
۶۴۱	حضرت شمس الدین شیرازی	وسطوطی گلشن ارم
۶۴۱	حضرت مولانا جامی	شہنشاہ ہاری
۶۴۴	حضرت شاہ بو علی قسندر	از تمام وصال ست آمد
۶۴۵	حضرت امیر خسرو دہلوی	میر جاوہریت بود
۶۴۵	حضرت نظام الدین اولیا	شاہ بختی شہدہ
۶۵۴	حضرت نصر الدین چراغ دہلوی	شیخ جہان گل گردید
۶۵۱	حضرت سلیم ہشتی	صاحب مختصر
۶۵۵	حضرت محمد و جہانیاں جہان	مخدوم اہل جہان
۶۹۱	حضرت خواجہ حافظ شیراز	بلبل بہشت زریا
۶۹۱	حضرت خواجہ بہار الدین شہید	خواجہ بعد از آمد
۸۹۶	سالار مسعود غازی	واست سالار شہید گردید
۸۳۸	پیر بیچ الدین شہادہ	بادی بر کائنات بہشت
۸۹۹	مولانا کے روم	طوطی گلشن بہشت بود

۸۲۵	شہید محمد گیسو دراز	گل شکر گیت
۸۳۴	شاہ نعمت الدین ولی	ولایت شہد ازاج دنیا
۱۰۵۴	سید جمال بخاری	شمس پاک خلد
۱۰۶۰	ملکیم سرمد	مخدوب شہید
۱۰۹۵	میرزا مظہر جان جانا	گل نظم
۱۰۹۶	شاہ یاقی بامد	باقی برہ خدا فانی
۱۰۵۲	مولانا عبدالحق دہلوی	محدث متین
۱۰۶۵	محمد و الف ثانی	محمد الف ثانی بفرودس
تاریخینا کے نام اور ان جہان		
۱۹۳	خلیفہ ہارون رشید	کام جو سے اوج بقا
۴۲۰	سلطان محمد غزنوی	شاہ عدم
۶۲۴	چنگیز خان ہلاکو	مہر دوزخ
۴۱۴	فرہوسی طوسی	گل فرودس بودہ
۴۲۴	ملکیم شیخ بوعلی سینا	اہل داو آب شفا
۴۴۱	ملکیم ناصر خسرو	کلی شفا
۵۹۵	خانقانی شاعر	شاعر جاوید
۵۹۱	انوری شاعر	شاعر باز بود
۹۴۰	محمد غوث گوالیاری	آن حکم مرغی
۹۹۹	عرفی شاعر	ابو نظم

فیض فیاضی	فیض عدم	۱۰۰۳
شمسی واس شاعر ہندی	بلبل گلشن ہندوستان	۱۰۳۴
نواب ثناء خان	باسے جاتہ ثنائی	۱۰۳۶
غنی کشمیری شاعر	بہبود غنی	۱۰۶۹
مرزا محمد علی بیگ صاحب	مالک نظم	۱۰۸۱
شیخ علی حسنین	بلبل نازک و مانع	۱۱۸۶
شیخ ناصر علی شاعر	نظم باد بقاء	۱۱۰۹
نواب گلش بانی مہمان سرا	آرام جان و ہر رفت	۱۱۰۵
دود سکا لاکر نیر ہندوستان	ہاں ہندوستان فتح مند	۱۱۶۵
نواب نجیب خان نواب بجنور	شش شجاعت بود	۱۱۰۹
نواب حسرت خان والی بریلی	برج پاک آب حسرت رحمان	۱۱۸۸
ٹیمپ سلطان	بانایہ جہان فانی	۱۲۱۳
رحمیت سنگھ والی لاہور	شجاعت ساکت	۱۲۵۸
تاریخینا کے خاندان تیموریہ		
اسیر تیمور صاحب قرآن پڑھا	مالک جام بہشت	۸۰۶
جلال الدین سیران شاہ	خدیو بزم فنا	۸۱۰
سلطان محمد مرزا	شاہنشاہی ملک بقاء	۸۵۵
سلطان ابو سعید مرزا	حسرت و ادب	۸۶۳
سلطان عمر شیخ مرزا	عمر سلطان عمر آدمی پائی الے	۸۹۹

بہشت گیر	بہر باد شاہ	۹۳۶
مہر بہشت	شیر شاہ باد شاہ	۹۵۲
ہمایون مولر کے کوٹھے سے لوج	ہمایون باد شاہ	۹۶۰
شہنشاہ دیوان غروس	شاہ طہاسب باد شاہ	۹۸۴
وے داخل محل ارم	سلیم شاہ باد شاہ	۹۶۰
بغیب	جلال الدین اکبر باد شاہ غازی	۱۰۱۳
خلوت	جہانگیر باد شاہ	۱۰۳۶
اہل عشم	شاہ جہان باد شاہ	۱۰۶۶
شہنشاہ جاد حنیت	عالمگیر باد شاہ	۱۱۱۸
مظہر جلیل	محمد مظہر شاہ	۱۱۲۳
جہاندار شاہ جہان و اچھوڑ	محمد قمر الدین جہاندار شاہ	۱۱۲۵
فسخ بازار ارم	فرخ سیر باد شاہ	۱۱۳۱
آد رفیع الدہات بعدن	رفیع الدہات باد شاہ	۱۱۳۱
شش الدین بجلد	شش الدین رفیع الاول باد شاہ	۱۱۳۱
ازول ہند پیش رفت	محمد شاہ باد شاہ	۱۱۶۱
خوب شد مرد	نادر شاہ باد شاہ	۱۱۶۰
داخل حنیت بود	احمد شاہ باد شاہ	۱۱۸۸
عالمگیر ثانی مرا	عالمگیر ثانی باد شاہ	۱۱۶۳
احمد دانی فانی گشتہ	احمد شاہ دانی باد شاہ	۱۱۸۴

۱۲۰۴	شہ قیود بھو	تیسرے شاہ بادشاہ
۱۲۲۱	بادی آخرت	محمد الملک شاہ عالم
۱۲۰۲	سویا زمین کے اندر پیرا شہ	بیدار شاہ
۱۲۵۳	اکبر شاہ ثانی بھون اول	اکبر شاہ ثانی
۱۲۵۹	داخل اوج شہ	ابوظہر بہادر شاہ بادشاہ
۱۲۵۳	شاہ شاہ ہندوستان	محمود ملکہ مظفر کوٹن و کٹوریہ
تاریخ نامے وزراء کے لکھنؤ		
۱۱۰۵۱	از زمین رفت سعادت بیہا	نواب سعادت خان باں الملک
۱۱۰۵۹	رفت منصور بھلا دوسے	نواب منصور خان صفدر بگ
۱۱۰۸۰	بادی شجاعت گم شد	نواب شجاع الدولہ
۱۲۱۲	سعادت نامہ	نواب آصف الدولہ
۱۲۱۲	ہاسے وزیر علی خان بہادر	نواب وزیر علی خان
۱۲۲۹	واسے ناظم دہر بود	نواب سعادت علی خان
۱۲۳۳	شہ شہ نخلد	نواب غازی الدین حیدر
۱۲۳۵	شاہ جم رفت ملک عدم	نواب نصیر الدین حیدر
۱۲۶۲	مرگ بخت	نواب مناجان
۱۲۵۰	شاہ رحمت شد	نواب محمد علی شاہ
۱۲۶۳	خسرو بھروس آمد	احمد علی شاہ
۱۲۷۰	شاہ مال لکھنؤ خارج شد	واجد علی شاہ

الحمد للہ و انتہ کہ رسالہ سرار غیب بساعت سید و اوقات حمید روز جمعہ ماہ
جمادی الثانی سنہ ۱۱۷۱ ہجری مقدس انتہام کو مہو نچا باب مرا و ختم تاریخ ہجری
تا ظہرین کا مجھ کی خدمت میں اتھاس ہو کہ سو و خطا پر کہ مامندہ شہری ہجری گناہ
نفرمانین اور الفاظ یا اعداد راقم کی غلطی سے کم و بیش ہو گئے ہوں تو درست
کر دین کسو پہلے کہ اس رسالہ میں اعداد سے بحث ہو اور اعداد میں اکثر
غلطی رہ جاتی ہو اصل مادہ کو ملاحظہ فرمادین کہ تاریخ کی جو تصریف ہو
کہ وقوع واقعہ پر دلالت کرتی ہو اور الفاظ مناسب حال مادہ کے ہوں اور کہ یہ
واشارات کو غور کریں اور راقم کی جانفشانی پر خیال فرمادین کہ کس قدر اوقات
صرف کی ہو اور مصالح بدائع ملحوظ خاطر ہوں کہ نئی نئی صنعتیں و مع کین ہیں ہر چند
کہ ایک مدت سے شوق تاریخ ہو اور ہزار ہا تاریخ سوا سغات کی لکھن میں گراں شہر رسالہ
میں بلحاظ طوالت و مع نہیں کین اکثر رسالہ شہر کہ فقرات جملہ تاریخی ہیں لکھے ہیں اور
تقریب میں کہ ہیں رسالہ گنج اسرار میں کہ بڑی شجاعت رکھتا ہو داخل ہیں اور اکثر حکیم
شہر و رت تاریخ سے الفاظ کا کثافت لکھے ہیں اور یہ نظر منو بلکہ او کے مدد کا ملاحظہ
کیا جاوے اور اکثر اوقات ایسا بھی اتفاق ہوا ہو کہ راقم نے کسی دھوکہ کی تاریخ بھی ہو
اور اسی سانحہ کی تاریخ اس پہچان کے شاگردوں نے اور محققین الفاظ کے ساتھ لیجئے
وہی مادہ لاکر سنایا ہو اور اکثر احباب سے بھی ایسا اتفاق ہوا ہو یہ تو اور
کہلاتا ہو اسکا مضائقہ نہیں یہ عذر اس واسطے ہو کہ شاید کوئی تاریخ اس رسالہ
کی کسی صاحب کے مشابہ ہو کہ تو اس کو سر قد پر بھول کرین اگر وہی ایک دہ تاریخ

سرقر قرار پائیں تو اس قدر محنت بردار گئی اور پھر یہ تمام رسالہ اس کے کلام کا حصہ
ہو اگر یہ سب سرقر میں تو ایک دو تالیف بھی ہو گئی اور میں مافی الخیر کو کوئی تاریخ
راقر کی پسند آوے تو وہ بہت حواہ سے دعا ہے خیر میں یا فرماہ سے کہ مافی
کی اس تمام جانفشانی کا نتیجہ یہی ہو اور جہاں حسانہ زبان پر یہ دست کی ویشی
ہو گئی ہو تو وہ امن حضور میں چسپا دین یا پناہ دین اور نہ بان طعن ورا نہ نگرین
بقول شیخ علی حزمین سے رسمی آنکھ پر دما کہ جو ماہ خاصہ گیری بہت ونگار
اب دعا پر اس کو تمام کرتا ہوں اور دعا ہی اسے حق میں چاہتا ہوں و ہ سلام
مگر برسوں لان طبع گروہ و پس سے کہ تمام اب اس کو جو یا ناگیا طول سخن نہ مانگ لے

حق سے دعا ہے قاعدہ مشہور ہو +
چونکہ اس کو یہ آواز کے دل کا دعا +
چونکہ خدا کی ہمیشہ
وہ میں سرور ہو +
مؤشیہ پائے سیاہ و بر سفید

تقریر لفظ

تقریر لفظ لفظ تاج افکار و حید العصر کہتا ہے روزگار عالم با عمل فاضل
بے بدل واقف رموز عقلی خازن کنوز نقلی مقبول احمد الصمد
جناب مولوی سید محمد نبی از احمد صاحب سلمہ اللہ الوہب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احسن البینۃ الی تصور ہذا الناطقۃ عن البس الکلام حمد اللہ تعالیٰ و تقدیر اہل الحکمت
الہی خلیما اللہ رکۃ لفتاوس المرام تدویر تسبیح العسکۃ خلق الارض الما غیبہ والفلک
الاطلس ان فی خلق السموات والارض اختلاف البلیل و لہما راایات لاولی الالباب
الزمین مذکورن اللہ قیام و تقویٰ و علی جنوہم فی الافاق الاستوائیۃ والرحمۃ و
الماکیۃ و تفکرہن فیہا قالمین ربنا ما خلقت ہذا ابلا سبعا تک فقراتہ الی الی الی
و احفظنا من الورود علی الموارد الناطقۃ و بدل علی وجودہ و جودہ لایسا الاخلات
قائما تدلی و لا لہ و انما صلاۃ اللہ علی حضرت الوجود الاربے الایمہ الوجب المقدم
السرور لا یطرق الے کو نہ العنا و اصل و لا لطر علی وجودہ و ضروری الہم مطلقا
تے البلہ و لہ بیان یستدلون بوجود ہا علی وجود الخلق کما سئل عن الہد
ای شے میل علی وجودہ فاجاب متنبیا تحیرا قلنا ایسا ہا کون علی الضمیر بالوصف
والاحرار و ایسا العالمون بالجنایا والاسرار البعیرۃ تدل علی البعیرۃ و اثر الاتہم
علی المسیرۃ فہما ذات ابراج والارض ذات فجاج ما تدلان علی اللطیف الخیر
والرب القدر علی و فیہ صلوۃ لا غایت لہا ولا انشاء و نہ لم تلیات لا امد لہا
ولا نقصا علی رسول الذی ملق رسم القدر والرواسیم والفضائل و اوضح لنا

طریق الحق والکمال و تہنات و بابا فی سبیل العباد و المناد و آخر تاسع ہا سہیل الشاہ
 مولود و دوسرے آل و اصحاب مصباح الامم و متاع الکرم و کنوز العلم و روزگار قمار و
 علی الزین فکشفوا عن القوارع و الکروب و ساروا الی یقین و صرخوا عن العباد
 و الخطب اما بعد فقول العبد الحقیر المتفان الی رحمت ربہ القدیر السعید
 البیان احمد صائد اللہ تھا لے اسن شہرہ اسد اذ اسد ان العلم فی ہذا العصر و خیریت
 تارہ و ولت الادب انصارہ الی سبیل العلم استخراج التوائج الی سہل اشک احلوم
 و الفنون و کان الطالبین شائقین الی تحصیل و تعلیم فلا فخر و اعلا منتہم کانت
 بعضا عن الاخیرہ و الاخیرۃ و الاشفقۃ و الارفقۃ من ہوسفۃ و سلطۃ الادیب
 المطلق ذواللسان الطلق نبراس الادب ارفع اخصا تاج المادین سندہ تخرین
 الشہر الی درک الواضحت المطری خصا لیدہ و ان یکب سابقا شے کل ما وصفہ
 السید محمد علی المراد آبادی سلا اللہ تھا لے کبریا المادی و لول اللہ بقائہ
 الی یوم بانیا و لے المادی شے سلم و انفقہ ما کانتا لکم عظم الاحسب العظیم
 محمد الکرم الفخیم اللہ صفت المرحون و اللہ لا املکت و او قوسہ و رجبہ القبول ما ہو

خیرت الخیال

تقریظ

تقریظ سرودنی سہیل بنیان تاریخ کرامی عسفی زبان شہید بیان
 ناشر کیا ناظم ہے جتنا عالم متین و احب التعلیم مولانا مولوی سلیم الدین تسلیم
 تاروئی مدرس مدرسہ تعلیمی حبیبکہ فصاحت و بلاغت کی کان بن ایمان کی
 جان بین خلیق و شفیق فقیر دوست باہم دوست کی تالیف پورا قلم کے عنایت فرما
 لرم افزا بین حضرت رسالہ و یکسر سرور ہوئے تقریظ متاخر سراج قلم فرمائی
 اللہ اللہ علانہ الافاق لائح الافاق شعر کے خضر تاریخ کے ہادی منشی سید
 محمد علی صاحب جریا مراد آبادی سلا اللہ بالا دی سے کام کیا پھر
 متن تاریخ کوئی سین نام کیا پھر کتاب سے کتاب تالیف کی پڑی تسمیہ کی تصنیف
 کی پھر جواب انتخاب ان ہذا شے عجاب اصناف تاریخ و فوائد انوار
 صنائع و لائح اختراعات و بعد ابتداءات رفیعہ شکرینہا سے لے اذکار کیا تارہ پر
 ششمن جو کتاب کیا پھر نشر و مرجع ہو سیکل و مانع حسد زول و فقیر تسلیم نے سب لایم
 حضرت مولف اس ستم شرف کو و کما تمام کمال پڑھا و اللہ بہت خوب یا انہایت
 مرغوب پایا کہ سکتا تو کمان کوئی دیکھے تو جاسے کہ میر جریا صاحب سے کیا کیا پھر
 لطف طبیعت سے سحر کارنگ دکھایا پھر کیوں نہوا یہ سرور و نیک ہمارے بلکہ مراد
 کو سہل قیاس سے اس فن کا حاصل کیا پھر یوں تو طبیعت اصناف سخن پر قاصد پھر
 اوچے کلام پھر ناوہ پھر سبجان الطبع سرورہ از باغ بر و پر گل رو سے سہ دست
 لکرا سہ صفت خامرہ بین حضرت کو وہ یہ طوطی حاصل ہو کر کسی کو دیکھنا نہ سنا تو بہت سہل
 کی بات ہو بلکہ حذرا کا یہ حال ہو کر جریا تاریخ کو تاریخ طلب کرنے میں جہد و سہاقت فرمائی

گویاے تاریخ کو که حضرت جوایزین سلاطین عالی تاریخ کلمه عین عین سیرتی او برپا و تاریخین
که سلاطینان اور جلال سے شمعون بن اور باقیمه هر طرف سے صاف و دلکش
و موزون بین حسا و کور شک ہو تو جوایز ان تسلیم ذلک فضل الله یؤتی من
ایشا و اولاد و الفضل العظیم بدین دولت سید به کس راند بسند او بیو کلا و آواره رویا
سرا گناه او و سوس قلعیم کلمه تسلیم تو سے اس شکر نامه تا در جنگ نامه کو
و کلب اور خط او نمایا کوئی نقشه تاریخ کلمه نام تاریخی بھی پایا حضرت عارفه لایا
و سبے نده

رساله میر جوایز نے وہ لکھا	کہ پیدا او سس سے بین مہمان تاریخ
ہو امین نام تاریخی کا جوایز	کلمات تسلیم نے ام التواریخ

تقریظ

تقریظ از منشی مسارام صاحب و حوسر تخلص با تخی وکیل سرشت عمارت کہ شاعر
خوش بیان ناشر مکتبای زمان سخن دان و سخن سنج از ہمد علی سلاطین عالی
اسے سب خبر تو خور از دان و وہ ہم
استغفر اللہ شان خداوند شان وہ ہم
وزیر میر غفر اندیشہ نیم و خواندہ ایم

کے داندت خیال راز دان و وہ ہم	کے یا بہت قیاس من نا توان وہ ہم
کے سنجیت گمان ترا زوی شان وہ ہم	اسے بر تراز خیال و قیاس و گمان وہ ہم

وزیر میر غفر اندیشہ نیم و خواندہ ایم	
ہر چند تا ابر بردارے کشید عمر	کہ گرفت ہر بقا بقا سے مزید عمر
انامکے ذباغ متن سنجید عمر	و فرقت ام گشت و بیابان سید عمر

ماہچنان در اول وصف تو با ندہ ایم	
ای باقت کم کردہ ہوش خوش یہ صبر اسے بے پایان اور دنیا سے ناپید کار	
اور یہ بے دست و پا سے گفتا جب رہ نعت نبوی میں جو کلمہ گستاخو سو گم	

تقریبات

اسے نور حق زہر تو رو سے تجلہ گر	و سے طالع و کوکب زخوے تو بہرہ ور
ادحسن تو کہ سے وہ از راہ حق خبر	تا چند گویمت کہ چپے آید م نظر

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
ای دل گم کردہ راہ تیرا خیال کوھر تو کس بات پر نظر تو حمد کا کتنا اگر محال ہو
نورست نبی کا بھی یہی حال ہو

درد خداوند جہان نتوان کر سفتن	فقیہہ کو کہ ہم خاک در احمد تو نہ منتن
چو درو این دو گمشد غمناک سید شکفتن	ذلات حمد و نعت اعلی است بر فلک خفتن

سجود میثوان بر دین درو و میثوان گفتن	
عقدہ کشایان اسرار منی کر مشرودہ اور نکتہ سخنان تاریخ وانی کو نوید کہ سید و دیان من	
اسپہ تمیز خاص کی وساطت سے ایک بزم اپنے کارخانہ کے متاع کی ملو گشتی	
لیے آ رہے کی جو اور نظر اریان باغ سخن سرانی کو تر اسے صلا سے عام ہی ہو	
کہ آئین اور خط ویدہ دول او نمائین	

مژده اسے عقدہ کشایان در می است	لہ ای نکتہ سزایان سخن بے کم و کاست
گوشش وارید و یامید کہ غالب گویت	و خوش و حال حق کہ منوریت بالاست
عقل فعال سر پرده زد و بزم اگر است	
چند ران بزم ازان بعد کہ از فطرت نشاط	با داسے کہ بونیز نگ گذشت از افرات
گل پیش نقد و ران آئین فیض نشاط	نوا نواز ویدہ وی ویدہ ران رابہ نشاط
تا بچند کہ اسرار نہانی پیدا است	
اور وہ متاع کیا ہو ایک شاہد و لہر باہو کہ ہر ناز اسکا بر بزم آفاقی ہو اور ہر عشق و	
دلرباے عشاق سزا پایا ہو گاہ آواز ہو گویا بزم تن میان ہر شعر	
تا چند گہر دراز مستن	با دیر ہم آشکار گفتن
ان اسے باقی ہر زہ گوہر یکہ کیا گستاخ ہو اسی گوہر مین نہ جو کہ گستاخ	
صاف کہ یہ جو کہ تو نے کہا اگر چہ خوب کہا بارے یہ تو کہ تلمیذ میر و فیاض	
کون ہو اور بزم کیا ہو شاہد کس سے عبارت ہو تا زو عشقہ کسکی طرف اشارت ہو	
مژدہ یاران راز خود را آشکارا سے گنم	
تلمیذ خاص سبب فیاض کون عقدہ کشائی کے مظہر عرق نکتہ سزائی کے مصدر	
مومن گلشن سخن کے باوصف ہر غیب کے گویا میر محمد علی صاحب جو یا	
کہ تاریخ کے نشت و نہاہین در سما کے ہدیہ	
ہم کہ و شش سہر چنوسے د آفرین	ہم چشم ہر و ماہ چنوسے و گر زہر
اور وہ بزم کیا ہو تو علی علی عقدہ کشا و رشا جو کی تو نہ جو چہ کیا ہو قلم	
ہو سکے وصف مین انگشت برندان ہو اور ناطقہ سرور گر بیان نہ اسکو	

تاب تحریرت اسکو محال تقریر و نظم قابل الثاب	
خامہ انگشت برندان کو اسے کیا کیسے	ناطلع سر بگریبان کہ اسے کیا کیسے
ہر نقطہ ایمین و مان محبوب ہو اور ہر تاریخ نایاب میان محبوب اور نازنا از عبارت	
ہو او کی جیتی عبارت و شوخی اشارت و لغزی ترکیب و شستگی ترکیب بندش	
موزون واد ہر ششون سے اندر اندہ وہ واد تصنیف دی ہو کہ گویا ہر خاص	
ایجا و کی ہو کمان تک بیان کردن زبان بیکار ہو اور ناطقہ زبون شہر	
وامان و صف تنگ گل حسن پیشمار	صد گویم و کیے نیو و ہم زہر مزار
مستثنوی	
کیا رسالہ ہو لکھا جو یا سنے	وصف اسکا کوئی کیا کر جائے
نقطہ نقطہ ہو دو رنگین ہر خوب	کہ جو آ رہش خال محبوب
یاد وقع نظر ہو کے لیے	حور یان چمن جنت سے
خال رخسار بزم کر کے چند	بچہ بین اس کے لیے پائین
اور سطر و نگاریان کیا کیسے	لہر سطر سے کچھ کہ کیسے
کارخانہ مین قضا کے جوئی	زلف خربان سے سیاہی باقی
اوسکو مناع ازل سے لیکر	سرف سطر و غین کیا ہو یکسر
اور دوا کر کا بیان کیسے کیا	انجسم چمن بین اونکا خاک
اور عداات کا ہو وہ عسار	خول گیسو بزم بہت جہت کہ
الغرض وہ رسالہ ہر طرح کے منافی و بدالہ فن تاریخ پر مشتمل جزا و تعلیم قواعد	
استخراج تاریخ مین مستثنی	

گر سخن یک چند در وصفش رود	باقی عشر خضر ہم کم بود
مستوی ہفتادین کا غنہ شود	
اب کوئی قطعہ تاریخ ارقام کو اور مسکو برعاسے قبول عام تمام کر قطعہ تاریخ	
تالیف چو کہ پیر جو یا	مجموعہ نو ہفت تاریخ
باقی پانچ نام و سال باسن	مسرودہ کا سہ تواریخ
میر چرخ گفت کہ بکجیب	
گفت بن باقی غیب انجمن	تخت ہے بیل پسند
ایضا	
خوش گنا ہے نوشت میر قوت	آنگہ سر تلج جلیا جاہست
سرا عدا دور کرد سرورش	گفت تارخیما ہے نایابست
تقریبات	

از شاعرین سخن گوے بہ ہمتا لا کنند لال صاحب کلمہ ہندی رو بہ رزق کلمہ ہندی چو
 رب العالمین کو سجدہ اور رحمۃ العالمین پور و مال کی نیایش و صاحب کی ستائش
 اما بعد رسا موسے ابرہہ کو خزوہ اور باصرہ سے دل کو توڑ کر کہ نیم بہاری سے رخ شاد
 بزخاستہ گلزاری سے شباب او نکھایا جو اور پر مغان سے در سیکوہ خرمی کو
 واکیا جو میرے سر آمد سخنوران سہی گسر برگزیدہ کا طمان ہنر چرخ گوے گرامی ہما
 قن تا سچ میں اوستا و جناب منشی محمد علی صاحب جو یا مستوفی مراد آباد ام شہ
 و تاملہ علیہ اللہ تعالیٰ کی طبع رسائی شاہان سخن سینے تارخیما سے نور کون سکون

انکی طبع ناوہین اور نتیجہ کویجا و ایک رسالہ مرتب کر کے جلوہ نکالیا جو اور معشوقان حافی
 سینے قواعد تاریخ دانی کو ایجاد کر کے بعد زریب و زین جلوہ دیا تو سب جان کش
 کیا کیا نغمہ نغمہ تارخین ہین کہ حرف حرف رشک وہ خط خزان ہو اور نقطہ نقطہ داغ نہ
 خال عجب بان جو راہ ہو شستہ و دلپسند ہو طبع بلند کا جگر بند کیا خود اس سے
 کئی مرتبہ بلند ہو کر ایک قاعدہ وہ نغمہ دل لایا جو کہ دل فریبی معشوق کا منہ نہ کیا
 رخ شاد او سے معشوقی کا گلگونہ ہو ہر جگہ کی زبان ہر شہر کے روز مرہ میں ہر حق زبان
 او کیا ہو کہ خود محاورہ اسکی شاکرین بہ تن شت ہوئے تھکت ہر طبع کی دہنا بخیر
 نکالین ہین کہ او کو سکون بخیر است بھی زبان سے واہ وانگہتی ہو اور او کو کچھ
 ایسے میا خستہ پن میں او کیا ہو کیا تھکی محبوب بھی کف انوسس ملتی ہو حسن
 صفت طبع و دل کے ہر چند حسن عاریت ہو فی نفس حسن ذات سے کم ہو تا جو لیکن بہا
 غیرت افزا سے حسن ذات ہو اور زیور ہستقارہ ہر چند مستعار کھاتا ہو الا یہاں شک
 زینت صفات ہو واہ ان دونوں کی کیا بات ہو وہ قالب شعر کے لیے جان ہو تو یہ آجیات ہو

میر جو یا نے لکھی جو وہ کتاب	آج تک جب کا نہیں دیکھا جواب
جسمین جو تاریخ ہر اک قسم کی	شستہ و صافی تھکت سے بری
ماہ و ہشتہ ہین اور پاک صاف	حکمر کیے و رکیت لے گرفت
ماہ و ہین سے جو عیان ہر جہتگی	لفظ و معنی میں غضب و لبستگی
تمہیت کی او سمین جو تاریخ ہو	لفظ سب آئے ہین زمین پلورے پلورے
شرح و افزا غم زہ او و کشا	راحت انگیز و لطیف و ذوق ترا
حبان جسم نغمہ ناہیدہ	نشد افزا سے سے جہشیدہ

اور جو اوسمین ہوتا رہے وفات
ایک ہوا تو اسے طرز شاعری
الغرض جس طرح کی تاریخ ہو
میں نے جو اوسکو دیکھا دل سے چاہا کہ فراموشی نہ کرنا بلکہ حق
ستائش کچھ ادا ہوتا ہے اختتام کا جہلوں میں چند قطعات تاریخ دل سے
مجھے ویسے میں نے تحریر کی وہی ہے

تاریخ ترتیب رسالہ

شاعر سے نام آور ہے در ملک نظم
میں نمود م فکر ا توحشی سر و ش

طبع شاعر کامل بهشت قدرت
بسیک نظم تیار چ راگم بهشت

تاریخ اقصاء

آمر عند لیب کلک استاد
برگینی نوای سنج تواریخ

جو یاے مورخ گنتہ پروان
سے ۱۱۶۰ ہجری تاریخ ترتیب

نقشہ

از قریب و فکارش عرو خوش بیان رعنا جوان عطار الله خان عطا تخلص حرفه چار و
شاگرد چار شیخ نظام رسول صاحب تخلص بکون

دشوار بہت ہی کچھ ہو مہماری
اور نصرت نبی سے کبھی خد ہو مہماری

اور اندر اسے عطا تو اور دیکھ کر وہ گارتو اور اندر شیرعت احمد محتسب اریدہ و نون
راہین جن ہاں سے زیادہ ہار یک اور تلوار سے زیادہ تیر تویمان ملو انگین کے بل
بھی مل نہیں سکتا مصرعہ تاننا اہل ہے بود از سرین رہ مگر بیت نظم اشک حیر عطفی کی
عظیم کہ کیا کوئی کارے ظلم کا سینہ چود و نیم وہ وہ مشکل سخت ہے تو یہ امر عظیم اب کوئی
کس بھی کی بقول تسلیم ہے

در هر دم تیغ رفیق انسان نه بود
هر رشته حق گرفتار انسان نه بود

ال در محراب کی مستانش کا بھی یہی حال تو ان مراتب کا حق ادا ہو نا حقل پیشی
سے محال ہو

چہرہ اب کیا رہا تو کہے گا جسے شعر
 خدا را سجود و بی را درود و

دوران را ہوں سے بھل کر اگر غلبہ جوہر سخن کی میاں گرمی منظور ہو تو او کی راہ اور ہر
دروہ کیا تھے دور ہو دیکھ تو منشی میر محمد علی صاحب جو یاسے فن تاجچین

یا فطر ز سال گسارو باشد کام کیا ہو رسا لکیا ہو حسہ ساحری ہو رسا لکیا ہو
سہ ساحری ہو اگر ایسا ہی شوق فنا گری ہو تو بیان کر گل در میخان تجویس

2

تقریبات سرودنیا سنی بیضا ان تاریخ	
فہم تاریخ میں جو مائے لکھی جب یہ کتاب	کہ یہ ایک نو نوکار کا درنا یا ب
و لکھنا اسکو جو ہے حضرت محمد پیغمبر	اور یہ کہنے کے جہاں کہہ و اللہ جناب
عل کیے غنچہ خوشی سے کہنے کہنے	مقدور ہیں سے کہنے کہنے سے کہنے
غزل ہر لفظ اور سکا قد سے بہاؤ اور ہر سطر شاہ وہ طرہ لیلہ ہر لفظ مہر و ماہ اور	
ہر سطر نور نگاہ ہو ہر سطر کی تاریخیں موجود ہیں اور اس ششگل کے ساتھ ہیں لکھو یا	
سلک اسے و منقود ہیں اسکے لیے جو مے زمین میں ماہ و گزرا جو اللہ اس	
کتاب کے لیے اسم اسے ہو اور یہ جو زمین کے اساطیر و افکار اور حیت و چار کا	
گاہ قطبہ دل آ رہی قطعہ تاریخ	
چون حضرت جو یا آن سرور ہیں تاریخ	نظر زکات سے بکرہ تالیف زہر خالص
تاریخ حسین جستم نگاہ عطا ہیں	گفتا چہ تو تاریخ یا ب گور بادش
اسے عطا تا کو عطا یا ب سخن	تو سخنور ہو نہ ہو کچھ مرد و فن
بس کہ اب دم مار کا بستر نہیں	انگاہے شاعر سی تہ کر کہین
میر جو یا نے لکھی ہو و دستا ب	جب کا ممکن ہو نہیں ہونا جواب
تقریبات	
اور تاریخ شاعر حسن بن احمد و علیہا جلیلہ لکھنے لکھنے کیلئے لکھنے لکھنے	
مکمل ہیں و انہیں حقیقی کو سرور اور کہ جسکی تختہ بندی گما ہے جو قلمو شفیق ان جہانین	
روح و زینت ہو اور ہیں جن منت اس شہر کائنات کو نمایان کہ جسکی خاطر مہر باغ خلقت ہو	
سبحان اللہ جل شانہ کیسے گے اس پوستان عالم میں شگفتہ ہیں اور اوراق عزت میں منت	

ہیں جیہہ رکھ دیکھے اور نوبی محمد علی صاحب جو یا گو یا سیرہ زار میں ہیں مہر و ماہ اور

حضرت نامی عالی خاندان سے ہیں علی و بتول کے جگر پارہ ہیں حضرت کا ہر روز بزرگ حق

حسن معنی ہے و ناز و ہو کہنے کہنے ہند فہم کہ تاریخ گوئی ہیں سال لکھا ہو حضرت سنہ

تاریخ کرد لکھا باور کیا رسالہ ہر شاعر کی کا قبال ہو تاریخین لکھی ہیں با حاد و کیا ہو کر زمین

مہر و ماہ یا کر کیا ہوئی نئی مستحقین قائم کین ہیں برہے استقامت و اعلم لکھی ہیں جناب

شہر صاحب لکھنوی کو ایک ماہ پر نا دیہان اس کثرت پر نیاز کین ہو مہر و ماہ

ہند شاخ پر میوہ سر بر زمین با ایسے استاد زما کر خوشاگر دی لکھنا

بہاؤ ہو علی صاحب کے طرف خامہ انگشت منشا غیر حضرت ابو خلد شاگر دی لکھی

تاریخین من لکھی سب ان لکھنوی اگر اس طرف سے ہو تا تو مناسب تھا قول

تھا کہ اوستا و جو یا کی ایک تاریخ کا جواب نہیں اور تاریخوں کا حساب نہیں جن جن

منقوتوں میں اوستا و سنہ نادرہ نکالے دوسرا نکالے تو مابین تب ہو سکوا نہیں

بھائی یہاں کیا کہیں اور نکالنے نہیں یہی تقریر نہیں جبکہ و حوی ہو کہے کہے تو سنہ

کیا سنہ جو اعرظا ہر ہو ماکا ہر شخص ماہر ہو عیان را چہ بیان نہان ہنن محتاج بیان

نہیں حضرت کے رو بہ تاریخ پانی پانی ہو روزمرہ کی کہانی نثر و کچھ تو تاریخ لکھنا

تو ماہ سے عالی نہیں کس پر یہ حال عالی نہیں جو منہ سے نکلا ماہ و سنہ

کا شانہ کا زاویہ حادہ تھا شہرہ فری او نکالے لیے تہ اور وہ اس فن کے لیے رہے

جب طبع لقمان شہرہ و لغمان ملک میں با طالب تاریخ ہنر و عا قائم کرے کہ

ماہ و لکھنا سنہ و دین کر است و لکھنا دین الہام کا ہر وقت نزول ہو شہرہ نفس اس

رسول ہو کین امداد چھوٹا سنہ اور بڑی بات کہان تو لکھنا کہان وہ باغ کلمات

ان کے اوصاف کو درج کیا ہے یہ مختصر مٹول ہو جاوے گی پس اسی پر گفتاگر ماسد سے
تو بر صاف کہدے کہ اس نغمہ کو دیکھئے اور کے بعد وہ کچھ کے تو جان ورنہ مت مان
یون تو کس کلام پر حاضر نہیں کس زلف و لبہ کے فرائضے قراض نہیں ماسد کے
روانہ میں رگ بیوشی ہو ایسوں کا جواب خاموشی ہو محض نشہ غفلت و عجب بین
ماسد بین ہوسے ہوا اس طرز خاص کے حضرت جو یا موجد بین ہیں پس آواز آہ
کرنی تاریخ لکھ کہ تو بھی خوش چین اسی حسرت میں نہیں کا ہر کس تاریخ لکھی
سناوے ماسد و کو جلا دے۔ و سب سے بنا

قطعہ

میر جو یا عجب موجد طرز کشتہ اندرین نامہ لکھش کہ بود خوش فیض
بر تاریخ چو رستم بخت کرامداد گفت بافت زدلم این گہر مخزن فیض

قطعہ

از طبع زاد الانداد غالب دست گاہ سید احمد مرزا خان صاحب شملہ آگاہ سلاطین و اعیان
شاگرد رشید مرزا سید بشیر خان غالب

میر جو یا سہ نوہ لکھی ہر کتاب و کہنے سے ہو چکے حیرانی
کہو آگاہ تم یہی تاریخ نامہ ہو کہ کتاب لاثانی

قطعہ

از نقیب الملک شاعر و جند کیا بلکہ بے ہمتاؤ کی و نہم شملہ بر کیا ہے جو عظیم ساکن ثوب بھیر
عجب کتاب لکھی میر نے کہ آج تک نظر سے گزری نامس فن میں دوسری پہلے
گہا سرودش نے کیا کہ میر جو یا نے نئی کتاب یہ تاریخ میں لکھی کہدے

قطعہ تاریخ
تلفظ تاریخ از تاریخ انکار شاعر عالی وقار الہی الال صاحب جہر شملہ یعنی مرید و بیوی
ختم شد چون سال جو یا از عفت یات متصل یزدانی
سال تاریخ فی البدیہہ عنی گفت ششم ہماوی ہاشمی

قطعہ

از نقیب الملک شاعر و جند لادہ ہیر الال صاحب موفی و منور ہر گمین الہی الال صاحب
تالیف نمود سیر جو یا چون سخت تو این تاریخ
باقت ہے سال ختم مونس گفت چہ جہد یہ التواریخ

قطعہ تاریخ

از تاریخ انکار شاعر نامہ از نظر ثانی میر لطف علی صاحب لطف ساکن اوناؤ شاگرد رشید
آہ کہ جو یا بسکاک نظم ستین قد تاریخ بے ہما سفت
سال تاریخ اول من لطف شہرت طبع و ویرستان گفت

قطعہ

از فکر شاعر نامی لادہ می لعل صاحب سررشتہ واد حکم بندوبست شملہ جہر
جو جو یا سے مورخ کرد تالیف کتاب لاجواب مد تواریخ
بیا شش از زبان ہر جہت عجب گلدستہ نگاہے تاریخ

قطعہ تاریخ

از طبع زاد الانداد لالہ لکھ سرن صاحب شملہ بسن ساکن جہر
تاریخ بے مثل و نظیر حضرت جو یا نے کیا اچھا

صنعت اعداد و اعداد میں	انصاف اتار بیچ سال اسکا کھس
تمام شد کتاب ہذا	۱۲۴۲

خاتمہ الطبع

شکر غیر تنہا بیچ در گاہ پروردگار کے کہ اندون رسالہ عظیم المثل قواعد
تاریخ گوئی اور اسکے مصطلحات میں انتخاب جبکہ نام تاریخی سرودھشی
سرودھشی ہندیان تاریخ ہوا سہین ہر طرف کی تاریخین تقریبات تنہیت اور تقریبات
میں صنعت کامل و مربع و سلسلہ تعمیر و تخریب اور زبردستیات میں لکھی ہیں منافع
و بدائع تاریخ گوئی میں بہت عمدہ رسالہ ہوا اہل شوق کی دید کے لائق موقعہ ہوا
مستور کامل فکر مولوی سید محمد علی جریا سے مراد آبادی ہندیم ملک جیو پر رسالہ
مذکور بار اول حسب فرمایش صنعت موقوف اس مطبع میں چھپا بھاب بار دوم
بسیب خواہش اہل شوق کے مطبع نامی ہندیان تو لکھنؤ میں بمقام لکھنؤ محلہ
حضرت گنج واقع اہل کتب و شہادہ عیسوی موافق ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۲۴۲ ہجری طبع
دوبارہ سے آراستہ ہو کر آؤ تو گزشتہ سال گیارہ ماہ بعد از تعالیٰ مقبول ہل عالم
فہم ماوس کے خانہ فرودخت ہوا ہندیان کی کتاب

تاریخ ہندوستان - بڑی عمدہ تاریخ
بیسویں جمع نقشبات و تصویرات یہ کتاب
دو جلد میں جو کہ صاحب فریضان مورخ
کامل لغت کرین جنس ہندو صاحب بہادر
سابق پرنسپل کینٹ حصہ عربی ریاستہائے
راجپوتانہ کے نہایت صحت حال کے ساتھ
مدون فرمایا اور بعد ملاحظہ و منظوری شاہ
جای چھپا دیا بادشاہ انگلستان کے شہزادہ
مقام لندن میں چھپو سہین ہر مقام کی موجودہ
حالت اور گذشتہ کیفیت اور وہاں کے
باشندوں کا حال بہت تصریح سے لکھا جو
اور شہر و مقامات درجگان ناموران کی بھی
تصاویر میں چھپا جو قبل توضیح ہر حال کی نہایت
آغاز کتاب سے ظاہر ہو۔ دو جلد
صولت افغانی - اس میں واقعات و تاریخ
ہندوستان اور تحقیق انساب افغانان کمال
تفصیل سے مع شجرہ سلسلہ خاندان توخم بانی افغانان
کے لکھے ہیں موقعہ حاجی محمد زور خان جاگیردار
راج کرولی۔
تاریخ چین - مکہ چین کے حالات ابجد
خاندان سے انصاف سے اعم خوب تفصیل اس میں
چین اور سوات اسکے نور اور عجائبات اور
تقریبات مذکور ہیں تصنیف ہندیان جیسے کارکن
صاحب بہادر۔
تذکرہ الکاملین - ذکر شہسیر حکماء علمائے
انکی تصاویر کے موقعہ منشی رام چند پرودھس
سرشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ۔
اقوام الهند - ہند کی اقوام مختلف کایان جو
موقعہ منشی کشوری لال۔
عجائبات روزگار - بیان عجائبات
اشیاء و مقامات مع تصاویر و نقشہ جناب
امیر رام چند بہادر۔
تاریخ نظم سہند - جیسے احوال تاجی راج
ہند در بر حاکم راجہ بدیشہ و اور بی اعتبار
حکومت راجاؤں کے جو جو بادشاہ اسلامی
گذرے انکا حال و واقعات و حدود دولت
سلطان عالم و اجداد علی شاہ و منشی مہاراج
صاحب شیان۔
تاریخ محمد ناجیات و اقوال و احوال
و خطائے شدہ و حقائق و اسکا ہندوستان
سات بلدیہ میں قیمت سابق میں قبی اب
ما سے خریدار کامل ساتون جلد کے ایک ٹکٹ

قیمت تحفہ کے ساتھ درج کی گئی اور اس سے زیادہ کے خریدار کو نصف قیمت پر بھی مل سکتی ہے۔	۱۔ جلد۔ مین محمد ناجات و اقوال ناجات و عطا سندھ تعلقہ نقضت گورنری بنگال	۱۔ جلد۔ مین محمد ناجات و اقوال ناجات و عطا سندھ تعلقہ نقضت گورنری بنگال
۲۔ جلد۔ مین محمد ناجات و اقوال ناجات و عطا سندھ تعلقہ نقضت گورنری بنگال	۲۔ جلد۔ مین محمد ناجات و اقوال ناجات و عطا سندھ تعلقہ نقضت گورنری بنگال	۲۔ جلد۔ مین محمد ناجات و اقوال ناجات و عطا سندھ تعلقہ نقضت گورنری بنگال
۳۔ جلد۔ مین محمد ناجات و اقوال ناجات و عطا سندھ تعلقہ نقضت گورنری بنگال	۳۔ جلد۔ مین محمد ناجات و اقوال ناجات و عطا سندھ تعلقہ نقضت گورنری بنگال	۳۔ جلد۔ مین محمد ناجات و اقوال ناجات و عطا سندھ تعلقہ نقضت گورنری بنگال
۴۔ جلد۔ مین محمد ناجات و اقوال ناجات و عطا سندھ تعلقہ نقضت گورنری بنگال	۴۔ جلد۔ مین محمد ناجات و اقوال ناجات و عطا سندھ تعلقہ نقضت گورنری بنگال	۴۔ جلد۔ مین محمد ناجات و اقوال ناجات و عطا سندھ تعلقہ نقضت گورنری بنگال
۵۔ جلد۔ مین محمد ناجات و اقوال ناجات و عطا سندھ تعلقہ نقضت گورنری بنگال	۵۔ جلد۔ مین محمد ناجات و اقوال ناجات و عطا سندھ تعلقہ نقضت گورنری بنگال	۵۔ جلد۔ مین محمد ناجات و اقوال ناجات و عطا سندھ تعلقہ نقضت گورنری بنگال

۱۔ جلد۔ مین محمد ناجات و اقوال ناجات و عطا سندھ تعلقہ نقضت گورنری بنگال
۲۔ جلد۔ مین محمد ناجات و اقوال ناجات و عطا سندھ تعلقہ نقضت گورنری بنگال
۳۔ جلد۔ مین محمد ناجات و اقوال ناجات و عطا سندھ تعلقہ نقضت گورنری بنگال
۴۔ جلد۔ مین محمد ناجات و اقوال ناجات و عطا سندھ تعلقہ نقضت گورنری بنگال
۵۔ جلد۔ مین محمد ناجات و اقوال ناجات و عطا سندھ تعلقہ نقضت گورنری بنگال





